عمران الخطیب

جلد 1

ART # LS - 6
KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

عمران کے مقالات

1 = حضرت عبدالمطلب کی دعا حضرت عبداللہ کے وصال کے بعد ۔ اللہ نے فرمایا ہم ایسا بیٹا دیں گے جس کی وجہ سے دونوں جہانوں کو سکون ملے گا ۔

۲ ۔ خواب میں آدم علیہ السلام کا آنا اور مبارکباد دینا ۔ پتھر کا موم بننا ۔ دلوں کو موم کر دوں گا ۔ حضرت داؤد کے لئے لوہا موم ۔ اس ماں لئے پتھر موم ہوں جس کے پیٹ میں سارے افضل ہوں ۔

ابوجہل نے کنواں نکالا ۔ آٹھ روز کے بعد ابوجہل خود گرا ۔ محمد کو لے آؤ ۔ شہر سے بغیر کوئی نہ نکال سکے ۔ جو ابوجہل کو کنوئیں میں نور دیتے وہ اپنے ملعون کو دوزخ ۔

نبی پاک کی والدہ کے لئے جنگل میں راستہ دیتے ہیں ۔ پتھروں سے سلام نبی کے آنے سے پہلے سلام کرتے تھے ۔ پتھر کو پتہ ہے کہ نبی کی ماں ہے ۔ کیا نبی کو پتہ نہیں ہوگا ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ چالیس سال سے پہلے پتہ نہ تھا ۔

ہے

افضل رب العلیٰ اور کیا چاہئے ۔ پانی کا اوپر آنا ۔ جب آمنہ بیوہ ہوئی ۔ مرنا نہیں ہے ۔ وہ آئے گا ۔ جو جہانوں کی روحوں کو حلیمہ کرا دے گا ۔ (حاتم طائی کی بیٹی)

جس ویلے تشریف لیایا حلیماں امناں دا والی
دھیاں نوں عزتاں ملیاں تے بھر گئے کاسے خالی ۔

پانی کا نیچے آنا ۔ اور آب زم زم کو کیسا ہوگا کہ تو نبی کے پاؤں کو بوسہ دیا ہے تو میں نے محمد کی ماں کے قدموں کو بوسہ دیا ہے ۔ میرا طواف کر ۔

پرندوں کا آنا محمدؐ کی ماں کی زیارت کرنا ۔ امام غزالی نے لکھا ہے کہ تفسیر
یوسف میں ہے کہ جتنے دن یوسفؑ کنویں میں رہے تو فرشتے طواف کرتے تھے ۔
اس ماں کی کیوں نہ زیارت کرتے جس میں اللہ کا محبوب ہے ۔ وہ فرشتے
اللہ کی رحمت ہے ۔ اگر ہم نے بولنا ہے تو مولوی کو کیوں بلایا ۔
مرنا ہم کھاتے ہیں ۔ تو آذان بھی ہم دیتے ہیں ۔

فرشتے کہتے تھے کہ چاند کب چڑھے گا ۔ اس لئے آمنہ کی زیارت کرتے تھے ۔
چڑھ وے چناں کر روشنائی تارے ذکر کریندے تیرا ہو
جیتے چن سے لکھاں چڑھدا اوتھے قدر نہیں کجھ تیرا ہو ۔
تیرے جیسے چن روز چڑھدے سجناں باجھ ہنیرا ہو ۔
جنہاں جیہے جن جنم کمایا میرا کامل باہو یار ملے اس پھیرا ہو ۔

نبی کی والدہ فرمایا ۔ بادلوں کا سایہ کرنا ۔ آمنہ تیری گودی میں وہ رسول جس کا
سایہ نہیں ہوگا ۔ مثل بننے والوں کا سایہ ہے ۔ روشنی کا سایہ نہیں
ہوتا ۔ علماء نے فرمایا کہ سایہ نہیں ۔ تیرا سایہ قیامت کے دن ہوگا ۔
گنہگاروں کے سر پر سایہ ہوگا ۔
سنتے ہیں کہ محشر میں جب دھوپ بڑی ہوگی
امت تیری زلفوں کے سائے میں کھڑی ہوگی ۔
عثمان غنی نے فرمایا کہ کملی والے کے سائے پر کسی کا سایہ نہ آ جائے ۔ تیرا سایہ
نہیں بنایا ۔ اس لئے کہ تیرا سایہ تیرے آگے نہ چل سکے ۔
شاہ غوث علی پانی پتی نے فرمایا عشق میں گیا اور سوئی کے جیسے دھوپ میں
کھڑا ہوا تو اس کا سایہ نہ تھا ۔ جب میں نے دیکھا کہ میرا سایہ نہ
تھا ۔ محبوب وہ ہے جس کا سایہ نہیں ہے ۔

ہے محبوب پاک کا کوئی ہم پایہ نہیں ہے -
اس شان کا مرسل تو کوئی آیا نہیں ہے -
بے مثل نے محبوب کو بھی بے مثل بنایا -
وہاں جو جسم نہیں ہے تو یہاں سایہ نہیں ہے -

محبوب ایسا نہیں ہوتا — کہ جو عیب والا ہے ۔ رب بے عیب ہے محبوب
بھی بے عیب ہے — ماں کو فرمایا اس کا نام محمد رکھنا -
منت ماننا - کہ بیٹے کا نام رکھوں - قیامت کے آواز دی جائے -
میں نے اپنے محمد کو آواز دی تھی — اپنے بچوں کا نام رکھتے ہیں -
رب نے اپنے محبوب کا نام رکھا - عیسیٰ علیہ السلام نے نام بتایا .
ابراہیم نے دعا کی — آدم نے اپنے بیٹے کو فرمایا تھا — آدم کو فرمایا
تھا - ساری آولاد کی معافی مانگے — (اس محبوب کی بات ہے اللہ راضی ہوتا)
سن مصطفیٰ آ گئے تے دعائیاں پے گئیاں (تم چپ کی عادت رکھتے ہو)
رب آگے سجدے خدائیاں پے گئیاں
آمنہ دا چین عظمت چڑھ گئیاں -
نور تے مسیح وچہ جدائیاں پے گئیاں
آمنہ فرماتی ہیں - میرے کانوں میں آواز آئی بیٹے کا نام محمد رکھنا — 12 ربیع الاول
کا روز عبدالمطلب کعبے میں تھے - میرے گھر سے چار عورتوں کا آنا -
مقدروں پر ناز کرتی ہوئیں محمد کی دائیاں بن کے آئی ہیں —
اعتراض ہوتا ہے — نبی کے والدین نے کلمہ نہ پڑھا - جن کی خدمت کے لئے
جنت سے آ گئیں - کسی کی ماں کے قدموں کو جانور کا گوبر لگا ہوا
ہو تو کہنا میری جنت قدموں کے نیچے ہے — اور جو محمد کی ماں ہو اس کا مقام
مقام ابراہیم کی نشانی - تو جس ماں کے وجود محمد رہے نو ماہ اس کا مقام

یونس علیہ السلام ۳ دن مچھلی کے پیٹ میں ـــ قیامت تک نسل مچھلی
سے بچ گئی ـــ جانور ذبح ہو وے تو حلال ہے ۔ مگر مچھلی بغیر ذبح کے
حلال ہے ۔ تو جس نے ۳ دن یونس کو اپنے پیٹ میں رکھا وہ ذبح ہونے
سے بچ گئی تو جس نے محمد کو ۹ ماہ رکھا اسے دوزخ میں کیسے ـــ

حافظ قرآن کے والدین کا مقام ـــ 23 سال جس پر قرآن نازل ہوا ۔
اس والدین کا مقام کیا ہو گا ـــ اس ماں کی کی نسبت محمد سے باپ کی نسبت
محمد ہم نے خدا کو اس لیے مانا کہ وہ محمد کا رب ہے ـــ
ہمارا ایمان پختہ ہے ۔ عبداللہ بن عمر نے وصال نبی کے بعد ایک درخت کو پانی دینا
شروع کیا ہے ۔ کسی نے پوچھا مدینے میں بہت سے درخت ـــ فرمایا میں تو یار کی
یادوں کو پانی دیتا ہوں ۔

سارا جگ چھوڑ حلیمہ غریب سی کی والے نوں اے کہ آسرا ہو گئی ۔
رب کرم کیتا ادھرے بھاگ جاگ سے رسا جگ دیاں دانیاں دی پیسی ہو گئی ۔

۱۳ ـــ ۲ ـــ ۲۰۱۹ ف.ب
۷ ـــ ۴ ـــ ۱۴۴۰
۱۱ ـــ ۲۷ ـــ ۱۹ ـــ AM

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

کربلا

۲ ـ واقعہ کربلا

میں لاشوں کو اٹھا اٹھا کر تھک گیا ہوں اب بے وفائی نہ کر ۔
اے آخری بات گھوڑے کے ساتھ گھوڑے نے کہا ۔ اصحاب کہف کے کتے نے
بے وفائی نہ کی ۔ سکینہ نے پوچھا پھپھو حسن کو کیسے ہیں سے شہزادہ بر زمان
= جس کا باپ دفن کیا جائے بے ہوش ہو گیا ۔ جس کا باپ قیامت تک جدا ۔
سکینہ نے کہا ۔ مجھے بھائی تو ملے گا ۔ جب باپ نہ ملے گا ۔
امام نے تلوار اٹھائی تو درخت کے پتوں کی طرح گرنے لگے ۔ جب تمام بلاتے تھے
میں حاضر ہوتا ۔ جب میں کیا بار کوئی آواز نہ دیتا ہے ۔ آخری وار فاطمہ کی
جھولی نظر آئی ۔ آخری مرتبہ سر سجدہ میں کیا ۔ سر دے دیا مگر
سجدہ نہ چھوڑا ۔ سر اقدس یزید کے دربار میں پہنچا ۔ امام حسین
کے ہونٹوں پر چھڑی لگائی ۔ اذان کی آواز آئی ہے تو زین العابدین نے فرمایا ۔
حسین تو لڑا ہے اذان کے لیے تخت کے لیے نہ لڑا ۔ جب تک اذان ہوتی رہے
حسین جیتا رہے گا ۔

قاسم و عباس دے جیہی نہ سید ہار دیا
شہزادیاں دا شہزادوں دا سر نیزے اتوں وار دیا

بڑے بڑے لوگوں نے رب اور نبی کا دعویٰ کیا مگر حسین نے دعویٰ نہ کیا ۔ حسین بننا
مشکل ہے ۔ کربلا میں آنا پڑتا ہے ۔ مشکلات ہی مشکلات ۔

حشر تک آ چکے گی دنیا کربلا والا حسین
دین دا حامی تے بنیا لا الہ والا حسین ۔

میں تو اپنے سائیں کی نوکری کرتا ہوں ۔ سرکار کا نام لیتے رہیں دنیا میں
میں آخرت میں فائدہ ہے ۔ دنیا میں اچھے کام کرنے سے قبر میں سرکار کا
زلف کا سایہ ہو گا ۔

(واقعہ معراج)

2

6

M T W T F S S

Memo No

Date / /

(1) معراج کی رات صبح لونڈی کا سامان اٹھانا — یہودی کا مسلمان ہونا۔ اس نے کہا کہ رات کو معراج ہوئی ہے — فرمایا میں نے ابھی تک ابوبکر صدیق کو بھی نہ بتایا — یہودی نے کہا میں نے تورات میں پڑھا ہے۔

سو حوصلے ماڑے یاں دے ودھاوے پیا۔

عاجزیاں تگڑیاں نوں سکھاوے پیا۔

تے نیر غاراں وچ جا کے وگاوے پیا۔

جہنوں عرشاں تے رب بلاوے پیا۔

حضور کا جوتی سینا — میں چرخہ چلا رہی تھی۔ پیشانی کو دیکھا — رب کے عرش سے تارے ساگر رہے ہیں۔

سو ایسی خوشبو نہیں ہے کسی پھول میں جیسی میرے نبی کے پسینے میں ہے۔

خاوند نے پوچھا کہ خوشبو کہاں سے لگائی ہے۔ نبی کا معلوم کیا۔ ام معبد۔

ام معبد کے حالات — مبارک آیا تھا — ہر شام پوچھتے۔ کھانا کھانے سے پہلے

۔ ام معبد کا مدینے جانا — صدیق کو دیکھا — کون مبارک — سوہنا۔

سو ایہہ چہرا سب توں سوہنا ایں اوہ سوہنا نبی میرا۔

جیندا چن وی کھیڈاناں ایں اوہ سوہنا نبی میرا۔

مائی نے اپنی طرف سے نام رکھ لیا — شام کو ابو معبد نے پوچھا۔ ہمارا مبارک وہ ہے جس کا نام محمد ﷺ ہے — بلال فرماتے تھے لوگو۔ کسی نے نبی کا معجزہ دیکھا تو کلمہ پڑھا۔ معجزوں کا ذکر — میں نے سرکار کا چہرہ دیکھ کر کلمہ پڑھا تھا — شان بلال — اللہ نے آواز دی مگر رنگ سیاہ دیا — اس کی آواز کو رب بھی سنے گا — جگہ بھی سنے گا — عبداللہ بن جدعان نے خریدا — امیہ بن خلف نے خرید۔ مارتا تھا۔ ساری رات — امیہ نے کہا کہ محمد کا دامن نہ چھوڑوں گا — مگر محمد کا دیا ایمان نہ رہا تو جان کسی کام کا — کافر جھوٹے ہو کر اکڑتے ہیں — میں تو سچا ہوں — حضرت بلال نے کبھی نہ کہا کہ چھوڑ دوں — صدیق اکبر نے کہا آپ کا نام

؎ عشق سدا کردا اپنی مرضی دے کم نہ اینہہ راہ ویکھدا نہ کراہ ویکھدا
جھٹ جا ہووے جھکا دیوے عاشق دا سر نہ اینہہ کعبہ ویکھدا نہ کربلا ویکھدا ۔ بلھے شاہ

بلال نے کہا عاشق کا کام — میں آنکھ بند کرتا ہوں بس اپنے رب کا رسول — روح نکلنے کا بھی پتہ نہیں چلتا — بلال کو خریدا گیا — صدیق نے کہا اگر محبوب راضی ہو گیا ۔ تو خدا بھی راضی — امیہ نے کہا اس لیے کہ اور کوئی کلمہ نہ پڑھے۔ ایک ہزار دینار — بڑے نقصان میں رہ گیا — روم فارس کی بادشاہی بھی مانگتا تو دے دیتا — بلال کو انعام ملا — ہر تن کو دیکھنا — پہچان کر کے حاصل کرنا — میاں صاحب ۔

؎ لکھاں ہیر ہیرے نوں لگدے جو کچے ہوندے سڑ جاندے
پر جہڑے پکے ہوون محمد ﷺ پھیر او ہوا کی روڑ کھاندے

سزا انعام یہ ہے کہ تو محمد ﷺ سے بھی پہلے جائے گا جنت میں — سواری پر جائے گا۔ بلال کو اذان ملی — جیسے موسیٰ کی زبان پر لکنت آئی — دعا کی — بلال کی زبان پر لکنت — لوگ اعتراض کرتے ہیں ۔ کہ عربی — اذان ۔ پڑھاؤ ۔ ساری رات بلال مسجد میں رونا — ربا مجھ سے اذان نہ لینا ۔ یا میری زبان بدل یا اپنی اذان بدل — نہ بشری زبان بدلیں گے ۔ کیونکہ عاشق نہ بدلتے ہیں ۔ نہ میں اذان بدلنی ہے ۔ لا تبدیل لکلمات — جہاں ہی بدل دیتے ہیں ۔ سارے جہان کی شین ہو گئی — کملی والے کا وصال — بلال کا رونا مدینے کی گلیوں میں رونا — بچوں سے پوچھنا — کبھی میرا یار دیکھا ہو ۔

؎ ٹر گئے نیں دلدار دلاں دے وطنوں مکھ مہاراں
اجڑی بستی نظر پئی آوے کنڈ دتی جد یاراں ۔

شام کے راستے پر کھڑے ہونا — شام کو واپس آنا ۔ مجھے یاد نہ رہا ۔ کہ وصال ہو گیا ۔ پر تو صحابہ کا حال ۔ مگر جو جگر کا ٹکڑا فاطمہ اس پہ کیا گزرتی ہو گی — مولی علی فرماتے ہیں جب واپس آیا تو فاطمہ نے پوچھا — کہ واقعی آپ میرے ابا جان کو دفن کر کے

سیدہ فاطمہ 6 ماہ بعد روتی رہیں — نہ بیٹی فاطمہ جیسی — نہ باپ ایسا — ملوکوں نے کہا —

23½ سال کی عمر تھی —

سنگیاں والے چپ نہیں کر دے دیکھ لاکھ دکھاں ۔

ٹر گئے وچھوڑا دے جا سینے کیڑے بابے — (محمد بخش)

فاطمہ کا وصال — علی سے باتیں — رات کو — سر کا ردا — مساکین بھی

استقبال کرنے آئیں گے — حسنین سے پیار — کربلا یاد آتی ہے — کھانا کھلا دیا ۔

چار وصیتیں — (1) رات کو جنازہ (2) غلطی معاف — (3) حسنین سے پیار کرنا — (4) یاد کرنا ۔

منبر پر آ جانا — حضرت علی نے دو بابا — نبی سے شکایت کرنا — سلام کہنا —

حضرت ابراہیم واسطہ میں استقبال کو آ گئے — ؟ ایک وہ جو دولہا بن کے آیا — دوسرا وہ جس کا گھر

ہم اس کے غلام ہیں — علی و حسنین — ایک کو کندھوں پر اٹھایا — دوسرے کے کندھوں پر ۔

انا مدینۃ العلم و علی بابہا — سوال کرنے والا — ایک سوال یہودی نے کیا — جواب پہلے

جانور کے انڈے اور بچے — یہودی کا سوال — تو گھر میں نماز پڑھ کے آیا — ۔

دوسرے ہاتھ کی انگلیاں کتنی ہیں — ہر وقت ہاتھ سامنے — کائنات میرے سامنے ۔

تو راز دار خفی جلی ہے جدھر بھی دیکھو علی علی ہے ۔

صحابہ علی کے بارے — مومن یا منافق کی پہچان — بالغوں کو بلند کر کے —

یہ تو نبی کے غلاموں کا حال ہے — بچپن میں زبان چوس رہا تھا — یہ علم نبی سے لیا ہے ۔

نبی کے وصال کے تین دن بعد اعرابی کا آنا —

نبی کا جبہ مانگنا ؟ ۔

قبر شریف سے آواز آئی

جا معافی ہو گئی ہے

۱۳ — ۲ — ۲۰۱۹ بدھ

۸ — ۶ — ۱۴۴۰

۷ — ۲۴ — PM

۳ - شانِ رسالت ﷺ

داتا صاحبؒ جب تشریف لائے تو لاہور میں دو برادریاں تھیں - بھٹی گجر -
بھٹی دروازہ — دودھ مانگنے کے جا رہی تھی - حسن دیکھا - آپ بھی ملی - پتا بھی ملی -
جوگی کو دودھ دینا —

40 — AD راوی لاہور

۲ — یا ایہا النبی انا ارسلنک شاہدا - اپنے نبی کی صفات کے ساتھ میلاد کا ذکر -
انبیاء کا نام لے کر پکارا — انبیاء کو دنیا میں شان دوں گا - مگر محبوب کو صفات سے کر کبھی
یا کہہ کر پکارنا — اللہ نے بھی انبیاء کو حرف ندا سے پکارا - آدم کو پکارا - نوح - ابراہیم - موسیٰ -
زکریا - یحییٰ عیسیٰ - محبوب کو نام لے کر نہیں شان کے ساتھ پکارا - اے اللہ میرے لیے نہ نزدیک دور ہے
امت کو تعلیم دی ہے کہ جب پیش ضرورت ہو تو اس طرح پکار لیا کرو - ؎

؎ تصور باندھ کر دل میں تمہارا یا رسول اللہ + خدا کا کر لیا ہم نے نظارا یا رسول اللہ -

یا کہہ کر پکارنا — شرک نہیں — جو کافروں کو پکار سکتا ہے - جب اپنے نبی کو پکارتا ہوگا —
(۱) نبی پاک نے دوران وضو فرمایا نصرت [illegible] لبیک - ام المومنین نے فرمایا - میمونہ نے فرمایا ---
مکے کے کافروں کی [illegible] میں ہے — میں مدینے میں ہو کر اس کو جواب دے رہا ہوں ———

؎ امداد کر کر دو آقا مجھے تیرا سہارا ہے - دکھ درد مصیبت میں تجھ کو ہی پکارا ہے -

حرف میں حاضر ہی نہیں میں نے مدد بھی کر دی : جو سمجھے بیٹھے کے مگر دیکھ سکتا ہے - وہ یہاں [illegible] -
ہر جگہ ہو سکتا ہے - کہ مدینے میں بیٹھ کر بیان کر دے — مولانا سرفراز علی صاحب محدث تنکے کو جانتا ہے
کائنات میں کوئی ذرہ نہیں جو نہ جانتا - یہ تنکا جانتا ہے تو نبی کیوں نہ جانتا —
(۲) دھماکے کی آواز - نبی نے سنا - ستر سال پہلے پتھر جہنم — جو زمین پر بیٹھ کر پتھر کو سن
سکتا ہے - وہ مدد بھی سن سکتا ہے - تیرے بلانے میں دیر ہو سکتی ہے اس نبی کے آنے —

؎ کامل مرشد ایسا ہووے جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ہو -
نال نگاہ دے پاک کریندا وچ ذرہ میل نہ چھوڑے ہو -
سے کوہاں تے میرا مرشد وسے مینوں وچ نگاہ دے رکھے ہو
جیہڑے جیوندے ایہہ مرشد باہو جیہڑا لوں لوں دے وچ وسے ہو - (سلطان باہو)

(۳) حضرت عبداللہ بن عمر کا پاؤں سن ہو گیا (الادب المفرد) پکارا ـــ یا محمد ـ
صحابی کا سویا پاؤں درست ہو گیا ـ تم بھی پکارو تو سویا ہوا نصیبہ جاگ جائے ـ
(۴) حضرت ابوالعباس فاس میں گئے ـ مائی نے پکارا ـــ قبر میں پکارا ـــ محبت سے دور
ـــ ہر دم رہو سے خیال میرے وچ ہو رہنے سمجھدا
جس دیوے نوں آپ جگاؤ قدر کسے تو سمجھدا ـ (میاں صاحب)
(۵) خراسان کا بادشاہ ـ پہاڑ کی چوٹی پر خیال آیا آ محبوب کا اس میں اس (قاضی عیاض)
وحشت ہوتا ـــ فوج سے کر لڑتا ـــ مرنے کے بعد رب نے پوچھا ـ میرا محبوب تو خیالوں میں تھا ـ
ـــ ہر دم رہو سے ـــ عورت جو پکارتی تھی اس کو قبر میں پوچھا ـ
(۶) غوث پاک کا دھوبی ـــ فرشتوں نے پوچھا ـــ جو ہماری کلمی ہم تو تھانے میں
جنت اور جہنم کے فرشتے آئے ـــ یہ سامان عمر عبدالقادر کے کپڑے دھوتا تھا ـ میں تا در
اس کا دل دھوتا رہا ہوا ـــ فرشتوں نے کہا اس کو سوال کے جواب نہ آئے ـــ
(۷) نبی پاک نے قبر کے فرشتوں کے بارے میں ذکر فرمایا ـ عمر بن خطاب نے عرض کی میری حالت
کیا ہوگی ـ سرکار نے عمر کی قبر کے حالات بیان فرمائے ـ فرشتوں سے پوچھا کہ ـــ
وہ ہمارا حساب لینے کے لئے آتا ہے ـــ یا ہم حساب لینے ـ
ـــ قبر وچ آ کے جد دل آئیں کہیا نکیراں میں پیٹے بولیا مصطفٰے کا فقیر آں ـ
اللہ نے فرمایا یا ایہا النبی ـــ تو قبر میں بھی یا رسول اللہ یا نبی اللہ کی آواز ہوگی ـ
انبیاء آتے تھے کوئی کسی علاقے کا ـ اپنے محبوب یا ایہا الناس انی رسول اللہ ـــ
جگہ وا ہی نبی ہے رب کا بھی نبی ہے ـــ نبیوں کا بھی نبی ہے ـــ نبیوں کی ارواح
نفس نبوت میں تمام برابر ـ مگر درجہ اپنا اپنا ـــ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین ـــ
ہمیں حکم ہے کہ محمد کو نہ مانیں تو مسلمان نہیں ـ مگر نبیوں کو حکم ہے کہ نبی نہ ہے ـــ سب سے اعلیٰ و ادنیٰ
یا کا معنیٰ اے ـ نبی کا معنیٰ ـــ نبا سے مشتق ـ خبر ـــ ہم نے کسی کو نہ دیکھا ـ
الذین یؤمنون بالغیب ـــ ایمان ڈالا ہے جو غیب ـ ہر ایمان لائے ـ نبی وہ ہوتا ہے جو بتا دے
ہر سے اللہ خبر غیب کی سنا گئے ـ کتابوں نے کہا ـ دیوار کے پیچھے کا علم ـ پہاڑ کے پیچھے کا

میرے نبی کی شان حسن کے اگر نہ بولو گے تو کب — قیامت کے دن گواہی — ہم آپ نے آئے

اس نے بلایا ہے — آتے ہی وہی جس کو سرکار بلاتے ہیں —

۸- غزوہ سے واپسی - پانی کا معجزہ — جابر کو جب مشکل آئی تھی مصطفیٰ کے در پر

حضرت عثمان کی آنکھ — واما السائل فلا تنھر — فرمایا محبوب کسی کو خالی نہ - سب کو مان

نہ رب عرش معلیٰ اُتے تے رب خانے کعبے ہو

نہ رب علم کتابی لبھیا نہ رب وچ محراب ہو

گنگا تیرتھ مول نہ ملیا مارے پینڈے بے حساب ہو۔

پیر جیہڑا مرشد ایہہ ملیا میرا کامل باہو میرے چھٹ گئے کل عذاب ہو۔ (سلطان باہو)

گل بڑھا کے کی - میں ما رسول ہوں جو جنت بھی دیتا ہوں — آنکھ میری مرضی سے جنت اپنی مرضی

سے — لعاب میں جراثیم نہیں — آمنہ کا لال لعاب لگائے تو شفا بنے — رات کے حصے

میں اجالا کی طرح — (۲) پانی کی مشکل — حبشی عورت — پانی لے کر جا رہی تھی - علی کا دمان

میرا نبی پیار دی بات —

(۹) جنگ بدر — حضرت عباس کا ایمان — کافر قیدی — مکے کے چوہدری اتے تھے —

صحابہ کرام نے جب بھی یا رسول اللہ کہہ کے بلایا - کافر نام لے کر بلاتے تھے - عباس نے کلمہ پڑھا -

— جو مدینے میں بیٹھ کر مکے کی بتا سکتا ہے - وہ زمین پر بیٹھ کر عرش کی بھی بتا سکتا ہے -

نکتہ - اس وقت غیب دیکھ کے کلمہ پڑھا تھا - آج کلمہ پڑھ کے غیب نہیں مانتے —

سے دل دریا سمندروں ڈونگے — فاروق اعظم نے ساریہ کو آواز لگائی -

فاروق اعظم کو ساتھی ملنے آیا - مکے سے - پوچھا - ستک نہاوند — کی آواز - انہیں پتہ چلا -

پہلے شیر اپار تھا اب محمد کا یار ہوں —

ہے رب دل دریا ایہہ اکھیاں دیوے لوئیں جانن نوں روں

ولیاں نوں ہر شے نیڑے آوے اپنا نیڑے کیا دور دوں -

اعتراض ہوتا ہے کہ نبی دیوار کے پیچھے — ہم تو غلاموں کی شان ہے -

پانی کے پیالے میں — مشکیزے سے پانی — قرآن میں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

M T W T F S S　　Memo No ______　Date / /

نبیوں کے دروازے پر بیٹھ پرانے ـــ واذا استسقیٰ ـــ پتھر پر ڈنڈا مار ـ
جب محبوب کی باری آئی تو فرمایا ـــ آپ کو کسی پتھر پر جانے کی ضرورت نہ ہے ـــ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کے لوگ آتے تھے۔ تمام امتیں حاضر ہوتی تھیں ـ اور آج والے کہتے
جو کام موسیٰ کا ڈنڈا کام ـ وہی کام محمد کی انگلی ـــ عورت کی زبانی ـــ محبوب کی گستاخی ـ
مائی کو اجازت ـــ مائی نے عورت نے پوچھا ـــ قبیلے والے مسلمان ہو گئے ـ تجھے بتانے
والا کتنا سوہنا ہوگا ـــ نبی وہ ہوتا ہے جو پہاڑ کے پیچھے کی خبر دے ـــ
حضرت بہاؤالدین نقشبند ؒ سفر پر گئے ـ مرید اکٹھے ہو گئے ـــ کسی نے کہا وسیلہ کیا
ہوتا ہے ـ حسین بابا ـــ ولی اللہ کی نشانی رب یاد آتا ہے ـــ مشکل والے وقت میں پکارا جاتا
ہے ـ بادشاہ کا نوکر ـــ جرم ثابت ـ محل کی چھت پر سزا ـــ آواز لگائی ـــ
اگر تو چاہے ـــ آ سکتی ہے تو میں بھی بخارے سے آ سکتا ہوں ـــ اعتراض ہوتا ہے کہ آتے نہیں ـ
شیخ مسعودی نے فرمایا ـ جب کلام لکھا ـــ بلغ العلیٰ ـــ صلو علیہ وآلہ ـــ بلا کے تو دیکھو ـــ
غلام فرید نے کہا کہ مدینے کی طرف منہ کر کے ـ ـــ (اے مدینے پاک کی محبت) کر میں ترسا پاس
ـــ آ میرے ڈھولا بہوں گراں نہ داری　میں مکدی مکاواں توں جتیا میں ہاری
راہیں میں گھر نہ آیا ـــ محمد مدینے ـــ میرا گھر آ گیا ـــ
فتح مکہ کے دن حضور طواف ـ ایک آدمی فضالہ بن عمیر وار کرنے آیا تھا ـــ میں تو اللہ
اللہ کر رہا تھا ـ عورت کی طرف نہ دیکھا ـ میں نے تو محمد کو دیکھا ـ
ـــ محمد محمد کر منبر سے گزر گئی　احمد نال احمد ملنبر سے گزر گئی ـ
سرکار نے فرمایا تو مجھے مارنے آیا تھا ـــ جنہوں نے مصطفیٰ کو دیکھ لیا ـــ نبی کب بنے ـ
جابر والی حدیث ـــ ہر وقت نبی ہوتا ہے ـ ہر جگہ نبی ہوتا ہے ـ دنیا میں آنے سے پہلے نبی تھا ـ
ابو طالب کی کفالت میں ـ بڑے پیار سے پالنے ـ ملک شام کے سفر میں ابو طالب کے
ساتھ ـــ سرکار رو رہے تھے ـــ سات سال کی عمر ـــ قافلہ ملک شام کی طرف پر عیسائیوں کی
گرجا ـــ بحیرہ راہب ـــ ہر شام کو مکے کی طرف دیکھنا ـــ
ـــ رستہ اڈیکاں میں دلبرا اپنے دا محل اچیرا چڑھ کے ـ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

ـــہ حسن ویلے دل کا حال پاہوا میں رونا اندر وڑ گئے ۔ (محمد بخش)
بنی کی خوشبو آئی ـــ بچے کی نورانی شکل ـــ بادلوں کا سایہ ـــ درخت کا جھکنا ۔
کھانے کی دعوت ـــ شادی کا کھانا ـــ رب کی قسم میں بڑا ہی کوئی نہ پاتے ۔ یتیموں میں چھوٹا
لگتا ہے ـــ غلاموں نے خدمت کی قافلے والوں کی ـــ ابو طالب نے کہا میرا بیٹا ـــ ماں باپ
کا پوچھا ۔ کہیں اس کا نام محمد تو ہے ـــ ۳ سال گزر گئے ہیں ۔ بشریٰ راہب ہوں میں بیٹھا ہوں ۔
کہیں کتاب میں چہرہ دیکھتا ہے ـــ قدموں کو بوسہ دیتا ہے ـــ سینے لگا کر کہا نبی تھے ۔ پوچھا کا ہی ہے
ـــہ جی کردا اے سوہنیا یار ویلے (کول لگا کے) مشکوں تک دا رہواں
لوں لوں میرا آکھ بن جاوے محتاج نہ میں اس آکھ دا رہواں ۔
کملی والے چلنے لگے تو کہا راہب ـــ عرض کی یا محمد ـــ جب نبوت کا اعلان ہوگا ـــ
آج ہی کلمہ پڑھنے لگا ہوں ـــ قیامت میں میری لاج رکھنی ـــ حضرت حلیمہ کو دیا ۔
میں نے یہودیوں کا بیڑا غرق کریں ۔ اعلان نبوت نہ ہی کرے تو لوگ کلمہ پڑھ جاتے ۔
نبی ہر حال میں نبی ہوتا ۔ قبر میں بھی نبی ہوتا ہے ۔ حشر میں سوال ہوتا ہے ۔ سبحان اللہ ہر بندہ
نہ بولتا ہے ـــ معذرت والی بات ہوئی ـــ دل میں عشق ہو تو ـــ ملک سے حرم میں یہودی
نے لوگوں سے پڑھنا ـــ نام مٹاتا تھا ـــ

ـــ ہ ـــ

۱۴ — ۰۲ — ۲۰۱۹ بالخیر
۱۰ — ۰۶ — ۱۴۴۰
۰۸ — ۵۱ — ۴۸ — AM

۴۔ اتباع رسالتؐ

صحابہ کرام مصطفیٰؐ کے پاس آتے تھے۔ کعبہ کے پاس نہ جاتے تھے۔ صحابہ کہتے ہیں ہم کعبے کے
پاس بھی مصطفیٰؐ کے در سے جاتے ہیں۔ (۱) گونگے بچے کو بلایا۔ اس کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا۔
آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں ـــ

ـــ پیغام دیا ہے، پیغام لیا ہے۔ الفت میں نگاہوں سے بڑا کام لیا ہے۔

فرمایا بولتے کیوں نہیں ـــ چپ ہیں ـــ یہ بارگاہ رسالت ہے۔ چورا شریف کے تاجدار
بابا جی فقیر محمد چوراہی کے لخت جگر حضرت پیر فضل حسین شاہ ـــ مرید نے کہا تقریر کر دیں ـــ منہ میں کچھ ڈالا۔
ماں نے بلایا تو بولتا نہ تھا ـــ نائی نہ بولا ـــ کیا بولتا تھوہروں پہ دل ـــ ہاں کر رہے ہیں ـــ یہ محمد کے غلاموں
کا کمال ہے۔ 20 سال کے بعد بولا ـــ سرکار نے بلایا۔ ذکر بولنے لگا ـــ ماں نے کہا ـــ محلے میں بولاتی تھی۔
محمد جیسا تھا کسی نے بلایا تھا ـــ

ـــ ادب و رشتہ نہ کوئی ٹوٹے ـــ کہاں اور دیدار سن کر کے جھنڈے منہ و چوں دب بولے۔

سرکار نے فرمایا لوگو ہر عمر کی زبان سے رب بولتا ہے ـــ قرآن میں حضرت موسیٰ کا کوہ طور پر جانا۔
آگ کو دیکھا ـــ درخت سے آواز آئی ـــ انی انا اللہ رب العالمین ـ اگر درخت سے بول سکتا ہے
وہ محمد سے بھی ـــ اس کی رضا ہے جہاں سے بولے۔

(۲) جہاد سے واپسی کنویں سے پانی مانگا ـــ شیطان نے بدل نمکین رکھا ـ اللہ نے فرمایا
میں نے پانی کا ذائقہ بدل دیا ـــ زبان بولے تو میٹھا پانی ہوتا۔ جیسے وہ زبان حسین کے منہ میں لگی
میں تو لا بول۔ ان کے منہ سے نکلوا لیا ـــ محبت رسول تو ـــ رنگ اس طرح۔
ہجرت کی بات ـ مدینے میں لوگ بے تاب تھے ـ صدیق کو رسول سمجھے ـــ استقبال کرنا ـــ
دس بندے کلمہ پڑھ کے آگئے ـ ایک کا انتظار کرتے تھے ـــ مگر آ دو گئے ہیں۔ ایک خدا کا یار ـ
ایک خدا کے یار سے ـــ چادر کا سایہ کر دیا ـــ میں نزدیک ہو کر یار کا رنگ چڑھا
ـــ اتباع کا معنیٰ ـــ قدم بہ قدم رکھو ـــ حضور نے اعلان فرمایا ـ تو مکہ کے لوگوں
نے کہا ـ ہم سے جھگڑا نہ کیا ـــ جو قرآن نہ بنے گا میں نے بھی اپنا نہ بنایا ـــ
بازار سے برتن لیا تو بجا کر لیا ـــ انسان بھی جب جاتا ہے۔ عشق بھی دیکھتا ہے
ہے عقل تھا کر دیا ـــ سوا اپنی مرضی دے کر ـــ کس پہ رنگ چڑھایا ـ حضرت بلال کی مثال

KHURRAM PAPER PRODUCTS

بلال کی آزمائش — امیہ بن خلف سے بات۔ رب ایک ہے — جب سے محمد سے سنا ہے

امیہ کے منہ سے ہائے ہائے نکلتا تھا — کبھی ہائے نہ کرتے تھے بلال — کبھی مشق کرتے تھے امیہ —

میں آنکو برداشت کرتا ہوں جب تم مارتے تھے — سب سے محبوب ہوتے ہیں — جان نکلنے کا ہنس ہنس کرنا۔

امیہ مارتا تھا رنگ چڑھ رہا تھا — نبی نے فرمایا بلال کو آزاد کرو — سو نکال بیر امیہ بیر کالوں نکلے۔

صدیق نے خرید لیا — امیہ نے کہا آپ نے مہنگا خریدا ہے — بلال نے پوچھا کہ صدیق کس نے

کا خریدا ہے فرمایا بلال میرا محمد خریدار ہے —

— اوگنہار رکھو جیہی کو ہیجی تے نکمی تے ناکاری

ہر سا نکیاں مل خرید کا سیو آج دیسے کے قیمت بھاری۔

سرکار کی بارگاہ میں لے کے آئے — سرکار نے استقبال کیا — بلال کو ہاتھوں سے آسرا دیا۔

انعام دیا — سب سے پہلے جنت میں جائے گا — اونٹنی پر سوار ہو جاؤں اس کی لگام —

= اذان کی ڈیوٹی — کافر نے عمر بھر کے گناہ کیا — فرمایا میں نے آواز اس لئے دی ہے — کعبے کی چھت

— دنیا کو بتلانا رہا ہوں گا کہ محمد کے غلام کو مقام بڑا ہے — کعبہ اونچا تھا — صحابہ نے چڑھانا شروع کیا۔

صحابہ کے کندھوں پر — پھر آسرا دے کے اونچا کر دیتا ہے — محمد کی طرف منہ کر کے آذان —

جدھر جدھر کملی والے جا رہے تھے — ادھر ادھر بلال جا رہے تھے — اذان کے وقت = میاں صاحب

سو درم سُتر دا خانہ کعبہ جے خرید کا کر لیئے —

تعظیم کی رکھو محبوباں والا — پل دوارہ مکے —

مرشد دے دروازے اتے محکم لا کے جہو کاں منہ ٹکدوں نہ بار بنا ہے خوانگ کیسے لوکاں۔

تلفظ درست نہ تھا — فرعون نے موسیٰ کی زبان پر کوئلہ رکھا تھا — دعا کرتے تھے۔ یا

زبان بدل دے یا اذان بدل دے — یہ تو وہ تھے جنہوں نے دیکھا تھا۔ کوئی وہ تھے جنہوں نے دیکھا نہ تھا

(۲) اویس قرنی = مصر کے بعد مشرق کی طرف گریبان کھولتے تھے — سرکار نے فرمایا یمن سے خوشبو

آتی ہے — مثال دیوانہ عشق ہونے سچا مل ہے جاندا۔

کوئی کول رہ کے جادوگر آ کھلے کوئی آ دوروں دے جیسے جاندا —

گل اوہو پورے سروا جدوں آپدا نہ رکھو رہ جاندا

صحابہ نے پوچھا - اماں آپ کا سینہ مبارک واسطے کھولا ہے تو اپنا سینہ کس کے لئے کھول دیتے ہیں۔
صحابہ نے کہا ـــــ تکالیف ہم نے اٹھائی ـــــ بشارت ہم نے اٹھائی ـــــ جھوٹ جھوٹ بشر خارش۔
وضو ٹوٹ جاتا ہے ـــــ علی اور عمر کو جانے گا ـــــ اتنا بڑا عاشق ہے تو آتا کیوں نہیں ـــــ
اس کا نام اویس ہے ـــــ میں بتا رہا ہوں - امت کو بتا رہا ہوں کہ سچا عشق کرے
ـــــ جس پاسے ہوئی مرجا نبی سرکار نظر رکھدے
بیٹھے سین مدینے وچ تے او جنگ دی خبر رکھدے - -
امام یافعی لکھتے ہیں - طواف کعبہ بیت مسلم ہر شاگرد پاک کریم ـــــ
(فتح مکہ کے دن سرکار تشریف فرما ـــــ کعبے کے سائے کے نیچے)
⑥ مدارج النبوۃ میں ہے کہ قریش کا ف حضور کے خلاف باتیں کر رہے تھے ایک نے ابو سفیان سے کہا کہ تم نہیں
بولتے کہنے لگا - کہ بولوں کیسے ان پتھروں نے اس کو بتا دینا ہے کہ یہ باتیں کر رہے تھے - مدارج جلد ۲ صفحہ ۳۰۲
ہم ہیلو دیتا تے ہیں کو رب لگر دیتا ہے ـــــ
حضرت بلال کو خزانچی بنا لیا گیا - کلی والے نے -
معراج ہر نبی کو - جس مقام پر میرے آقا گئے - عاجزی میں بھی بڑھ کر -
سید صوفی شیر شیوری نے سنا ہوا تھا کہ قبر میں جو مریدوں کا کہا کا قدم ہوتا ہے

حضرت اویس قرنی = محبوب کے یمن رحمان کی خوشبو ـــــ صحابہ کرام نے عرض کیا ، نشانیاں بتائیں۔
کہ ان نشانات کو بتا دیا ہے کہ سچا عاشق کرے کا نشانات ـــــ کی کس جگہ پر بیٹھا جلا مدینے میں پا حضر بتا کو ـــــ
سال کی دعا کر اور سچا ہے مرا جیان بنی کی تکلیف کرے گا - اور بنی شہر کی تکلیف کرے گا ـــــ

ـــــ حکم شہر مدینہ ہوئے تیر دے پھٹیاں دے نال جگر کے
کئے جنت جان محمد سنگ چنگیاں دی کر کے

۵۔ شانِ اولیاء

ومن یطع اللہ والرسول ـــــ والصالحین ۵ ٥ حمد و ثنا ۔ چار گروہ انعام یافتہ ـــ
جو شہید ہیں سے ساتھی آپ ہے ہے اعلان ہے کہ جو پہلے نمبر پر ہے وہ بنی کو زیادہ پسند ہے۔ ولا اکو کو ملتی ؟ ـــ
وحسن اولئک رفیقا ۔ بڑے اچھے ساتھی ہیں ـــ جو مشکل میں کام آتے ۔ دنیا میں بھی آخرت میں ۔
دنیا کا یار اچھا ہو تو قبر تک پہنچتا ہے۔ فرمایا آگے میرے یار کی یاری شروع ہوتی ہے۔ جہاں دنیا کے یار
کی یاری ختم رہاں ـــ میرے یار کی یاری شروع ہے
ـــ نال گسنگی ایہہ سنگ نہ کریئے
جے کری تے بوڑ نہیں چھیندے بھانویں توڑ لے کے جا ئیے ہو۔
کانواں دے ہیڑ کدی ہاں نہیں سینی کھیندے بھانویں موتیاں بھوگ کرے
کھارے کھوہ کدی مٹھے نہ تھیندے بھانویں سے من کھنڈ پاوے۔ (سلطان باہو)
بزرگ سے پوچھا ۔ یار کس کو بنائیں ۔ فرمایا جو مشکل میں کام آئے ـــ میاں صاحب ۔
جس یاری وچ لالچ ہووے لوکدی دی توڑ نہیں چڑھدی ۔ ۔
ثانی لیبر دلبر محمد جو کنگراں وچ جا اڑدی ـــ جو بغیر لالچ ہو۔
دنیا میں یاری لگا کر قبر میں آجاؤ ۔ قبر میں بھی حشر میں بھی کام آتے ہیں ـــ
مسلول کا اشرف علی تھانوی ۔ غوث پاک کا دھوبی ـــ واقعہ ۔ تھانے میں نوکر جو ہوگا
اس کو کتنا مان ہوگا ۔ جو غوث پاک کا دھوبی ہے ـــ فرمایا اس کو جنت میں لے جاؤ۔ ـــ
(2) بنی پاک نے قبر کا ذکر کرنا ـــ عمر فاروق دل ہو لے گیا ـــ قبر میں سوال کون ـــ میرا
کے ـــ اے عمر تو جواب کون ـــ دے گا ـــ بنی ۔ ہوتا ہے جو زمین پر ہو گا عرش
پر ہی کی خبر دیگا ـــ ۔ مبشر وہی آکے جو وہ تھا نکیراں ـــ دنیا میں جب سبق یاد ہو
قبر میں بھی یاد ہو گا ـــ اچھے یار ہوں گے جو قبر میں حشر میں بھی ساتھ ہو گا ۔
(سکول میں سوال ۔ ایک لازمی ـــ باقی مرضی ـــ (قبر میں بھی ایک سوال لازمی باقی مرضی)
(3) علی پور کے امام جماعت علی شاہ ۔ وہاں ایک شہزادی ۔ ایک بورڈ لگا لیا بورا علی حیدر شاہ بیان
کرتے ہیں ـــ میں نے پوچھا ـــ دو دو دھڑا کی گھر بکارہی تھی ـــ اور کہ رہی تھی ـــ پیر مشکل میں کام آتے ۔
پیر کے ہاتھ چلے ہوتے ہیں ۔ شہزادی ہاتھ میں نیچے ـــ حشر میں آواز دے کے دیکھنا کہ پیر ـــ کام

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

ــــ عملاں والے لنگھ پار گئے پھر بے عملے غوطے کھاندے ۔

غلام فرید اے ڈبن نہیں دیندا ہوندے کامل پیر جہاندے ۔

(1) دریائے جہلم کی کشتی میں تین بزرگ تھے ۔ مفتی محمد حسن جو ہیرا تھے ۔ 2 خادم ۔ دریا میں کشتی ۔ پانی کتنا گہرا ہوتا ہے ۔ ناپتے ۔ مرید کو مرشد کی طرح ہونا ہے ــــــ

پیر کوئی ڈوبتے ــــ حافظ ہیں دین ــــ سو گھا کھڑے تھے ــــ ــــ

(3) یہودی عکرمہ کا مسلمان ہونا ــــ سرکار نے فرمایا کلمہ پڑھے جنت کا وارث بنا دوں گا ۔ بت نے کیا تھا ۔ مجھے کون بچائے گا جس پر محمد کی نظر ــــ عقل و عشق کی گفتگو ــــ

ــــ جدھر نوں نبی دی نگاہ مستی جلوے ــــ ادھر رحمتاں دی گھٹا گھیش جاوے ۔

دریا کے کنارے گیا عکرمہ = جن پر محمد کی نگاہ ہو جائے وہ مرتے نہیں ۔ قبر میں بھی زندہ ــــ

داتا علی ہجویری کی قبر کا معلوم ہے ہمیں تو اپنے دادا کی قبر کا معلوم نہیں ــــ یہاں مسجد نہیں ہے ۔ منفرد رہی ہیں ــــ آستانے پر مسجد بنا دو ــــ جہاں بھی جاؤ مسجد ہے دربار کے ساتھ ــــ شرک توڑ دیا مسجد بنوا کر ۔ غیر کے آگے سے ہٹا کر خدا کی بارگاہ میں جھکا دیا ــــ معین الدین چشتی اجمیری کے آستانے پر مسجد ۔ ولیوں کے آستانے پہلے بنے ۔

راجہ کو معلوم ہوا کہ رات کو مسجد بناتے ہیں ۔ بیل پر پابندی ــــ شام کے بعد ۔ پانی کا لوٹا لے کر وضو کر کے فرمایا چراغوں میں ــــ ہ

ــــ بادشاہاں دے نہ وزیراں دے دیوانے ــــ دا فقیرا فندے ۔

چنیوٹ کے بزرگ برہان الدین کا وصال لاہور میں مرید کے گھر ہوا ۔ تو اٹھا کے پہنچ گئے ــــ جب انتظام ہو گا تب مر جائیں گے ــــ

جب محمد یہاں نہیں ڈوبنے دیتا وہاں کیسے ڈوبنے دے گا ۔ عکرمہ کا ایمان ــــ

(4) ہم قبر پرست نہیں ۔ ہم پاگل نہیں ۔ حجر اسود کو چومتے ہیں ۔ یہ چومنے والوں کی شفاعت کرے گا ــــ نبی کو قیامت میں معلوم ہوگا ــــ اعتراض ہوتا ہے ۔ یہ جنتی کا پتھر ۔ ہم جنتی انسان کو چومتے ہیں ۔ اپنی اولاد کو چومتے ہیں ۔ محبت کی وجہ ــــ چومنا عبادت نہیں ہوتا ۔ تو اپنے بیٹے کی میت دیکھ ۔ ہم آمنہ کے لال کی میت چومتے ہیں ــــ میری نسبت ہو ان کی عزت ۔ ان العفاد المرحہ

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

ان رحمۃ للہ — والا اسا رک — میں قریب ہوں — میں سنتا تمام کو ہوں۔ ہر مانتا پیار دولی کا ہوں۔

— حبل الورید — تقوی القلوب ومن یعظم شعائر اللہ = ہم کو ہمارا رستہ صحابہ نے

بتایا۔ کہ نزدیک تھا۔ مگر رسول کے پاس جاتے تھے۔ کہ اگر آپ نے نہ دیا تو ہمیں بخشے گا۔

در پر سر دار خانہ کعبہ جیسے حرمت کی کر رہے

(۶) بیٹی کی شادی پر سرکار کے پاس — شیشی میں ڈال دیا — ہمارے پسینے میں بدبو —

ہو تو نزدیک نہیں بیٹھتے — مدینے میں مشہور (بیت المطیبین)

(۵) چورا شریف۔ مفتی محمد چوراہی — جماعت علی شاہ نے والدہ سے کہا کہ پیر کی زیارت کی

اجازت ہے — روٹی پکا رہی تھی والدہ — ندی پر آ گئے۔ بابا جی نے پوچھا بھوک لگی ہے

مولوی حلوا کھاتے ہیں — حلوہ پوڑی — گرم روٹی کھاں — آگئی — جو ماں کو پکا رہی

تھیں میں اٹھا کے لے آیا ہوں — بیٹے زمین پر خبر لوح محفوظ — مطالعہ کرتے ہیں۔

(۷) پیر علی شاہ کے وقت کا ڈاکو — (خاموش مرید ہونے کے لئے آیا۔ چوری نہ جھوٹ بولوں گا عہد (جہاں میں نے دیکھو) (۲۴-۱۱۱)

مسجد عبداللہ شاہ دری۔ مسجد بنواتے۔ مزدوری دیتے تھے مصلے کے نیچے۔ ساری رات میں دیکھا

تھا — ڈبل مزدوری۔ رات بھی مزدوری — سچے رب دل والا

(۸) چورا شریف کے بزرگ نے حافظ صاحب سے — کہا کہ پانی میں جا کر دیکھو کہ کتنا گہرا

ہے — جیب دوسرے کنارے پر دیکھا — (ولی کی نظر ہو یا ولی کا ناظر ہوش)

(۹) بسطام شریف کا نوجوان۔ دعا مانگی بارش کیلئے — سر میں دو انگلیاں — جنہوں

نے بایزید کو دیکھا ہے — ابو جہل نے محمد کو دیکھا ہے — وہ تو عبداللہ کا بیٹا دیکھتا تھا۔

(۱۰) حضرت خواجہ سلیمان تونسوی جا رہے تھے۔ بیری کے درخت پر بچے مار رہے تھے۔ آپ نے

فرمایا جب کیوں مار رہے — تمام بچوں کو ولی بنا دیا — ولی کو مارو تو ولی بنا دیتا ہے۔

(۱۱) غوث پاک کی عظمت — آپ گلی میں جا رہے تھے — کہ چار پانچ نوجوانوں نے دیکھا۔ جنازہ رکھ

کے لئے آگیا — ویسے ان کے ساتھ مذاق نہیں کرتے۔ کہ غوث پاک مردے زندہ کرتے ہیں — پانچ تکبیر

نماز جنازہ — مرنے پر ایک تکبیر پڑھتے — زندہ نہیں رہتا۔ میں نے پانچ پڑھیں۔ یہ قیامت

کے دن ہی نہ اٹھے گا — ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی —

خواجہ بہاؤالدین نقشبندی مریدوں سے ساہاں گھٹے بنی را — کابل گئے ۔ بچپن والا واقعہ
جس کا طرف دیکھا دل ہر اسم ذات نقش کر دیتے — حسن اولیاء دیکھیا ہے ۔

کالا رنگ تے حبش دا رہن والا کیتا عشق بلال نے کمال لا کے
کلمہ پڑھ بلال نوں کہن کافر تلیاں وچ سولاں جان کمال لا کے
کلمہ چھڈ ایہنیں بلال کہیا شیشی ویکھ لو اپنا کمال لا کے ۔
رنگ بلال دا رب ونڈ چھڈیا حوراں دے مکھڑے تے کمال لا کے ۔

عاشق ہووے تے عشق کمانووے دل رکھے وانگ پہاڑاں ہو
لکھ لکھ بدیاں تے ہزار الاہمے کر جانے باغ بہاراں ہو ۔
منصور جیہے چک سولی دتے جیہڑے واقف کل اسراراں ہو ۔
سجدیوں سر نہ چاہیے باہو کافر کہن ہزاراں ہو ۔

ابیات باہو ۴۲۳

۱۸ — ۲ — ۲۰۱۹
۱۲ — ۰۶ — ۱۴۴۰ دوپہر
۴ — ۲۰ — PM

۶- عشقِ نبیؐ ۳

Memo No ____ Date / /

سسس انا عرضنا الامانۃ ——— امانت کا بوجھ ——— جھولا ——— + زمین و آسمان نے
انکار کر دیا — علماء کے اقوال کہ امانت کیا ہے — عبادت — عشق — سب کی آدمؑ کی روح
نے آواز دی کہ مولا میں حاضر ہوں — ساری آزمائشیں انسان نے برداشت کیں — فرشتے
سجدہ نہ کریں کو رب نہ کہنا ——— ہ

ہ عاشق ہوویں تے عشق کماویں دل رکھیں ونگ پہاڑاں ہو -
باغ بہاراں ہو -
کل اسراراں ہو -
سر سجدے صحیح نہ چکیے میرا کامل باہو بھانویں کافر کہن ہزاراں ہو -

انسان بعد میں آیا مگر عشق کر کے آیا ——— حسن اور عشق ——— ہزار جب بنایا ہی +
کبھی بلال آئے، حبیب کبھی صہیب کا نام عشق ہے — حسن کی نگری کا تاجدار موجود ہے - +
(۱) سلمان فارسی + ہ عشق آپ دی اولاد بلبلے سے آہ + دلدار یا سمندر
میں تو فارسی بولتا ہوں - آپ عمر - ان رسول اللہ اکرم جمعا ہ زمانے میں تو بیشتر دل کی بات سنتا ہوں -
حسن ہو تو عشق چل کے آتا ہے - لولاک لما خلقت الافلاک کی مثال - (۲) حضرت بلال عاشق مکے کی منڈی
میں بولی — کبھی یوسف کو اٹھ کے مل + کبھی بلال کو منڈی کے - دوستوں کو ڈبایا آواز تیری ہوئی کی نغمہ مرا
کوئی مثل نہ ڈھونڈیں دی — کوئی مثل نہ جانی دی + بلال نے کلمہ پڑھا — کسی نے سورج کو دیکھ کر
کلمہ پڑھا — اگر کلمہ نہ ہو تو ایمان کیا کروں گا - بلال کا اکر کا چلنا ——— (میاں صاحب)
واہ خدا طبیب ——— عشق جنہاں دی ہڈی رچیا رہندے اپنی ٹور ٹورے — عمراں دی اوہ گل نہ سن دا کن اوہ دنیاں دور
مارنے والے تھک گئے - مار کھانے والے نہ تھکے - سیالکوٹ کا قلندر علامہ اقبال نے فرمایا -

ہ جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں ——— ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں ۔
ہر ستم ہر جفا ہر ستم گوارا ہے - بس اتنا کہہ دیا کہ تو ہمارا ہے -

بلال سے پوچھا - اس نے کہ کب درد ہوتی ہے + کبھی عشق کیا ہے -
عشق دیوے سو کیا جیسو سنبھالی دا ——— کدی کدی ملوندے سولی چڑھ جاندی دا
دیدنی

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______
Date / /

ابوبکر نے خریدلے جس نے سودا کیا ہے مال دیکھ کر نہ خرید سرکار کا جمال دیکھ کر خریدا ہے گا ۔

جعفر محمد جوراسی کے کرامات تھے ۔ جماعت سے کا کو ولایت کھوڑے پیلانے کا سکو قوت ۔

کپڑے رنگنے والے کو ولایت ۔ عبدالکریم عبدگاہ والے تھے ۔ ط ۔ زمانہ پیر بابا راہیوں دے وچ کھلوئے گا ۔

گا ۔ حلیمہ کی لوریاں ——— (تم بھی تباہ ہو جایا کرے خود سے حملہ نہ کھڑتا) آتے سے جن مولوی کانے بنایا

سے لوے بانکیاں چالاں والے سیاں ذرا ہولی قدم اٹھایا کر ۔

کھیڈ لئی ہیریا گود ارزر دے تو جا ہر نہ کجایا کر ۔

دے تو ان ڈھیر جوانی ضیر دی   شیشہ تسطر نہ لگے عنبر دی ۔

جن دی ننا کے ویکھ لواں   وسا تو کدرے کدے سارس جایا کر ۔

دعشق مصطفیٰ کو ہے مانتا خدا کو رہے

مدینہ شریف طاری نامی شام سے آئے ۔ اونٹ خریدا ۔

کھجوروں کے بدلے — قافلے والے حضور کی چال دیکھتے رہے

جب سرکار چلتے ہیں ۔ تو رب چلنے کی قسم اٹھاتا ہے —

سلطان باہو

ابن میرا قصہ ۰ ——— جنگ خیبر سے واپسی گدھا ملا ۔

وہ جانور قسمت والے جو مصطفیٰ کو پسند آئے ۔

۲-19

۱۹ — ۰۲ — ۰۶ — ۱۴۴۰

منگل

۱۳ —

۱۲ — ۲۱ — ۰ . PM

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

۷ ۔ حُسنِ مصطفیٰ ۱۵.

Memo No
Date / /

۲۸۶ وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یرٰک حین تقوم ــــــ الساجدین ؏ ۔ ۔

حمد و ثنا = اللہ کے انبیاء کو بھیجا ۔ انسانیت کو راہ استقامت ملی ۔ باری اللہ کے حبیب کی ۔

اللہ کی پہچان مخلوق کے ذریعے تھی ۔ پہاڑ وغیرہ آسمان و زمین + تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ ۔

+ تبارک الذی جعل فی السماء بروجا ــــ منیرا ؏ ۔ انک علی کل شیء قدیر ؏ ۔ تبارک سورہ

آیات ۔ لیکون للعالمین نذیرا ؏ ، جب اس شام پھر باری آئی + جب یار کی باری آئی + جس کو

محال ہے کہ ہر وقت گھر کو دیکھتا ہے کہ اس وقت دیکھتا ۔ جہاں بھی قیام ہو ۔ میں ہر وقت

دیکھتا ہوں ۔ تو رب گھر سے دیکھ رہا ہے نہ صرف رب ــــ دیکھ رہا ہے + الذی یرٰک

ے چپ ہم دا پہرہ مکھڑے توں دل دید بناں نہ رجدا اے

کیوں نہ چاہوے شیشوں دیکھن اپنا خواب شان بڑی جچ دا اے ۔

موسیٰ کے لئے حکم ہے دریا میں ۔ ماں گھبرا گئی ۔ والقیت علیک ــــ جیسے رب نے کہا کہ فرعون

کے گھر ۔ میری آنکھوں کے سامنے ہے ــ باعیننا تو میری آنکھوں ــ موسیٰ کے لئے دنیا سامنے ہے

یار کو دنیا میری آنکھوں میں ہے ــ عورت راضی ہوتی ہے جب کھانے کی تعریف ۔ رب بھی خوش

ہوتا ہے ۔ اگر مجھے دیکھنا ہے تو یار کو دیکھ لو ــ یہ کام کو رب اپنے کام ہے ــ جس طرح رب

کو جلوے اپنی میں نظر آتے ہیں ــ تب ہی دنیا ہے ۔ شیشے پاک ہو رہے پاک ہو ہیں ۔ من رآنی فقد رای الحق ۔

اگر حکم اللہ نہ کرتے تو سب ہی لوگ کلمہ پڑھتے ــ (طواف کعبہ کے وقت پاک دیکھ سکتا)

جنہوں نے دیکھا ہے ۔ جنید مصر کے تاجر گوہر صاحب ۔ طواف میں دعا + مدینہ میں اللہ اللہ

وہاں اس کا یار میاں اس کا یار + مائی طواف کر رہی ہے ۔ دے رہا بخشش دے چھنکارہا ۔

میں نے مدینے جانا ہے ؏ ۔ (عاشق کی اپنی رمز ہوتی ہے) (بلھے شاہ)

(کا) رسول خود اسے سے واقفیت ہے ۔ اگر بڑے آدمی کے ساتھ واقفیت ہو تو + جو دیکھتا ہے دیکھتا ہے

نبی کو حسن سنا دیا تھا ہے اونہاں دے دند موتیاں دیاں ہن لڑیاں ۔ اولکھاں راہواں دے حوراں رستہ کھلیاں

اونہاں اکھاں دے وچ جادو سرمے دیاں دھاریاں + جگہ جگہ دل اہ + تیری شان شہنشاہ عالی گواہ حسین حق

زلیخا اس کو جو دیکھ لینی ہے ۔ کہ تا تو یوسف مصری کے ہیں کا + یوسف تھے حسین تھے ۔ اندھیرا کا گھر

گزرے = مائی نے کہا ۔ یوسف خود بنایا ہے یا کسی نے بنایا + اک زلیخا ہے ۔ حسن ہے ۔ جس نے دیکھا ہے وہ بھی

24

M T W T F S S

Memo No
Date / /

شاہ عبدالرحیم نے دیکھا خواب میں + محمد کا حسن دیکھ کر مزا ساری حسن مصر میں بھی زندہ ہوتا۔

سے میں شہاں تو زبان باہر مجر جناں دی جیوے باہو۔

سرکار نے فرمایا + حسن محمد جو سر چڑھ کر بولے - سلطان باہو۔

ایہہ تن میرا چشماں ہووے۔ تے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہو۔

لوں لوں دے مڈھ لکھ لکھ چشماں کھولاں کجاں ہو۔

اتنا ڈٹھیاں۔ ہجیاں ہو۔

مرشد دا دیدار باہو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہو۔

معافی مانگ رہا تھا۔ فرمایا میں بادشاہ بن گیا ہوں۔ میں قدموں میں بیٹھا نے میں آیا۔ میں کعبے دی چھت۔

= حساب کتاب کی باری + پرچہ قصے حضور نے ایک بار دیکھا۔

سے حسیناں جیلاں دامنہ موڑ دتا۔ قرآن کی آیات وضحی والیل لوا۔ دعالذی الیسر کم فی۔

لقد خلقنا الانسان۔ تبارک۔ الخالقین ہے محمد بنانے قلم توڑ دتا۔

اللہ نے فرمایا۔ لوگ جیسے دیکھیں گے + میں بھی فرمایا محمد کو دیکھو جیسے مانو + لم ار کی قبلہ ولا بعدہ۔

عائشہ صدیقہ نے دیکھا = جوتی سی رہے تھے۔ کمر سے ہو تو نبیوں کے مصلے پر۔ موچی بھی سنت ادا

دنیا کا بادشاہ بھی۔ آسمان سے تارے جھڑ رہے ہیں۔

(۳) جابر بن سمرہ = رات کو دیکھا۔ سبز چادر پائی پہ بیٹھے۔ چاند کو دیکھا۔ سرخ دھاری دا

لباس۔ چہرے پہ کالی زلف۔ چاند کے چہرے پر کالی بادلی + سے چڑھ دے چنا نے کراں شکر

سے آسمانوں کے چاند اگر میرا چاند نہ ہوتا تو تجھے چاند کون بناتا۔ والقمر نور ا لہ

محمد مصطفیٰ کیسے حضرت یوسف کو کیا نسبت

سے محمد عربی سے حضرت یوسف کو کیا نسبت وہ مطلوب زلیخا تھے یہ مطلوب خدا کے ہیں۔

جنہوں سے موم راز حقیقتاں دے او راز حقیقت کھولدے نہیں۔

جنہاں نہیں ویکھیا ہے کرن گلاں جنہاں ویکھ لیا او۔ فقط تے بولدے ای نہیں۔

[signature]

۲۰۱۹ – ۲ – ۱۹
۱۴۴۰ – ۶ – ۱۴
۱۳ – ۱۳ – ۳۰
PM

۸ - موت کا وقت

انا عند ظن عبدی بی ——— جھولا ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ تقریر نمبر (۴) میں
بھی ہے ۔ بچوں کے ساتھ کھیلنا ۔ جو مجھے پکڑے گا میں اس کو کھجور دوں گا ۔ مو جہان کے بچوں
کے ساتھ اتنا پیار کرتا ہے ۔ وہ علی فاطمہ کے پھول ——— مائی کھڑکی والی جس نے بات سنی تو کھڑکی بند
کردی + بیتیم بچوں کے ساتھ شفقت ہے ۔ میاں صاحب ۔
اے محبوب ربانا تے حامی کردی شہردا آپ یتیم تے یتیماں تا ہیں تے ہتھ سر تے دھردا ۔
ایک بچے کے سر کے بال لمبے + بچوں کے بالوں کو پھیرنا + ایک دن سر کے بالوں کو پکڑ کے بیٹے کے سامنے گلی والا
آگیا ——— پسودی کا بچہ ——— میرا علاج حکیم کے پاس نہیں اللہ کے حبیب کے پاس ہے ———
یاد شریں دامن دلوا میں بالیا ۔ آدمی جا ولبل زلفاں والیا ۔

— o —

موت ایک فیصلہ ہے ——— موت ایک پل کا نام ہے کہ عاشق و معشوق کی ملاقات ہوتی ۔
ایک ہی ذات ہے جس کو موت نہیں ہے کل من علیھا فان ——— ہر چیز نے
فنا ہونا ہے ——— کوئی چیز نہ ہوگی ——— ساری چیزوں کا ذکر کہ کوئی چیز نہ رہے گی ———
صرف میرا اکرام اللہ یار رہ جائے گی ——— اللہ کی محبت کہ تو زندہ ہے تو میں بھی زندہ
رہوں ——— من عمل صالحا من ذکر او انثی ——— طیبہ ۔ قبر میں زندہ ہے ——— اولیاء کرام ۔
محبت لگا کر قبر میں آجا ۔ اگر تجھے موت بھی مارے تو مجھے رب نہ کہنا ———
——— نام تنہیاں دا میرا کامل باہو نے قبر جہاں دی جوے میر
(۱) خواجہ نظام الدین چشتی بٹ دس کو دنیا نے قدم کر میں مر گیا تو میری قبر حضور نے بنانا ۔ مگر امیر میں ہوتا
زینت اعمال کی جنت دوں گا ۔ انما یوفی الصابرون ——— صبر کر بغیر حساب کے دوں گا
ہر نیکی کا اجر ہے ۔ مگر صبر کا بے حساب ہوگا ۔ (جن کا خوف ہو وہ کیا کریں
حضور علیہ السلام کا بیٹا ابراہیم ۔ حسین کو پیار کرنا ۔ جبرائیل کا آنا ۔ پیارے بھی پیارے ہیں
نگلیاں وارے چھ بند نہیں کردے بھائی دے نکھ دلا ———
لکھ جاواں محبوب جہاں دے اوہ جاواں کپڑے ہاں ——— ۔
حسن نے عرض کیا ۔ کہ رونا نہیں تکلیف خود دور ہے ——— یہ رحمت کے آنسو ہیں ۔

حسین کے بلایا — میں بھی کربلا میں زندگ — حضرت سلمان کا بیٹا وصال
دن رات روتے تھے۔ دوستوں کو بھیجا — بھیج بویا۔ دونوں کا فیصلہ —
گلی میں بھیجا — جو موت کی راہ میں آئے —
دن چڑھتا ہے دیگر بیوی کو پہنچی گھر ان ملی آئے
میاں صاحب — اب نہیں اونڈ سا ہم جھم موت جناں لے جائے۔
نبی پاک کا آخری دن — ! ابوبکرؓ نے نماز پڑھائی — بلال نے جب آواز آئی۔
مسنی تو سر پر ہاتھ مارے — جبرائیل کا آنا — اللہ نے پوچھا کہ محبوب کیا حال ہے۔
کسی کو جب بڑا آدمی پوچھے تو — حضرت ایوبؑ کا بیمار ہونا۔ 18 سال کے
بعد جبرائیل کا آنا — ہر روز رب پوچھتا تھا کہ کیا حال ہے۔
فرمایا محبوب ہم نے زندگی اور موت بنائی ہے۔ ہم زندگی لمبی کر دیتے ہیں — آخری وقت امت
کا خیال — کہ میری امت کے سے تو کیا حال ہوگا۔ ایک سال چاہیے توبہ کرے گا۔
آخری وقت دل میں شرمندہ ہو تو اس کو بھی معافی دوں گا — قیامت کے دن بغیر شرمندگی
آ گیا۔ شفاعت کر دینا —
سب رانگولے تو آدمی اٹھا لے گئے۔ عورتوں نے سوال کیا — تین بچے —
جس کا ثواب۔ جس کا کوئی نہ ہوگا — عائشہؓ کے حجرے میں سوال۔
جس کا کوئی نہ ہو اس کا میں ہوں گا —

ب بسم اللہ ا اسم اللہ دا الیوسا ابو وی کہنا سارہ تحت
شفاعت سرور عالم جیسی عالم سارہ سو
صدور یا حد دسد شان تے حسد ایڈ پیا دا سو
میں دی ثانی نسا ل تے کامل با سو — شان ملاں سارا سو

جب سرکار کا وصال ہوا تو صحابہ کا حال۔ جو بیٹھا تھا۔ وہ کھڑا نہ ہو سکا۔ عبداللہ بن عمرؓ
صدیق اکبرؓ نے شام کی طرف دیکھا — حضرت بلال نے گلیوں میں پھرنا — روئی
پوچھنا — (فاطمہ کا حال دن رات عورتوں نے کہا آپ فاطمہ)

M T W T F S S

Memo No

Date / /

۶ ماہ بعد حضرت فاطمہ کا وصال — اللہ نے اپنے پیاروں کو صدمہ دیا تو انہوں نے

نبی کی والدہ — تین ماہ بعد جوانی کی حالت میں وصال۔ حضرت یوسف۔

امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ عرب کی تین صد عورتیں بیوہ ہو گئیں — کہ شاید حسن والا ہوگا۔

رات دن روشن تھیں۔ عبدالمطلب نے دعا کی کہ یا اللہ آمنہ کو بیٹا — جس کی شان

میں دو جہانوں کا سکون ہوگا۔ خواب میں حضرت آدم کا آنا — ماں کی گود میں

سرکار آ گئے۔ حلیمہ لے کر گئیں — اپنی والدہ کو چپ کرایا۔ کہ جہان کی مائیں چپ کرانے

— تو حکم دے میں آسمان کے ستارے توڑ کے رکھ دوں۔ میں لوگوں کی نظر میں چھوٹا ہوں گا —

— تیرے والد کی یاد آئی تھی — حضرت والدہ کا مدینہ میں جانا — قبر میں کھڑی

ہو کر کہیں گی — تمام ابواء کے پاس وصال — اور وصیت کرنا۔ اور آخر کا کلام

پڑھنا — ہر چیز نے فنا ہونا ہے — مگر میں نہ مروں گی۔ جب تک میرا محمد رہے گا میں بھی زندہ رہوں گی

— اونٹنی پر بیٹھ کر بھی واپس دیکھتے تھے — ساری حیات اُن کو یاد کرتے تھے۔ صحابہ نے

پوچھا — کہ کیوں روئے

حضرت بلال کا شام چلے جانا — رات کو سرکار کی زیارت۔ کہ کیا بلال ناراض ہو

گئے — سفینہ وجہ میرا نانا ملیا — بلال صاحب — اذان پڑھنا —

حسنین نے کہا۔ بلال تو آ گئے ہیں۔ نبی کب آئیں گے —

Abbas

۲۰ — ۰۲ — ۲۰۱۹ بدھ

۱۴ — ۰۶ — ۱۴۴۰

۱۲ — ۳۱ — ۲۸ — PM

۹- میلادُ النبی ﷺ

سبب انا ارسلنا ——— جھولا —۔ سورۃ الاحزاب (۲۲)

— مصطفےٰ آ گئے دیاں نکیاں ہے گئیاں ۔ رب اگے سجدے خدائیاں ہے گئیاں

تو جنہاں دی گھٹڑی چک کے ٹرپیوں حق دی راہ تے مہر اوہ مائیاں ہے گئیاں ۔

سجادن چڑھیا کھجوراں اگے پیٹیاں کفر دے چہرے چھائیاں ہے گئیاں ۔

رب نے سوہنے نوں بخش دنیا آقا ولوں جے گدائیاں ہے گئیاں ۔

آمنہ دا چن عظمت چڑھ گیا جھوٹ تے سچ وچ جدائیاں ہے گئیاں ۔

۲۸۶ محمد و ثنا ——— ترجمہ اور تفسیر پہلے بھی گزر گیا ہے ۔

کبھی عشق کا نام بلال ہے جو حبشی کا نام ۔ حضرت بلال کی خریداری ———

کالے کنڈل زلف ماہی دے جال جیہے ہین کھنڈ ا

اکو نال دکھ ملا محمد تے لٹ چھڈیا دل میرا ۔

عبداللہ بن جدعان کے گھر میں تھا ۔ عمار بن یاسر کو پوچھا کہ یہ کون تھے جو گلی سے گزرے ۔

تو بتایا اس کا نام محمد ہے ——— کہ سارا دن سارا پہر انتظار کرتا رہا ———

— عشق ماہی دے اگاں لا کیاں ایہو جھلا کون بجھاوے باہو ۔

میں کی جاناں ذات عشق دی جیہڑا در در جا جھکاوے باہو ۔

نہ سووے نہ سون دیوے راتیں ستیاں آن جگاوے باہو

میں قربان اس عشق تیں باہو جیہڑا وچھڑے یار ملاوے باہو ۔ (باہو)

امام جلال الدین سیوطی نے انیس الجلیس میں بیان کیا کہ حضرت بلال اکثر کہا کرتے تھے ———

انیس الجلیس ص ۳۵۶

مار تو کافروں کو ہونی چاہیے تھا ۔ اگ سکے اندر جلا لئے گئے تو عشق کے بیٹ ساتھ رہے ۔

مصدقی نے بتایا ——— پھر تن کی جیتاں ——— تکلیاں پیر بیری کو توں لگدے ۔

— مسلمان تو سُنوئی نے پتھر کھایا جو پہ بیری کو پتھر مار رہا تھا ——— ابولہب شعلے کا باپ ———

آنا حسین ——— غنی اتنا ہے ۔ کہ آئینہ گلو سونا تھا ۔ جب خط ہوا ——— اللہ سے پوچھا کہ کتنا

اچھا لگتا ہے ——— مجھے یار کا رنگ اچھا لگتا ہے ——— رب کی بارگاہ میں حسن و جمال ۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

ے عاشق ہیں تے عاشقی کما وہیں دل مرکیں وانگ پیا ہراں ۔

M T W T F S S

Memo No

Date / /

کسیا رنگ للاری والا چڑھدا لہندا رہندا ۔

پر عشق نبی والا دا رنگ محمد چڑھیا کدے نہ لہندا ۔ میاں صاحب ۔

حضرت خضر محمد حوراہی کی کرامات — پیر جماعت علی شاہ — گھوڑے کو غسل —

تین دن تک اسی جگہ پر کھڑے — کپڑے رنگ والے — راولپنڈی کا نادار حافظ عبدالکریم ہم بلیک والا

والے — مائی نے کہا کہ شاہ صاحب میرا بیٹا ہے کھانا نہیں کھاتا ہے ۔ فرمایا چل ابھی کھانا کھا کر

دوسرے دن مائی بچے کو لے کر پھر آئی ۔ صبح کی روٹیاں دس افراد کی روٹی کھاتا ہے اور بھی مانگتا ہے

بیٹے اپنا ہی حصہ کھایا کر دوسرا کا نہ کھایا کر ۔ میاں صاحب ۔

سچے مرد اہل صفائی والے جو کچھ کہن زبانوں ۔

حولا ک ہے منہ دا اوہو اوہ بکی خبر اسانوں ۔ جو رنگ چڑھیا ہے تو نکلاوہ

صدیق اکبر نے خریدا تھا — دنیادار کا غلام نہیں رب کے یار کا غلام تھا کہ کعبے پر

کعبے کی طرف تکنا = آخری چار سال کا وقت بلال کا حال ۔ کہ محمد کے بغیر نماز پڑھتا ۔

اونٹنی نے نہ کھایا نہ پیا ۔ گدھا بے شعور — جب جانوروں کا یہ حال ہے تو بلال کا کیا حال

بلال کے خواب میں سرکار کی زیارت — مدینہ میں صحابہ کرام کی یاد رسول —

آخری وقت بلال کی بیوی — حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے بلال

کے روضے پر اعتکاف کیا میں بڑا حیران ہوا سرکار کو آتے جاتے دیکھا ہے جس نے

کملی والے کو دیکھا ہو وہ اب بھی بلال کے پاس ملتا ہے ۔ امام دارمی نے بیان فرمایا ۔

نوجوان حسین تھا — وجیہ قلبی — مدینہ میں کیا ہے — عورتوں نے دیکھا — سجدہ

میں دعا کیا — جو میرا حسن دیا رب اس کو کچھ نہ کرے — جبرائیل کو حکم دیا کہ وجیہ قلبی ۔

— کئی سال کے بعد واپس آیا —

بلا

۲ — ۰۲ — ۲-۱۹

۲ — ۰۱ — ۱-۴۳

۱۵ — ۲۳ — pm

۲

۱۰ - میلاد شریف

A ہاٹے کو سلام علیہ ہو کہ حلہ ۔۔ حیّا ط ۔۔ ے مصطفیٰ آئے دیا نیاں ہے گئیاں لے

حمد و ثنا - سلام ہو اس دن جس دن ولادت - جس دن وفات ہو - انبیاء کی حیاتی

کے ہر دور پر سلام ہے - قرآن مجید انبیاء پر سلام بھیجتا ہے ۔۔ نام بتا پاک کے علاوہ

نہیں ۔۔ بتا پاک پر سلام کس طرح - جب ساری رات قیام کرتے - اللہ نے محبوب کو دیکھا۔

اپنے محبوب کی طرف - طٰہٰ ما انزلنا علیک ۔۔ طٰہٰ کا معنی 9 اعداد = (14)

چودھویں رات کے چاند جیسا - امام رازی نے لکھا - 14 طبق کے محبوب - ساری رات نہ جاگیا

کر ۔۔ سنۃ ولا نوم - حفظہا ۔۔ اگر تو نہیں تھکتا - میرا محبوب کب تھکے ۔

قل ان صلاتی ونسکی ۔۔ العالمین = میری نماز قربانی ۔۔ سب تجھ تیرے واسطے - اللہ نے

فرمایا ہر دور میں سلام ہے - تیرے آنے جانے پر سلام ہے ۔۔ دوسرے انبیاء پر سلام - مگر محبوب

کے میلاد پر سلام کر رہا ہوں ۔۔ جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اس

النجم میں فرمایا جہاں قسم اٹھائی ہے والنجم ۔۔ وما غوی - ستارے کی قسم - نجم سے مراد مصطفیٰ

ہے ۔۔ بلندی سے مراد معراج - ہوا سے مراد میلاد کی قسم ۔۔ جیسے پر قسمیں اٹھائیں ۔۔

جنہاں کی طرف آیا ہے کیا ان پر سلام ہے ۔ ۔ (ہم مسلمان ہاں)

ب بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ وی گہنا بھاری ہو ۔

نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ہو ۔

حد بے حد درود نبی نوں جیندا ایڈ پسارا ہو

میں قربان اینہاں تے ہر دم کامل باہو جنہاں ملیا نبی سہارا ہو۔

اس کا میلاد منانا ہو جس نے مخلوق کو رب ۔۔ حجۃ البالغہ ۔ (۲۱ - ۱۴)

مثال - دکاندار ۔۔ نافقیں شئے لیں گے تو اس کو رنا پڑتی ہے - اس محبوب پر صدقے جس کے

اچھے برے سب جھولی میں ڈال لیے ۔۔

حضرت آمنہ کے نکاح کے تین ماہ بعد وفات عبداللہ - 300 علماء میں گزرتی -

حضرت یوسف کو مصر کی معروفیت ۔۔ آدم علیہ السلام کا خواب میں آنا

اس ماں کی شان جب بنا گنبد خضرا میں راحت ہوتا ہے - ہماری ماں کی کوکھ کم خوش

ہمیشہ موم ہو جاتے ہیں۔ چھوٹا ہتھوڑا کا جواب — بڑے بڑے ہمیشہ دلاں نے موم ہوں گے —

داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا موم — ہتھوڑا افضل — اس مال کے پاؤں کے نیچے ابراہیم جس کا پیٹ

میں — سے افضل — جانور نے راستہ دے دیا — بیٹ جا محمد کی ماں آ رہی ہے —

بہتر ہیں سب سے آئے — وہ فضل رب العلی اور کیا چاہیے + مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے —

کنوئیں — پانی ابھرنا — کنویں تک بہو عورتوں کے سر تھا — وہ بیٹا آئے گا جو روٹی ہوتی

عورتوں کو فائدہ — حاتم طائی کی بیٹی — سے پانی کا اوپر آنا — اسماعیل کی والدہ کے لیے پانی

آ سکتا ہے۔ تو تو ہو محمد کی ماں ہے — آب زم زم پر طواف کر — میں محمد کی ماں کے قدم

سفید رنگ کا پرندہ — آتے اور زیارت کرتے آتا — امام غزالی نے لکھا — یوسف علیہ السلام کا کنویں

میں فرشتے دیکھے تھے — اندھیری رات میں سے فرشتوں کو دیکھے — اسی طرح جب اندھیرا تھا۔

جس کے اولاد نہ ہو وہ منت کرے — میلاد منانا — محمد رکھنا — سلف کے جواب میلاد منانا —

بیٹا عطا ہونا — کس کا نام کس نے — محبوب میرا ہے اس کا نام بھی میں رکھوں —

یہ دنیا میں آتے تو باتیں ہو رہی ہیں — ابھی آئے نہ تھے تذکرہ پہلے تھے — حضرت عیسیٰ کا اعلان —

— مصطفیٰ آئے دعا بن — حضرت ابراہیم کعبہ میں دعا مانگی محبوب —

آدم ؑ نے اپنے بیٹے شیث کو بتایا — ربنا ظلمنا انفسنا — من الخسرین —

جبرائیل نے اذان پڑھنا — یاد آئی — یہ وہی نام ہے — اللہم انی اسئلک بحق محمد — ساری اولاد —

آدم علیہ السلام اپنے بیٹے کے ساتھ نبی کی بات کر رہے تھے — (2) جبرائیل کی عمر — حضرت

مجھ سے تھے — یا محمد — بڑا تو محمد ہے — کروڑ بار رب — سال — ستارہ کو دیکھا —

آدم ابھی مٹی اور پانی کے درمیان — جان صاحب

— نور نبی دا اوس ویلے دا آدم اجے نہ ہویا

اول آخر ایہو دونویں ہاں — آپے ہی مل گئے —

معراج دل لالہ الحمد — علیم — سورہ — اول آیا بعد میں ہاں کے — حضور کی والسیرہ —

وہ رات آ گئی — جس رات محمد آئے — رات جا رہی تھی — دن آ رہا تھا —

(خلاصہ) کربلا —

(۲) جنگ خیبر کا دروازہ — ڈھال بنانا — ۴۰ صحابہ نے اٹھایا — روٹی کھانا اور زور لگانا —
(B) ہاتھ پہ دست نبی + علم و شجاعت کہاں سے لیا، آخری غسل + بچپن میں زبان
مصطفیٰ — اگر نبی کی زبان پہ رب بولے + (ہمیشہ ہی)
سے علم خدا نے انہاں نوں دتا جیہڑا عقلاں وچ نہ آوے۔ عقل خدا نے انہاں نوں دتا جیہڑا عقلاں وچ نہ آوے۔
میری بیٹی میرے واسطے رحمت ہے — جو سارے جہانوں کے لئے رحمت —
مشک و عنبر کی خوشبو — حضور نے دنیا میں جنت کی خوشبو — عائشہ اور فاطمہ
کا مقابلہ — میں نبی کی بیٹی تو ہوتی — تو ولی کے ساتھ میں نبی کے ساتھ — کاش میں مسر کی بال
ہوتی — دل مصطفیٰ دا چین تے قرار فاطمہ — مولی علی دا گھر دا سنگار فاطمہ
— جنت دی حکمران تے سالار فاطمہ۔
— نبیاں دے نبی دا غمخوار فاطمہ —
مختار کل دی بیٹی آں مختار فاطمہ
اگر باپ خاندان — تو شجرہ حسن و حسین کا ہو گا — مولا علی تصور کرے آسمان
جب حسن کی ولادت ہوئی — جب حسین کی ولادت ہوئی تو نبی رو دیئے —
حسن و حسین نبی کی تصویر ہیں محمد کی تصویر صحابہ کہتے ہیں — علی کے لال محمد کی تصویر ہیں —
حضرت داتا علی ہجویری کی ذات — حسین آئے عید کے دن — سواری پہ سوار ہو کر
عید پہ چار سپاہی تھے — تیری سواری جیسی سواری نہ ہے — (جبرائیل کا پیغام
لانا — واپس لائے — نبی نے دنیا والوں سے پوچھا — سب سے اچھی جگہ کون سی ہے —
اللہ نے دنیا کو نزدیک آنا — جو نبی کے کندھوں پہ ہو گا — منہ میں سرخ دھاگہ
زلف مہار بن گئی — سواری کا ثانی ہے دو ہیں — حسین کی رضا ہے —
= حضرت عمر فاروق حسین کا نوکر — عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حسین نے کہا ہے نوکر ہے۔
نبی کا نواسہ گود میں آ رہا ہے — قیامت میں کہاں سے آئے ہو — شیر نبی کا غلامی کا صدقہ —
حضرت عمر نے امام حسین کا وظیفہ ۱۰۰۰ لگایا — کیا میرا بیٹا حسین جیسا ہے
نبی کی آل کی محبت صحابہ کی محبت ہ نبی کا حکم لا تجد ایمانا

M T W T F S S
Memo No ______
Date / /

ہنسی - احساس کا رونا ـــــــ غمگین ـــــ پیاری کا بچہ ـــــ بچوں کے بغیر رہ سکتی ہوں
مگر حسین کو روتا ہنسی ـــــ گملی سے گزرنا - حسین کا رونا - بی بی فاطمہ کو منع ۔
جب کربلا میں امام حسین اور تنہا ہوں گے ـــــ (حضرت ابراہیم اور امام حسین سے پیار -
حسین کو بلانا - عرض کی نانا کربلا میں 72 قربان کر دوں گا ـــــ صبح سے شام تک
56 سال کی عمر 5 دن = سب بال سیاہ - علی اکبر کو اٹھایا - سفید + حضرت رباب
امام حسین کی بیوی نے بیٹے علی اصغر کے بارے میں کہا - امام حسین نے فرمایا - میں مانگنے والا بن کر جا کو
بانٹنے والا ہوں ـــــ آخری وقت ہاتھ نے تر کرنا ـــــ گردن پر خنجر میں کیا لوں گا - شمر نے کہا -
کہ قرآن اٹھا کر صلح کرنے آ رہا ہے تھا -

(C)

(3) ام معبد کی بکری - بہترین عبد دیے - بی بی نے کنکشن حوض کوثر سے کر دیا - ـــ
کر دی آباد تھا ـــــ ـے

اودھے دند موتیاں دیاں ہن لڑیاں - اودھ تاں راہواں وچ حوراں ہن کھڑیاں -
انکھاں وچ قدرتی سرمے دی دھاری - دلاں نوں انج لگے دی چھوہیں کٹاری -
جگر دلبند امہ تانی آمنہ دا - تے بابل ہے اِہ پیاری فاطمہ حال ،
قدسی شہنشاہ عالی گھرانہ - حسین و حسن دا بچپال نانا -
زلیخا اس نوں جے ویکھ لیندی - [illegible] رہندے نہ یوسف شاہی ڈھ پینیاں

حسن صرح کا نقشہ حضرت علی اللہ ام معبد نے بیان کیا اس طرح کسی اور نے بیان نہ کیا - ابو معبد
نے بیوی نے بتایا ـــــ (رزق میرا ہے صفت میرے محبوب کی ہاں کہ جب کوئی فقیر مانگتا تو گھر والے دیتے
ہیں ـــــ) (حضرت عکرمہ کو بنی پاک کو دیکھنا) پیر جماعت علی شاہ کے وصال
کے 3 دن بعد ایک عورت بعد بولو دعا آئے ـــــ جب سفر بنانے کا ارادہ کیا - قیامت کے دن
مشکل کے وقت
آواز مارنا ہم دیکھنا کہ پیر کس طرح کام آتا ہے محمد بخش
ـے حالی باغ دی راکھی کر دا مالی کیسے ہون بانکے -
نے پیر ہراں دے سر تے رہندا سا نیشوں ہوں جے مہجے -

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ____
Date / /

شہروں میں بھی چشتی ہیں جن پر محمد کی نگاہ ہے —

پاکپتن کا تاجدار قطب الدین اور معین الدین — فیض لینے والا — مائی نے بیٹی نے آ کر کہا — حضور

نے تو سنہرا دیا — بابا صاحب سے بھی — مانگا — اللہ بھی قریب ہے۔ پیروں

سے میوں مانگنے — سنتا ہوں میں ربانی دعا کو — پھر میں پیار بیاں دیکھا — مٹی کا ڈھیلا —

سونا بنا دیا — جن کا ذکر کرنے سے رب راضی ہوتا ہے — اللہ فرماتا ہے میں اپنی زمین کا وارث

بنا دیتا ہے — بابا فرید کو کسی مرید نے زمین تحفے میں دی ہے۔ بابا جی نے زمین سے پوچھا — فرید کی زمین

بولتی ہے — کہ قاضی پوری دنیا کی زمین فرید کی ہے جنت کی زمین بھی فرید کی ہے —

— قلم رب بابا اپنے ہتھ ولیاں دے پلیتر جادے مٹی کجاوے —

ولیاں نوں رب طاقت بخشی ہوہ کہے لکھ کم دے —

بابا فرید نے فرمایا کہ میں بھی اس رب کا بندہ ہوں — تو بھی اس کا بندہ ہے — یہ ساری زمین کا مالک صرف رب ہی ہے یا

اللہ کی ہے — ولی اگر چاہیں تو نظر کر کے سونا بنا دیں — انسان تو مٹی کا بنا ہوا ہے

[signature]

۲۱ — ۰۲ — ۲۰۱۹

۲۱ — ۰۶ — ۱۴۴۰

۱۶ — ۰۶ — ۳۹ — PM

[signature]

KHURRAM PAPER PRODUCTS

۱۱- حقوق والدین

میکے میں اونچے تھا کر بٹھاتا - لوگ کہتے ہیں مر بچے کو بٹھاتے ہو - فرماتے یہ وہ ہے جو اس جا

(۱) والدین کی قبر پر حضور علیہ السلام حضرت ام المومنین فرماتی ہیں سرکار والدہ کی قبر پر رو رہے

ہیں - کیا رو رہے ہیں - جب سرکار عمرہ پر جا رہے تھے - جنت البقیع اس دن رو رہے ---

تھوڑی دیر بعد مسکراتے ہوئے آئے - کلمہ پڑھا کے والدہ کو آ رہا ہوں --- اور والدہ سے گفتگو کرتے .

ماں باپ کی قدر کرو - جب والدہ بلاتے تو ٹھوکر کر کے بلاتے - باپ کو مٹھے دے باتے ہو -

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے - کیا قیامت کے دن مشکل نہ ہو. حضرت بنانی ثابت

فرماتے ہیں چوک میں نوجوان باپ کو مار رہا تھا --- اگر تم والدین کا احترام نہ کرو

ــ باپ مرے سر ننگا ہو گئے تے دیر مری کنگھی خالی .

تے مائواں باجھو مہر بخشا کون کرے رکھوالی -

ابو جہل نے ماتھے میں پتھر مارا - امیر حمزہ آئے - دعا اگر میرا بھی کوئی ہوتا ---

میں والدہ کو شکایت کرتا --- مائواں باجھو محمد بخشے ---

شعب الایمان میں امام بیہقی نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد سرکار رو رہے ہیں صحابہ نے پوچھا ---

ماں یاد آ رہی ہے --- میری ماں آواز دے --- (لبیک کہتا ہوا ماں کی بات سنو)

(۲) سیالکوٹ کے علامہ محمد یوسف کی والدہ پکارتی تھی - جب میری والدہ یوسفا کہتی تھی -

میری ماں نہ سوتی تھی - (بیٹے کا انتظار) والدہ کا وصال - میں نے کہا ماں چلی گئی ہے

ــ مائواں باجھو محمد بخشے --- (۳) حضرت حلیمہ کا آنا --- یہ موقع بھی ہے -

حبا کو میں لوریاں دیتی تھی --- جب عدد لوگوں سے سنا تھا --- یہ حلیمہ اس کا مقام

بلند ہے - یہ شیر وہ پہنچاتی ہے --- ایک عورت ہے وہ اس دن آئے ــ

ــ اے ابو قتی میرا رشتہ ہو گئے . مگر اس میں استاد اللہ توسے گرد کیا اٹھے ---

مائی کو دیکھ کر صحابہ کرام کو رشک --- جب بیٹی چھوڑنے گئے تو وقفہ - یہ تو دائی تھی

اگر ماں بھی آ جاتی --- میری ماں بھی آ جاتی تھی --- درد میں کیا جگر طاری - کہ کمال

ماں کا بیٹے - میں کالی ماں سفید کا بیٹا ہوں - ابو اسحاق اپنے استاد کی داڑھی ---

ــ جنت ماں دے پاں قدماں تھلے پر ملدی سیں نوائیاں - کیہ ماں حق ادا ناں ہوندا لکھاں حج کرائیاں

36

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

بایزید کی والدہ کا مشاہدہ ۔ بچے کی والدہ کی تمنا ـــ کہ بیٹے کو ولی بناؤں گی ـــ

کفذر کی چادر والی ماں ـــ خواجہ قطب الدین کی ماں ۔ آج کی ماں اگر مال کماتی ۔

(حاتم طائی کی بیٹی) (ماں کے قدموں میں جنت) سات سال کی عمر بایزید کی ـــ

قاری صاحب نے ان اشکر لی والدیک الی المصیر ـ وقضی ربک الا تعبدو ـــ احسانا ۔

پڑھی سن تو ایک جوش لگا ہوگا ۔ 30 سال کے بعد واپسی ۔ جب دل میں دیکھا ماں سجدہ میں

تھی اور دعا کر رہی تھی ـــ کہ اے اللہ میرے بیٹے کا خیال رکھنا ـــ دروازے سے پیچھے ماں آئی ۔

سے ماواں دے دل نرم گلاب جوں نے کدے نہ سہنی جدائی ۔

پتراں دے عیب چھپاون تے کدی نہ کرن برائی ۔

ماں کہے کہ مجھے یہاں سے اٹھا کر آگے کر دو ـــ خدا تجھے اٹھائے ـــ ماں کی دعا ـــ

ولیوں کی جماعت کا امام بنا دیا ۔ ولایت تو ماں کے قدموں کے نیچے ہے ۔

قل ان کنتم تحبون اللہ میری تابعداری کرو اللہ تجھے اپنا ـــ دم درہم حکم سنی حسبہ لیا ۔

جمعۃ المبارک ۲۲ — ۰۲ — ۲۰۱۹

۱۶ — ۰۶ — ۱۴۴۰

۳ — ۳۲ — ۵۶ — PM

KHURRAM PAPER PRODUCTS

۱۲ - غازی علم دین شہید

بچوں کے ساتھ محبت بنی ——— بچوں نے کہا کہ ہمارا کملی والا ۔ انصار و مہاجرین کے بچوں
نے پیار کرنا ——— یہودی کا بچہ ۔ جو وضو کراتا تھا ۔ ——— ایک صحابی کے لمبے بال ۔
— عشق لگا سی کھیڈاں کھیڈدی نوں کھیڈاں ای کھیلدیاں کھل گئیاں ۔
سی عطر پھلیل والی او ہنوں ویکھدیاں ویکھدیاں کھل گئی آں
کھل بابا سی یار دے ویکھنے لئی ہنجوں ڈلدیاں ڈلدیاں ڈل گئی آں ۔
صبر دے کاسہ اگلی میں ہنسن لسوی اٹھے کی سوہنیاں رلدیاں رلدیاں رل گئی آں ۔
ایک دن حضور آئے یہودی کا بچہ نہ تھا ۔ 3 دن تک انتظار کیا ۔ صحابہ ——— تو بابا جلوا اس
کو بتائیں ——— ناصر ادیب نے کہا کہ ایک دن میرے ذہن میں خیال آیا ہے کہ باپ مارتا
ہے تو ماں چھڑاتی ہے ۔ جب ماں کو شنگ کروں گا تو باپ کیا کرے گا ۔ ماں کی نافرمانی ———
شام تک ماں نے کچھ نہ کہا ——— باپ دیکھ رہا تھا ۔ میری ماں مر جائے گی بیمار تو نہیں ۔
میاں محمد ——— ماواں دے دل نرم گلاب ورگے ——— یہودی نے بچے کو پوچھا ———
میرا علاج طبیب کے پاس نہیں ———
— آکو میری دیدار دی کملی تے جھلی اے ۔ میں چھیتی چھیتی آجا میری جند مک چلی اے ۔
میرا وی یار ہے رب کا بھی یار ہے ——— یہودی نے کہا کہ مدنی رسول آ جاتا ہے ———
بچہ کا جنازہ — ایڑیوں کے بل چلتے تھے — جنازہ کے بعد ابوبکر سے ملن کا راستہ ———
جابر کے بچے ۔ بکری کو زندہ کرنا ———
قل بفضل اللہ و برحمتہ ——— کفار گستاخی کرتے ۔ مسلمان کچھ کرتے ہیں ۔
امام مالک ——— پوچھا ۔ بغداد کے خلیفہ نے پوچھا ۔ نبی کی امت کے جینے کا حق نہیں ہے
گستاخ نبی کا ہو سکتا ہے ۔ سب عیب ہو سکتے ہیں مگر بے وفا نہیں ہو سکتا ——— لا تقربوا میں
— تو ذکر کر مگر ہمارے رسول کی طرف نہ دیکھنا ——— ہمارا عقیدہ وہ ہے جو ابوبکر صدیق کا عقیدہ
تھا ۔ گورے عدم موت ——— پیار کرتے ہیں ۔ ایک ماں چھوٹا کا بچہ کہ آئی کہ جا لیتی ہے
بچہ تو کھا سکتا ہے ——— جب بچہ میری طرف آئے اٹھا کے آنکھ کر دینا ———
قربانی کے دنوں میں کرتے ہیں دو جانور دینا ——— غوث پاک کا دربار ——— میں مرغی دی ———

جب بھی پیر دار ملا تو سنی ماں کا بیٹا — شان علم دین 1908 پیدا ہوتا — رائے محمد کمال
نے لکھا تو کمال لکھا — نہ پڑھا نہ لکھا — نماز پڑھا تھا — علم کا دوست شہید ہو۔ دوست
ہو تو شہید سے ورگا —

گھالوں والے مجاہد اور ہیں۔ محمد کی عظمت کا پہرہ دینے والے اور ہیں —
لاہور کی نگری۔ ترکھانوں کا گھر 1908 — علم دین ماں نے نام۔ ابا کا نام محمد دین۔ سرپاں والے بازار
ہسپتال گزرا — فاطمہ نالی کے سے ہمسائیوں کی بیٹی شکلی۔ نہ قرآن پڑھا۔ نماز پڑھتا تھا — کام پر جاتے ہوئے عطا اللہ
شاہ بخاری۔ جلوس کے بارے میں پوچھا — کتاب لکھی ہے — بتاتی — سے پوچھا — کہ کیا ملتا ہے،
اس نے کہا۔ سولی پر سزا — غازی نے کہا — سولی مل جائے اور کیا چاہیے —
عشق الوہی دا سودا کھا نہ ہوندا سمجھا نہ بھائی دا
کورے کورے دیدیں سولی چڑھ جائی دا
رات کو خواب میں بابا آیا اس نے کہا — نبی کا بدلہ لو عبدالرشید کہ شہید ہوا — اس نے بھی خواب
سنا تھی — دو لوگوں کی لڑائی — بار ہو تو شہید کے جیسا۔ جو دوسروں کو بارہا میں اکٹھا کے
اذان ہو تو رب کی گلی میں — قرعہ اندازی — بچے نے پرچیاں اٹھائی — تین بار — عبدالرشید نے
مبارک دی کہ حسین کے نانا میں تجھے — چھرا خرید۔ انارکلی — جاگے والی دکان — سے جا ہے۔ کانوں میں
بالیاں — کیا کیا ہمیں دکھانے اس اس شہر دیکھنی ہی۔ بیلے سے کہتے میں کہ ہم نے شہر دیکھن کی
چھڑا کاٹا — جانے والے کو کہا کہ جب آئے۔ تو بتانا — بیٹھے لوگوں ہو تو ایک ہی بڑا ہو گا۔
حملہ کیا۔ اور کیا اگر تو وقت کا یزید ہے تو حسین کا خادم ہوں —
لکڑیوں کی ٹال پر ظالم کا خون بہہ رہا۔ تھانیدار کو کہا — ہم نے دنیا دار — سودا نہ کیا محمد
سودا۔ لاہور میں لقمہ صلہ۔ قائداعظم نے لیا۔ علامہ اقبال نے بلایا — محمد کا عاشق بچا تھا۔
اکیلا شبہ کر دیا کہ میں نے پیسی کیا — کیا جواب دوں گا —
قائداعظم نے دلائل دیے کس طرح کے انسان کا تنگ آ کے جاتا ہے — غازی — سے پوچھا
کو غلط بیانی نہیں ماروں گا — میانوالی کی سزا — حکومت نے سوچا کہ لاہور میں مسئلہ
ہوا۔ میانوالی کی جیل — بڑے بڑے لوگ جاتے تھے ملاقات — علامہ اقبال کو کا قاتل

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

قرآن پڑھتا ۔ درس نظامی کر لیا ۔ تسبیح لے لیا وظیفہ ۔ اولیائے کرام بننے کے لیے لکھا ۔

ـــــ غازی نے ایک قدم اٹھا کر ۔ مدرسہ اور مسجد کے دروازے پہ ـــــ عشق کی تکبیر

لاہور سے مدینے تک ـــــ ماں بھی ملنے کے لیے گئی ۔ اور بس ہیں ۔ اقبال ۔ ـــ بھتیجا بالا ۔

ماں کو جواب کہ کوئی کس طرح مرتا ہے ۔ میں اس پر عمل کروں گا ۔ بچے کہ آ جائیں تو غازی ۔

مر جائیں تو شہید ہوتا ہے ۔ سودا نقصان ۔ بہن رو رہی ہے ـــــ میں نے سب کچھ دیکھا ۔

بہن کو بتایا ۔ موسیٰ علیہ السلام کی زیارت ۔ نبیاں کی ... محمد کی زلفوں کے سائے

صفا کی ہے ـــــ آخری رات کا حال ۔ جیل کا پہرے دار ۔ 12 بجے تک ٹوائلٹ ۔ 2 بجے صبح

منصور کو دیکھنے کے لیے ، ایک رات خود دیتے تھے دوسری رات شکر خانہ تھا ـــــ ایک رات میں وہاں گیا ۔

دوسری رات میرے پاس آ گئے ـــــ نواب دین نے پوچھا کہاں ۔ 4 بجے کہاں ـــــ آ گئے ۔

ـــ جیہڑے محرم راز حقیقتاں دے اوہ راز حقیقت کھولدے ناہیں ۔

جنہاں نہیں ویکھیا اوہ کرن گلاں جنہاں ویکھ لیا اوہ تے بول دے ناہیں ۔

نواب دین نے پوچھا ـــــ قسم دے کر کہا ـــــ سرکار کی بارگاہ میں التجا کی ۔ ــــ

ـــ یاد دستری دامن دلوا پا لیا ۔ آدی جا والی زلفاں والیا ۔

میرے پاس صحابہ کرام جیسا عشق نہیں ہے ۔ نہ ابوبکر جیسا صدق ہے ـــــ

حضرت علی آ گئے ۔ سزا ہو گئی ۔ اتنا دفن کر دیا گیا ۔ علامہ اقبال بیان کرتے ہیں ۔

جو لاکھ جنازہ میں شریک ۔ 1929ء ۔ تاریخ اسلام کا احمد بن حنبل کے جنازہ کے بعد علم دین کا جنازہ ۔

جو لاکھ میں بڑے بڑے لوگ تھے ـــ جامعت علی سے ـــ تاریخ نے ابو ہاشم نے لینے لیے ۔

بڑے بڑے لوگ دیکھیے ۔ میں رشک کرتے ہیں ـــ علامہ اقبال نے کہا کل والے میرا سلام ۔

پاکستان کا مطالعہ کر دے ـــــ

[illegible] ۔ ۲۲ ـ ۲ ـ ۲۰۱۹

۱۲ ـ ۴ ـ ۱۴۴۴ ۔ ۷ ـ ۲۵ ـ ۵۲ PM

۱۳ - سیدہ کائنات رضہ

(۱) حضرت علیؓ کی نہ ماں نہ باپ۔ صحابہ کرام نے تسلی دی۔ سرکار کی بارگاہ میں سر جھکا کر بیٹھے۔ سرکار نے پوچھا۔ کچھ بات نہیں۔ کہ سرکار نے فرمایا فاطمہ کے رشتہ میں الجھتا ہے سے دل دریا سمندروں ڈونگے۔ حضرت علی نے رو کر عرض کی۔ یہ کام ماں کرتی ہے یا باپ عرض کی۔ میری ماں بھی آپ ہیں میرا باپ بھی آپ ہیں۔ فرمایا جبرائیل نے خبر دی ہے۔ رشتہ ہم نے عرش پر کر دیا ہے۔

(۲) اماں نے جبرائیل کو بھیجا کہ محبوب سے رشتہ پوچھو علی کا ہے۔ اس لئے کہ علی میرے گھر میں پیدا ہوا۔ فاطمہ تیرے گھر میں۔ تو رشتہ تو بیٹی کا پوچھنا ہے۔ رشتہ طے ہو گیا۔

(۳) نبی نے حضرت علی سے پوچھا کہ آپ کے پاس کیا۔ عرض کی ہے پاس تین چیزیں۔ گھوڑا۔ زرہ تلوار۔ مولا علی کے سینے میں لوہا کمر پہ پٹکا لگا تھا۔ فرمایا جیسے کمر کا لوہا ہے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ (سینہ تان کے لڑتا ہوں) نہ تلوار کی ضرورت ہے۔ علی کے ہاتھ تلوار کے ہاتھ تے اسی سے چھین کے۔ زرہ بیچی عثمان کو۔ عثمان نے زرہ واپس کر دی۔ بارات میں صحابہ کرام۔ مسجد نبوی میں۔ دولہا مولا علی عالموں کا امام۔ جب شادی پہ ڈھول و طبلہ۔ تو پتہ چلے۔ کا چھو ماں نکاح کو گزرے۔ حضرت فاطمہ کو بھیجا ام ایمن نے درخواست کی۔ امہات المومنین سے تیاری کا کہو۔ نبی آئے۔ تو فاطمہ نے کہا۔ رونے کی وجہ میری ماں نہیں ہے۔ کیا چیز کم ہے۔ یا کیا نہیں ہے۔ ماں بڑی خوش ہوتی ہے۔

ماواں والے ماواں ~~دکھ~~ کول سے فریادے جاندے۔

بے ہوتیاں ماواں والے رو رو آپے چپ کر جاندے۔

نبی نے پیار کیا۔ ماں والا پیار بھی دوں گا۔ بھائی بھی نہ تھے۔ اللہ نے فرشتوں سے ڈھولکی کو اٹھایا۔ عشاء کی نماز کے بعد۔ علی کو گھر سے بلایا۔ جس طرح یہ جوڑی ہے اسی طرح کی جوڑی عطا۔

مرج البحرین۔ ابن عباس نے فرمایا۔

بیدام پیچھی تو پانچ ہیں مقصود کائنات۔ خیر النساء حسن و حسین مصطفےٰ علی۔

علی کے گھر میں فاطمہ آ گئی۔

دل مصطفےٰ دا چین تے قرار فاطمہ۔ تے مولا علی دے گھر دا سنگھار فاطمہ۔

(4) مولا علی کا گھر آباد ہو گیا — علی نے دیکھا تو فاطمہ کا رنگ پیلا تھا ۔ فرمایا تین دن ہو گئے میں
نے نہ کھایا ہے — شکوہ نہ دیا — فرمایا میں تو فاقے کا بندہ ہوں ۔ تو تو نبی کی بیٹی ہے ۔ جیسے
بتاتی میں انتظام کرتا — علی کی بیٹی کیسے کہتی ۔ میرے والد نے مانگنے کی نہیں سکھایا —
میں مانگنے والوں کی بیٹی نہیں میں تو تقسیم کرنے والوں کی بیٹی ہوں ۔
— سردار جو بھی منگتا ای در فاطمہ توں منگ   ختنا رحمل دل بیٹی آ سے مختار فاطمہ ۔
آج کی عورتوں کو دیکھ ۔ معراج کی واپسی پر فرمایا ۔ جہنم میں عورتوں کو دیکھا —
(5) ادھر علی کی بیٹی کی سیرت دیکھو — تین دن کی آئی ہے مگر کھایا کچھ نہ تھا — نبی نے فرمایا تھا ۔
اے فاطمہ علی کو تنگ نہ کرنا — اگر باپ شکر بہت کرنے والا اس طرح کا ہو تو بیٹیاں بھی ایسی ۔
خاوند کی ناشکری کرتی ہیں — (6) پیر جماعت علی شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے ۔ ہر چیز
نئی لے لینا ۔ مگر دین پرانا رکھنا — گھر میں — پہلی روٹی اٹھا کے صحابی کو فرمایا کہ میری
بیٹی کو دے آؤ کہ تین دن — اس نے کھایا نہ ہے — واپسی پر آدھی روٹی کا ٹکڑا حضور کے پاس
— فرمایا میں نے بھی تین دن کے بعد کھایا ہے — رسول اللہ فقر کے بادشاہ کی بیٹی ۔
(7) ایک یہود آیا اور کھانے کا سوال کیا نبی کی بارگاہ — سوال کیا کہ ہے کوئی سواری بٹھا دے
دی — سر کو ڈھانپ دیا حضرت علیؓ ۔ حضرت فاطمہ کے گھر میں بھیج دیا گیا ۔ سیدہ فاطمہ نے چادر
دی — شمعون یہودی کی دکان پر لے جاؤ ۔ جَو لے جاؤ — سلمان فارسی چادر لے کر گئے —
جتنے جو بنتے ہیں — چادر نبی کی بیٹی کی ہے یہودی کو کہا نا — میں بھی مسلمان ہوتا ہوں —
خاندان کا ذکر تورات — پڑھا — کہ خود بھوکے رہ جائیں منگتا خالی نہ بھیجیں گے — قرآن بول گئے ۔
فاطمہ بضعۃ منی ہے ۔ ویطعمون الطعام — شکورا تک ۔
— خود تو رہے بھوکے اوروں کو کھلا دیتے ہیں — بڑے فیاض ہیں ۔ مہر کے گھرانے والے ؟
(8) جب یہ آیت نازل ۔ وان منکم الا واردھا — مقضیا کا ہل حرا کے بارے میں نازل ۔ صوفیا نے فرمایا 1500 سال
سرکار کے امتی بھی گزریں گے ۔ جس طرح بجلی کی طرح ۔ جب معراج پر سرکار گئے —
نبی کے غلام حور کو معلوم نہ ہوگا ۔ سے امت کا غم ہے سرکار کے دل میں ۔ کبھی محبت پوچھو سرکار سے ۔
کدی منگتیاں سی دعاواں یاراں دیاں دیم ۔ کدی روندا اے پیا غاراں دے وچ ۔

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

زندگی ساری مصطفیٰ نے اپنی امت لئی رب نوں مناؤندا رہیا — جب آیت نازل ہوئی۔

سرکار اکلے غار وچ چلے گئے۔ تین دن تک صحابہ کرام پریشان تھے — ~~صحابہ جی~~

— چار جہاناں دے پیارے وچھڑن کون اوہ سانوں چھوڑ گیا

اسے سوگاں دا اک روگ محمد جس دا نام وچھوڑا۔

تیسرا دن بھی ہو گیا۔ صحابہ رو رہے ہیں۔ تلاش کر رہے ہیں — سجدہ رو رہا ہیں — ابوبکر صدیق

بڑی تلاش کے بعد ایک چرواہے کو پوچھا۔ چرواہے نے نشان بتایا — بکریاں نہ کھاتی ہیں نہ پیتی۔

غار کے دروازے پہ منہ کر کے کھڑی ہوئی ہیں — سجدہ میں رو رہے ہیں امت کے لئے دعا میں۔

صحابہ کرام نے بڑا اٹھایا۔ لیکن نہ اٹھے۔ سعد کو سلمان فارسی نے بتایا تو سیدہ گئی —

ہے ابا جان آپ جب تک سجدہ میں رب سے بات کر رہے ہوں گا۔ اللہ نے فرمایا تو اس طرح خاموش

میں بیٹھی گئی اسی طرح کر رہی گئی۔ امام حسن فرماتے ہیں کہ میری امی ساری رات امت

اپنے لئے بھی دعا مانگی —

(9) گھر دور تھا۔ نزدیک آنا چاہتی ہوں گا — جس طرح فاطمہ زہرا ہے —

(10) روٹی پکانا۔ عبدالحق محدث دہلوی۔ تاکہ میری امت کی بیٹیوں کو مشکل نہ آئے

(11) گرمی میں چکی کا چلنا۔ جھاڑو کا پھیرنا۔ ام ایمن نے دیکھا۔ فرشتے آ گئے —

روٹیاں پکانا علماء رسالت منادی کا — سیدہ جب آتی تھیں تو میں آپ سر سے پاؤں تک پردہ

ہوتے — ہماری نسلوں کا کیا بنے گا۔ کیا شفاعت ملے گی — کیا پردہ ضروری ہے۔ جس طرح کی عزت

اسلام نے دی ہے۔ عزت اسلام نے دی ہے — اگر اسلام بہشت میں بھی فاطمہ

کے ساتھ — مسجد میں ساری رات — کیا اس طرح کی رات گزری ہے —

حاتم طائی کی بیٹی — (12) ام خالد کا بیٹا جنگ احد میں شہید۔ مائی پردے کی حالت میں

میرا بیٹا مرا ہے غیرت زندہ ہے — غیرت لوٹ گئی — تو محمد عربی کی سنت —

ایمان اور حیا اکٹھے ہیں — بیٹی رسول کا اسوہ اپناؤ — کبھی نماز کا پوچھا ہے۔ اپنے کام

کا وجہ سے پوچھتے ہو۔ کملی والے کی بیٹی کا رنگ چڑھاؤ — گھروں سے گانے کی آواز آتی ہے

گھروں میں محبت ہو گی — کیا سونے کی دکان لگا ہو سوچ کا تالا لگتا ہے۔ بچی اسلام

KHURRAM PAPER PRODUCTS

کمزور ہوتا ہے ۔ لوہے کے تالے بنو ـــ عورتیں اس طرح مدینے میں چلتی تھیں دیواروں کے

ساتھ ۔ آج مردوں کو راستہ چھوڑنا پڑتا ۔ حضرت عائشہؓ جب قبر والوں سے

پردہ کرتی تھیں ـــ میں تو قبر والوں ـــ سے پردہ کرتی تھیں ـــ

سے جب کبھی غیرت انسانی کا سوال آتا ہے ۔

اے فاطمہ زہراؑ دختر کے پردے کا خیال آتا ہے ۔

ساری عمر کسی نے نبی کی بیٹی کو نہ دیکھا ۔ کہ قد کتنا ہے ۔ جس کو بابا محمد کے لگ جائیں

اس پر آگ اثر نہیں کرتی ـــ فاطمہ کا معنی فطمؓ آزاد ۔ یہ وہ ہے جس کی آزاد کرا

لے گا ـــ جو اس ـــ سے پیار کرے گا ۔ نبی کے سے تک بھی حب ۔ گھر والوں سے محبت

ـــ آل نبی دا جہڑا غلام یارو اوسے بنڑے نوں رب منظور کر دا

صدقے آل نبی دے اور رب سچا دکھ ساریاں دے دور کر دا

ـــ اول اولاد علی دا منگتا ہیں کنگال زبانی

صدقہ بابا محمد شاہ صدقہ ـــ شاہ جلالی ۔

ہم نبی کے بھی غلام ۔ آل کے بھی غلام ۔ (۱۵) آخری وقت کنیز سیدہ فاطمہ کے ساتھ ـــ

وصال نبوی کے بعد جانوروں کا حال ـــ اونٹنی ـ گدھے ـ بلال حبشی کا عالم ۔

دنیا تے آدمی آئے تے اسیں کملے (میاں صاحب) وصال کے بعد رونا چھوڑ دیا ـــ

ـــ شہری نا دیکھی تیری یاد کری آ الکیاں نے چھوڑیاں

کدی اس رستے وی لنگھ ماہی شہری دے در دلاں کملیاں ہیں پرتیاں ۔

آرام سے کمروں حسن کو دیکھ کر آرام آتا تھا ـــ سیدہ کا وصال ۔ سیدہ کی علی کو وصیت ۔

امام حسن و حسین نانا کے پاس گئے نبی کے روضے پر جا رہے راستے میں حضرت ابراہیم و اسماعیل

تو بار ہے کہ ـــ سے باپ ... میاں ـــ حضرت دحیہ کلبی کے لیے

دعا ـــ

الوداع

۲۴ ـ ۲ ـ ۲۰۱۹ ۳ ـ ۳۱ ـ ۴۲ PM

۱۸ ـ ۰۶ ـ ۱۴۴۰

Memo No
Date / /
M T W T F S S

۸۶ قُل بفضل اللہ و برحمتہ ——— یجمعون تک — اللہ نے فرمایا محبوب بولو اور لب کھولو۔ مسکا
بولو ——— ترجمہ —— عبارت اور حال سے بہتر ہے کہ ہم میرا محبوب کا ذکر کر لیا کرو
اللہ تعالیٰ بار بار فرما رہا ہے کہ محبوب بولو ——— اے اللہ آپ کیوں نہیں بولتا ———
فرمایا میری زبان نہیں ہے۔ یا اللہ قرآن پاک 30 پارے تیرا کلام کیسے ——— فرمایا میں ایک ہی زبان
بنا کر محبوب کے دہن میں رکھ دی ہے۔ جب تیرا ارادہ ہو تم بولو۔ جب میرا ارادہ ہوگا میں بول
لوں گا ——— زبان ایک ہے مگر بولنے والیاں ہستیاں دو ہیں —— اللہ نے فرمایا بول قُل —
جیسے محبوب کو ہم کہتے ہیں کہ بولو تیری آواز پسند ہے۔ اس کی شیریں بولی پیاری ہے جس کو رب
بار بار فرماتا ہے (بول) قُل — لوگوں نے عرض کیا اے اللہ تیرے ساتھ کلام کریں تو فرمایا
میرے سے تو بات کرو تو ڈائریکٹ نہیں بلکہ درمیان میں محمد کو ڈال کیا —— جب میں تم سے
بات کرتا ہوں تو درمیان میں محمد کو ڈالتا ہوں۔

جب پیارا بچہ بولتا ہے تو کتنا سوہنا لگتا ہے۔ ماں کہتی ہے صدقے جاؤں وغیرہ ———
عزیز کہتے ہیں۔ جب محبوب بولنے لگے تو ماں تو نہ تھا — حلیمہ — وقتلہ یا رب — کریم۔
—— وما ینطق عن ——— اے محبوب ایک بار بول تو سہی میں دونوں جہاں قربان کر دوں گا —
میاں محمد بخش کھڑی کا تاجدار۔ قادریوں کا امام اور کشمیر کی نگری کا شہنشاہ۔ فطرت راز کا ترجمان
عاشقاں تے سنیاں دا ترجمان میاں محمد بخش جب میرے نبی کی بولی کی طرف گئے تو فرمایا۔

؎ لکھ سواد نہ امبر مصری اندر کھنڈ ملاں دی چھلاں ڈٹھیاں
اینہاں ساریاں چیزاں نالوں گلاں نبی دا مٹھیاں —

اللہ نے فرمایا چلو محبوب بول — جب لوگ پوچھیں گے تو بتا دوں گا کہ میری باتوں کو سنا ہے
تو میرے محبوب کی باتوں کو سنو۔ درمیان میں ہی بولتا ہوں۔ (بندے میں جب بولتا ہوں)
(۱) حضرت موسیٰ سے کلام۔ طور پہاڑ — آگ دیکھی ——— وہ تو نور تھا ———
درخت سے آواز — کہ میں تمہارا رب ہوں ——— وہ محمد میں سے بھی بول سکتا ہے۔
(۱) ایک نہ بولنے والا بچہ — یہ بولتا نہیں ہے ایک عورت کہہ رہی 9 سال کی عمر ہو گئی ———
وہ تو کعبہ میں نہ گئی — نبی کے پاس گئی — جس پہ مہر حسین کے نانا لگاتے ہیں رسالی

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

ان کو عطا کرتا ہے ۔ ہم نے کیوں سے اشارہ کر دیا ۔ (2) اللہ کے ولی تفسیر کبیر
چودھویں ہاتھی نے کہا کہ جو آپ لکھ دیں ۔ فرمایا لکھ دیں ۔ پھر فضل سے شاہ
نے کہا کہ بولتا کیوں نہیں ۔ ہاتھی نے کہا بولتا کیوں نہیں ۔ اس نے کہا آج تک مجھ جیسا
ملا یا ہاں کسی نے نہیں ۔
اللہ نے فرمایا قل محبوب بول ۔ عربی میں جمع تین سے شروع ۔ اردو میں دو
سے جمع ۔ یہاں اس آیت میں فضل و رحمت دو چیزیں ہیں تھی صیغہ یہاں تثنیہ کا
آنا تھا ۔ اللہ نے صیغہ واحد کا ذلک فرمایا ۔ اولئک نہ فرمایا ۔ اللہ نے فرمایا جس نے اک
پر فضل و رحمت کے جشن منانے ہیں وہ دو نہیں ایک ہی ہے ۔ یہاں فلیعبدو فرمایا ۔
نہیں فرمایا ۔ فلیشکروا نہیں فرمایا ۔ فلیسجدوا نہ فرمایا ۔ فلیفرحوا فرمایا ۔ خوشیاں منانا ۔
ویسے تو قرآن میں فرمایا ان اللہ لا یحب الفرحین ۔ اگر میں فضل و رحمت کر دوں تو جشن
منا لینا ۔ اے اللہ یہ تو معلوم ہو گیا کہ جب فضل و رحمت ملے تو جشن منایا جاتا ہے ۔ یہ تو بتا دے
کہ فضل و رحمت کون ہے ۔ اللہ نے فرمایا ۔ یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھدا ۔ فضلا کبیرا ۔
ترجمہ = اے ایمان والو تمہارے پاس ہو شیار رہنا میرا محبوب بڑا فضل ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ۔
واللہ ذو الفضل العظیم ۔ میرا پیارا بڑا فضل ہے ۔ ہم تو سمجھے اللہ فضل سے بھیجے رہے ہیں ۔ میں فضل نہیں ۔
میں فضل والا ہوں فضل تو محمد کی ذات ہے ۔ اللہ فرمایا اگر محبوب فضل بن کے نہ آتا ۔
فلولا فضل اللہ علیکم و رحمتہ لکنتم من الخسرین ۔ پر تو معلوم ہو گیا کہ تم فضل کمال والا
عطا کیا ۔ مولا تیری رحمت کون ہے ۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ۔ فرمایا فضل و رحمت گلی گلی
واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم ۔ عرض کی اے کوئی اولاد کو فضل سمجھتا ہے کوئی اموال
کو شہرت ۔ دولت ۔ عرض کی اپنے محبوب کو کون سا فضل دے کر بھیجا ہے ۔ اللہ فرمایا
اے میرے رب میں نے کس کو ایک فضل عطا کیا ۔ دو ۔ تین ۔ مجھے بتا کہ اس طرح کا فضل بھیجا ہے
آپ جس طرف سے گزرتے جائیں گے فضل کرتے جائیں گے ۔ فضلا کبیرا ۔ فرمایا سب سے بڑا فضل
گلی والا ہے ۔ معلوم ہوا ۔ قرآن کی ایک طرف فرما رہا ہے کہ جب فضل و رحمت ملے تو جشن منا لو ۔
ایک طرف فرما رہا ہے کہ میرا بڑا فضل ہی گلی والا ہے رحمت بھی گلی والا ہے کہ فرمایا جب فضل و رحمت ملے تو جشن

مثالیں ۔ یہ جو جشن منا رہے ہیں معلوم ہوا ۔ فضل بھی ان پر ہے اور رحمت بھی ان پر ہے ،

ہم آپ نہیں بیٹھے ہمیں قرآن نے بٹھایا ہے ۔

الم ۔۔۔ سے لے کر والناس تک سارا قرآن محمد ﷺ کا میلاد ہے ۔ ارشاد فرمایا ہے ۔ محفل

میلاد منا کے ہم سیدہ آمنہ کو مبارک باد دینے کے لیے آتے ہیں ۔ دوسرا اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ

میرا اس منہ سے شکر ادا کر دیں ۔ کہ تو نے اپنا فضل و رحمت بنا کے کملی والا ہمیں

عطا فرما دیا ۔۔۔ ہم تو شکر ادا کرنے کے لیے آتے ہیں ۔۔۔

۔۔۔ فضل رب العلیٰ اور کیا چاہیے ۔ فرمایا اے کملی والے میں نے ایسا فضل بنا کر بھیجا

ہے ۔ کہ جس طرف سے گزر جائیں گے فضل ہی کرتے جائیں گے ۔

(۲) ہجرت کرتے ہوئے جا رہے تھے ۔ ام معبد کا واقعہ ۔۔۔ (۳) امام حسن نے بھی

پوچھا تھا ۔ ایک مائی سے جب حج کرنے کے لیے جا رہے تھے ۔ مائی دوبارہ مدینے آئی تھی ۔

امام حسن حسین نے مائی کی خدمت کی ۔ اے مائی تو تو پیالہ دودھ دے کر بھول گئی ہے

ہم تو قیامت میں بھی نہ بھولیں گے ۔ جن کے نواسے اتنے سخی ہیں وہ نانا کتنا ۔

~~ام معبد~~ بکری نے کہا ۔ میں پیالہ اور آپ پیالہ ۔۔ میں کو ہو جی میرا دل ہے سوہنا ۔۔۔

میرے نانا نے قدموں کو بوسہ دیا ۔۔۔ برتنوں کو بھر دیا ۔۔۔ (۰۰ ۔۔ ۴۴)

بخاری شریف نے بیان فرمایا ۔ کہ میرا حوض کوثر ہے ۔ عاشقوں نے فرمایا کہ سرکار

فرما رہے ہیں جہاں میں بیٹھا ہوا منبر پر وہاں حوض کوثر بنتا ہے ۔ فرمایا میرے غلام حضرت اسماعیل

کے قدم لگیں تو آب زم زم نکلتا ہے ۔ محمد کے قدم لگ جائیں تو حوض کوثر بنتا ہے ۔

صحابہ کرام فرماتے ہیں ۔ عمال لبنی کے دور تک وہ بکری اتنا ہی دودھ دیتی تھی ۔۔۔ ام معبد مدینے

میں آئی تھی ۔۔۔

(۳) حضرت آمنہ کے خاوند کا وصال ۔ حضور کے دادا کی خانہ کعبہ میں تھا ۔۔۔ اللہ نے فرمایا

(۴) ابو جہل کا کنواں ۔ محمد ابو جہل کو کنویں میں نہیں رہنے دیتا وہ ایسے اشقی کو ۔

(۱۳ ۔ ۲ ۔ ۰ ۔ ۱ ۔ ۰) سب ۔۔ بسم اللہ بسم اللہ دا اسم دکھ گینا ساڈا ہو ۔

۔۔ نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ہو ۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

ہمارا حال تو یہ ہے ۔ کہ تھانیدار ہمارے پاس سے ایک آدمی بھی نہیں چھوڑتا ہے ۔ مثال زرد کی
کی کہ نقائص نہ لیتے ہیں ۔ ہم حضور کا شکر ادا کرتے رہیں ۔ حضرت آمنہ
کے لیے بہتر نرم ہو جاتے ۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر فضل کیا تھا ۔ جس کی جھولی
میں سارا فضل ہے ۔ درختوں سے سلام ۔ جانوروں سے سلام پتھروں کو
سلام ۔ جانور بھی راستہ دیتے ۔ تنکوں سے پانی بھرتا ۔ جو روتی ہو بچیوں کو
چپ کرا دے گا ۔

جب سرکار تشریف لائے تو وقت سے دائیاں آگئیں ۔ صدقے جائیں وہ نور والا
آگیا ہے حسن نے آکر وقت بھی نور والا بنا دیا ہے ۔ (2) حضرت حلیمہ نے لے کر جا رہی ہیں ۔
سرور اللہ سب میں نئی عملی نشان درجہ فرماتے ہیں خولہ ۔ رات کو چراغ جلانا ۔
حلیمہ نے خولہ کو دکھایا ہی پاک کا چہرہ ۔ حلیمہ کی سات بکریوں سے سات سو
جہاں کبریا حلیمہ چرتی ہیں ۔ جہاں سے گزرتے ہوئے جائیں گے خوشبو کرتے جائیں گے ۔
کبھی میں نے نہ دھویا ۔ میرا محمد پلید دن کو پاک کر دیتا ہے ۔ جب حلیمہ کے
گھر میں سرکار چلتے تھے ۔ (3) غماری کا علم دیں ۔ یہاں دکان پر بیٹھ کر ٹھک ٹھک
کرتا ہے اس طرح کی موت دوں گا کہ قیامت تک ایمان والوں کے دلوں میں ٹھک ٹھک ۔
۔ ایک شخص کو بازار اٹھایا ۔ عبد المحمد کا گلی میں جنت میں رکھا ۔ میری ماں نے کانوں میں
اکھا اذان پر بھول کر تیرا آنا بھی محمد کے نام پر جانا بھی محمد کے نام پر ۔ محمد کے نام پر مرا اللہ
ہو ۔ دوسرے دن ماں سے فرمایا کہ محمد کو یہاں آنا پڑتا ہے ۔ درود شریف پڑھتے
رہنا ۔ پہرے دار نے پوچھا کہ دن میں حسین پکڑ رہا ہے ۔ مدینے میں گئے تھے ۔

Mahmood

۲۶ — ۲ — ۲۰۱۹ منگل
۲۱ — ۶ — ۱۴۴۰
10 — 12 — pm

۱۵- ادبِ رسولؐ

یاایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم ـــ تشعرون = حجرات - شانِ نزول -
نکتہ = پہلے محبوب کا ادب ہے پھر اللہ کی عبادات ہے ـــ
ـــ ساڈا تے قسمے رب دی ایہو دین تے ایمان اے
پیار کملی والے دا عبادتاں دی جان اے -
مثال شیطان اس کے پاس سب کچھ ہے مگر ادب نہ ہے -
صحابہ کا ادب - صلح کرانے کے لیے سرکار گئے ـــ صدیق اکبر نے جماعت کروائی
تمام صحابہ نے صدیق اکبر کو کہا - معلوم تھا - کہ کملی والے کے بعد صدیق ہی مصلے کا وارث ہے
عبادت ـــ اللہ کی ہے زیارت رسول کی ہے - بلھے شاہ -
ـــ نماز پڑھاں تے میں شش ول ویکھاں مینوں کعبہ بھل گیا اے -
یار سجدے نہ جدوں ملوکی مینوں اکو جا جھک پیا اے -
صدیق نے تو مصلیٰ چھوڑا ـــ علی نے تو نماز چھوڑی ـــ سوچ کا مقام ہے آنا ـــ
صرف عبادت ہی اطاعت ہی ہوتی ـــ سرکار کی بارگاہ میں رہنا ـــ
صحابہ کرام آہستہ آواز رکھتے ـــ (۱۵ ـــ ۲۳) جن کی نگاہ ہیں رسول کے سامنے
نیچی ہے ـــ وہ بخشے ہوئے ہیں ـــ جنہوں نے ہر شے محمد پر قربان کر دی ـــ
صلح حدیبیہ ـــ حضرت عثمان کو بھیجا ـــ حضرت عثمان تو کعبہ کی زیارت
میرے بغیر عثمان نے کعبہ کو دیکھنا بھلا نا ہے - کعبے کی طرف پیٹھ کر کے گزرے - اس
کو تو میں جانتا ہوں مگر اس کی عظمت بتانے والے یار پیچھے بیٹھے ہیں ـــ
(۲) قیامت کب آئے گی ـــ کسی عمل پر مان نہیں ہے اپنے محبوب کا پیار ہے ـــ
(۳) نماز اللہ کی زیارت نبی کی طرف - اگر کعبے ـــ جدا ہو گئے ـــ سب کچھ
چھوڑ دیا مگر در رسول نہ چھوڑا ـــ صحابہ نے مکہ بھی چھوڑا - کعبہ بھی چھوڑ دیا مگر رسول اللہ
اگر کعبے ـــ پیار ہوتا تو مدینے نہ آتے - آواز نیچی اور نگاہ بھی نیچی ـــ
صحابہ ـــ سر نہ ہلاتے تھے - کہ پرندے بیٹھے ہیں ـــ صحابہ ـــ حضور کی شان -
ہم نے حضور کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا - ابوبکر نے اپنے والد کے منہ پر تھپڑ مارا.

باپ کو نہ مارنا ۔۔۔ نبی کی گستاخ ۔ اگر تلوار سونتی تو سر اتار دیتا ۔ خون کا رشتہ
سے عشق کا رشتہ زیادہ ۔ ابوبکر نے بیٹے سے کہا ۔ (پیر باہو)
رسول کا ادب کس کے حصے میں رہا ۔ فالذین آمنو ۔۔۔ المفلحون ۔ آ ۱۵۷ والے وہ ہیں
جو ادب والے ۔ ہے

بے ادب کی جانن اہنہ سار ادب دی بے ادباں نقش باجھے ہو ۔
جہڑے سوڑھ تھوم دے اہنہ کھیڑے ناہیں اہنہ کدی تھیندے راکھے ہو ۔
جہڑے ہوون مٹی دے بھانڈے اوہ کدی تھیندے کاسے ہو ۔
جناں ادب نبی نہیں منگیا اوہ کامل باہو اوہ گئے دوہیں جہانیں جا بجھے ہو

اگر ادب نہیں تو ایمان نہیں ۔ جنہوں نے ادب نہ کیا دو جہانوں میں ان پر لعنت ہے ۔

\+ ادب نبی نقش مومن ہوئیں بے ادب سداؤں لعینے
باجھ ادب دے بخشش ناہیں بھانویں ہر پھنیے وچ مدینے

صحابہ کرام نے محبوب کے ادب کے پیش نظر نماز روزہ حج زکوٰۃ چھوڑ دیئے ۔ مگر یار کا دروازہ نہ
(۱) ایک صحابی نے گلابی رنگ کا لباس ۔۔۔ مرید وہ ہوتا ہے جو مرشد کا مزاج شناس ہو ۔
سرکار نے پوچھا کہ لباس بیوی کو دے دیا ۔ عرض کی وہ گھر میں نہیں رہ سکتا ۔
(۲) سونے کی انگوٹھی ۔۔۔ آج بھی نوجوان ہاتھوں میں کڑے پہنتے ہیں ۔۔۔ لوہا تو دوزخیوں
کی نشانی ہے ۔ اداشیں رسول اللہ کی پہن لو گے ۔ سونے کی انگوٹھی اٹھا کے وقف
کر دیا ۔۔۔ (۳) ایک مکان کو دیکھا ۔۔۔ سلام کا جواب نہ دیا ۔ عاشق کی جان نہیں
نکل جاتی اگر محبوب ناراض ہو جائے ۔۔۔ دوڑ کر مکان گرا دیا ۔۔۔

ہے اگر کوئی اپنا فلاح چاہتا ہے ۔ اسے چاہیے جس کو خدا چاہتا ہے ۔
اور خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا مصطفیٰ کی رضا چاہتا ہے ۔

اللہ نے فرمایا فاتبعونی یحببکم اللہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون ۔ اگر تو چاہتا ہے کہ میں تجھ
سے پیار کروں تو رسول کا ہو کے رہ پیار کرنا ۔۔۔ خدا نے اپنا رحمان ہونا انسان کی ایک
ہی شرط رکھی ہے (۲۴۲-۳) اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ۔ فرمایا رحم کروں گا یار کا دیوانہ بن جا ۔

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

معلوم ہوا کہ رحمتان کے حقدار وہ ہیں جو رسول کی پسند کو پسند کرتے ہیں ۔ صحابہ کرام نے نبی کی
سر مبارک سے لگا پیار کیا ۔ = حضرت عمر فاروق گلی میں جا رہے ہیں ۔ سفید لباس
نیا پہن کے جا رہے ۔ حضرت عباس کے گھر کا جانور کو ذبح کر رہے خون کا قطرہ گرا ۔ لباس خراب
وہ پرنالہ اکھاڑ دیا ۔ حضرت عباس نے پوچھا کہ میرا پرنالہ کیوں اتار رہا ہے ۔ فرمایا میرا لباس
خراب ہوا ۔ حضرت عباس نے فرمایا اے عمر تجھ کو کوئی علم نہ تھا ۔ یہ پرنالہ رسول اللہ نے اپنے ہاتھوں
سے لگایا تھا ۔ رونے لگے اے عباس میری کمر پر کھڑے ہو کر لگا دو ۔ یہ وہ ہاتھ ہیں کہ
قیامت کے دن نبی کی بارگاہ میں منہ دکھانے کے قابل ہو جاؤں گا ۔

جب وصال نبی ہوا ۔ منبر پر ابوبکر عمر فاروق ۔ عثمان ۔ یہ تو سنت ادا کیا تھا ۔
میں اس جگہ پر بیٹھا ہوں کہ حسن کی مثل کوئی نہیں ہو سکتا ۔ یہ تو اعلان صحابہ کا ۔
عثمان غنی کا وضو کرنا ۔ اور مسکرانا ۔ سرکار کو وضو کے دوران
سے مسکی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں ۔ علی المرتضیٰ ۔ ایک درخت کے قریب سے گزرے
نیچے ہو کے گزر رہا ۔ نبی بھی عمامہ پر ہاتھ رکھ کر گزر رہا ۔ درخت کی اونچائی کی طرف دیکھو ۔
یار کی اداؤں کی طرف دیکھو ۔ شوق مبارک ہاتھوں پر لیے ۔ وضو کرتے ہوئے ۔
بال گرنے نہیں ۔ کیا وہ اپنے جب سمیٹے تھے ۔ حضرت ابوبکر صدیق کے گھر میں ۔
بال ۔ جہاں محمد کی زلفیں ہوتی ہیں فرشتے قرآن پڑھتے ہیں ۔ حضرت ام سلمیٰ کے
پاس بھی رہ آئے ۔ چاندی کی نلی ۔ نبی کی زلفیں کو مشکل کشائی سمیٹے رہے ۔
خالد بن ولید ۔ سیف من سیوف اللہ ۔ جنگ یرموک میں دس ساتھی ۔
ہزار کے مقابلے ۔ ساری عمر بازو کی طاقت کے سے نہ لڑا یار کی زلفوں کے آگے
لڑتا رہا ہوں ۔ جو ہے ادب رسول ۔ ادب کا ۔ نگاہ نیچی ۔

۲۷ — ۰۲ — ۲۰۱۹ — بدھ — ٥ —
۲۱ — ۶ — ۱۴۴۰
۳ — ۴۳ — PM

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ؑ انما یہ کلمہ حصر ہے اس کا
معنی ہے کہ اس کے سوا نہیں - کہ اللہ کا ارادہ اس کے علاوہ نہیں - اے نبی کے گھر والو میں تم
سے پلیدگیوں کو دور کر دوں - اور تمہیں پاک صاف اور ستھرا کر دوں - اے اللہ آپ نے ارادہ
فرمایا ہے - تو ہم انسان بھی ارادہ کرتے ہیں - کہ رات کو ارادہ کریں تو صبح توڑ دیتے ہیں - جلکہ صبح
ارادہ کریں تو شام کو توڑ دیتے ہیں - خالق نے ارشاد فرمایا کہ میرے ارادے ٹوٹتے نہیں - فرمایا
میرے ارادے کی شان یہ ہے اذا اراد شیئا ان یقول ——— فیکون - فرمایا میں کسی کام کا
ارادہ کروں کہتا ہوں کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے - اب ارادہ یہ ہے کہ اے نبی کے گھر والو میں تم سے تمام
پلیدگیاں دور کر دوں - اور خوب پاک صاف اور ستھرا کر دوں - خاران کی چوٹیوں پر جب سرکار نے
اعلان نبوت فرمایا - تو کفار مکہ نے پوچھا اے محمد بن عبداللہ ﷺ کہ آپ نبی ہیں - کہ ہر نبی کوئی نہ کوئی
نشان لے کے آیا ہے - اللہ نے سارے انبیاء کو کوئی نہ کوئی معجزہ دے کر بھیجا ہے - اگر آپ رسول
ہیں تو نشانی میں کون سی لے کر آئے ہیں - کافروں نے سوال کیا - تو اللہ نے سنا اور فرمایا اے پیارے
محبوب ﷺ جب نشانی میری کا پوچھتے تھے تو بتلاتے آپ تھے - آج نشان آپ کی پوچھ رہا ہوں تو بتا
میں دوں گا - اللہ نے فرمایا یاایھا النبی انا ارسلنک شاھدا ——— تمام نشانیوں کا ذکر -
یار کی دو چوٹیوں کو بیان فرمایا - میری طرف بلاتے ہیں - اے اللہ میں دن رات ہی کام میں لگا ہوا
رہا تو میرے گھر کا خیال کون رکھے گا - انما یرید اللہ ——— تطھیرا - اے محبوب دن رات میرے
بندوں کو پاک کرتے رہیں آپ گھر والوں کی فکر نہ کریں ان کو میں پاک کر دوں گا -

من کان للہ کان اللہ لہ - جو اللہ کا ہو جائے اللہ اس کا ہو جاتا ہے - تو کائنات میں ایک گھرانہ ہے
جس کی ذمہ داریاں ہر نسلوں کا مالک لے رہا ہے -

اللہ اللہ نبی دا گھرانہ یہ گھرانہ بڑا اولی الوری ہے - حضرت ابراہیم و اسماعیل نے خانہ کعبہ کی
تعمیر کے بعد دعا کی یا اللہ تیرا گھر بن گیا ہے - فرمایا ان اول بیت وضع ——— للعالمین -
اجازت ہو تو ہم اپنے گھر جائیں - اللہ نے فرمایا ایک کام اور بھی کر جائیں یا اللہ وہ کون سا فرمایا لوگ
طواف کرنے بھی آئیں گے - اعتکاف کریں گے - رکوع سجدہ - اللہ نے فرمایا وعھدنا الی ابراھیم ———
میرے مہمانوں کے لیئے میرے گھر کی صفائی کر کے جاؤ - جب اپنے گھر کی باری آئی تو نبیوں سے صلح

کروایا ۔ جب محمد کے گھر کی باری آئی فرمایا میرا گھر میں صاف کر دوں گا سے وہ پیغمبر کو ٹھہرا ۔
سے اللہ اللہ نبی دا گھرانہ ~~حضرت الوہی ہے~~ یہ گھرانہ دارالولائی ہے ۔

اس میں حسنین ہیں فاطمہ ہے اس گھرانے میں مشکل کشا ہے ۔

آج کسی کے گھر برادری میں تھانیدار ہو ڈیلی ہو ۔ پورے علاقے میں ڈر نہیں ہوتا ۔ اس گھرانے کی عظمت کا ہوگی جس گھر میں نبی بھی ہو علی بھی ہو ۔ جس کے گھر کا مشکل کشا ہو ۔ تب کس مشکل سے ڈریں گے ہوں گے =

① اس کا ذکر ہے جو مولا ع کی آمد ہے ۔ جو صدر بزم ولایت کا بادشاہ ہے ۔ جب ماں کے شکم میں آئے ۔ کبھی کبھی حضور تشریف لاتے تو فاطمہ بنت اسد کھڑی ہو جاتیں ۔ ماں کھڑی نہ ہوتی ۔ بیٹے کھڑے ہو گئے ہیں ۔ یہ بچہ کھڑے ہوتے ہیں ۔ جو پیٹ میں ہیں ۔ دیکھو یہی امام ہے
یہ وہ علی ہے جو ماں کے شکم میں بھی محمد کا ادب کرتا رہا ہے ۔ (مسلمانا ہو)
رسول کا ادب ہر بندہ نہیں کرتا ۔ یہ روحیں اللہ نے ازل کے دن سے چن لی تھیں ۔ سے
سے بے ادباں کی جانن ادب سار ادباں دی بے ادباں عشق نہ جانے ہو ۔
اگر ادب پوچھنا ہے تو علی سے پوچھیں کہ جو ماں کے شکم میں بھی ادب رسول کرتا ہے ۔
امام حاکم نے مستدرک میں لکھا ۔ امام جامی نے شواہد النبوۃ میں لکھا ۔ مولا کی ولادت کا وقت حضور عبداللہ علی کی والدہ طواف کعبہ کر رہی تھیں ۔ اپنے گھر نہیں جا سکتی تو آجا میرے گھر آجا ۔
امام حاکم نے فرمایا آدم سے لے کر قیامت تک ایک ہی انسان ہے جس کی ولادت کعبہ میں ہوئی
حضرت مریم کی ولادت کا وقت بیت المقدس سے باہر آ ۔ جب علی کی ولادت کا آواز آئی اندر آجا آجا ۔ مقام اپنا اپنا ہے ۔ سے

سے کعبے وچ ولادت حیدر دی مسجد وچ شہادت حیدر دی ۔
ارشاد ہے کملی والے دا ہے دید عبادت حیدر دی ۔

عورت چالیس دن تک اسلام کا قانون ہے کہ وہ نماز نہ پڑھے ۔ روزہ نہ رکھے ۔ تلاوت نہ کرے طواف نہ کرے ۔ کعبے کی دیوار کو ہاتھ نہ لگائے ۔ کہ عورت پاک نہیں ۔ ایمان سے بتانا کہ وہ کتنا پاک ہوگا ۔ جو کعبے میں پیدا ہوا ہے ۔

علی نے فرمایا میرا تعلق یا تو کعبے کے ساتھ ہے یا مسجد کے ساتھ ہے

③ حجرہ مبارک کا دروازہ پر دستک ہوتی ہے تو دیکھا کہ صدیق اکبر ہیں ، بیٹی کے گھر میں آتے ،

دوبارہ مولا علی کدھر آتے ہیں - بیٹھنے کے بعد صدیق اکبر نے ٹکٹکی لگا کر دیکھا —— نماز بھی عبادت

حج عبادت —— و نظرہ النظر الی وجہ علی عبادۃ = اس حدیث کے راوی ابوبکر صدیق ——

حدیث تو سنتے ہیں - لیکن جس —— سے سنی جاتی ہے ہم دونوں کے خادم ہیں ——

④ حضرت علی مدینے کی گلی میں جا رہے ہیں - صدیق اکبر نے مبارک دکھا قیامت میں جنت کی ٹکٹ

تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا من کان تقیا —— خالدون —— ے میاں صاحب .

ے حکم ربا نا ایہہ عہدہ لیاں دے ولی ملکی جو مٹی لگاوے -

ولیاں نوں رب طاقت بخشی اے کدے لیکھے متاوے -

⑤ زمین کے وارث اللہ کے ولی - فرمایا تم اپنے آل و اولاد کو وارث بناتے ہو (جو دولت کا تو کرتے ہے)

⑥ پہلی زیارت نبی کی سے کہ میرا بیٹا نابینا ہے —— نہ بولتا ہے - نہ آنکھ کھولتا ہے ،

اس کی دو چیزاں میں اسی جیسی آنکھیں نہیں ہیں - جب بڑے ہوئے تو بتا نے پوچھا ——

پر تین دن کے علی ہیں - ہمارا بچے تین سال کے ہو جاتے ہیں تو = فرمایا تو علی تم جیسا نہ

تم بنی جیسے —— سے ایہہ تین دن دا جیسا ہووے - حضرت علی نے زیارت رسول کر کے کہا تھا -

فرمایا آپ نے مجھے دیکھے بغیر آنکھ نہ کھولی - میں نے انعام دیا ہے ، کہ تجھے دیکھنا ہی اعلیٰ ہے .

⑦ گھٹی دینا —— زبان چوسی —— زہرا کو فرمایا - امام حسین کو بھی زبان چوسیں - جتنا علم

محمد کی زبان ہے جس زبان میں رب بولے - کنویں کا پانی کڑوا - حضور نے کلی فرمائی -

بستیاں کش ہیں —— نعمان بدل دیا نبی نے - نام بدل دیا - ذائقہ بدل دیا - زبان ہلائی تو

کڑوا پانی میٹھا ہو گیا —— ہر رات —— مولا علی کی رات محمد کی زبان چوسے —— سے گزر کیا ہے -

(۰۰ —— ۴۸) + میاں صاحب نے فرمایا ہے

ے غالب شیر اللہ دا اے ویر رسول دا نبی دا

گڑھتی وچہ نہ آ سکدا اے - ایہہ مولا علی دا

گڑھتی میں نبی کی زبان ملی - آج کسی کو کوئی گھٹی دیتا ہے - وشر - ہم تو اپنے بڑوں پہ گئے ہیں

M T W T F S S
Memo No ______
Date / /

جن کو کمی محمد نے دی ہو انہوں نے محمد پہ بانٹ دی جاتا تو کس پہ جاتا ہے۔ امام حسن
بیٹھے ہیں۔ ایک آدمی کہتے ہیں کہ آپ نبی کے نواسے لگتے ہو۔ میری اولاد نہیں ہے تو اس کو وظیفہ
بتا دیں۔ یہ سبق معلوم ہوا کہ مشکل کے وقت اللہ والوں کے پاس آنا۔ یہ بہت پیاری بات
ہے۔ امام حسن نے فرمایا استغفار پڑھا کرو۔ دوسرے نے پوچھا۔ تو یہی وظیفہ۔ بارش۔ فصل۔
رزق کے بارے ہیں۔ ایک آدمی نے پوچھا بیماریاں بانٹ ہیں وظیفہ ہے۔ استغفروا ربکم ـــ انہ کان غفارا ـــ
قرآن نے یہی فرمایا ـــ سب۔ اس نے کہا اے امام حسن رضی آپ ہر بات کا جواب قرآن ـــ
دیتے ہیں۔ فرمایا میں نے اس کی زبان چوسی ہے جس پہ قرآن نازل ہوتا رہا ہے
مولا علی کا نام ماں نے حیدر رکھا باپ نے علی رکھا۔ نبی نے شیر اللہ کا رکھا۔ آیت الکرسی کے آخر
میں کیا ہے۔ وھو العلی العظیم۔ اللہ نے فرمایا میرے نام پہ نام علی ہے ـــ جس کا علی ـــ جو محمد کو سونپا
گیا ہے۔ سورۃ [illegible] دیکھا کرو [illegible] ـــ سرکار نے دعا کی ـــ اور کہہ دعا کی۔ ـــ ہ
ہ کہہ جوڑ کر دعا مانگتے ہیں خدا ـــ خدا جانے کیا مانگتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے
ہ اجابت کا سہرہ نیابت کا جوڑا۔ دلہن بن کے نکلی دعائے محمد
حضرت نبی کی دعا دلہن بن کے نکلی تو وجہ کلی کے دل میں داخل ہو گئی۔ ہ وجہ کلی کا آنا ـــ
ہ دھیاں لئی پردیس [illegible] بابل پیشراں لئی جاگیراں۔
چیسے ایسا منہوں کہ نہ کہنا اسہ دھیاں دیاں تقدیراں۔

[illegible signature]

۲۰۱۹
۵ — ۳ — ۱۴۴۰
۲۸ — ۶ — PM
۷ — ۲۸

[illegible signature]

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

۱۷ ۔ حضرت امام حسین رضؓ

Memo No ______
Date / /

وہی انا پر ہوا سد بزم طلب عشق —— ۱۰ ——

یا حسین ابن علی تیرا آنا نہ یاد ہے ۔ چھوڑ کر جیسے شیر اکبر کو جانا یاد ہے

نسبت شد شہری قرآن کا ہے اسے نا حق قرآن تو ۔ چڑھ کے نیزے پر تیرا قرآن سنانا یاد ہے

حضرت اصغر کا وہ تیر کھانا گود میں ۔ نہر پر عباس کا بازو کٹانا یاد ہے ۔

تمہید ۔ سابقہ تقریر ۔ اللہ کا ارادہ ۔ ہمارا ارادہ ۔ کیا ہے ۔ ہر بندے کو حکم ہے کہ پلیدی
کے قریب نہ جانا ۔ لنازی لاز دار ذکواۃ ۔ مگر پلیدی کو حکم ہے کہ میرے یار کے قریب نہ جانا :
میرے اہل بیت کے گھر کے قریب نہ جانا ۔ دنیا محبوب میں ان کو پاک کر دوں گا ۔ یہ پلیدیوں کے
نزدیک نہ جائیں گے ۔ اب پلیدیاں ان کے قریب نہ جائیں گی ۔ جب سرکار نے اعلان فرمایا ۔ تو
ٹھکار نے کہا ۔ کہ آپ کو اعلان کون سی شان میں ملا ہے گی ۔ میرے نبی کا سے تنہا بالکل الہی ۔
انا اور صفتی ۔ سابقہ تقریر ۔ امام حسین کی ولادت بھی با کمال بشارت
ہو سبا تذال ہے ۔ جیسے نماز میں تڑپنے کے بعد وہ نماز میں تڑپتے ہیں ۔ سرکار کی بشارت بھی ۔
ام فضل کی گود میں سونا ۔ ہم قرآن والی گودی کو سمجھ سکتے ہیں ۔ تو وہاں جائیں جس گود میں ام فضل
محبوب کو دیتی تھی ۔ سے اللہ اللہ نبی کا گھرانہ ہے گھرانہ والا ۔ (۱) ام فضل کا خواب
سرکار سے تعبیر پوچھی ۔ نبی تو پیارا کے بیٹے کی خبر دیں ۔ آ۔ تو کہ گویا کچھ ٹکڑا دیکھا سا
حضرت حسین علیہ السلام کیا نے لئے ۔ جسم کا مشترکہ ٹکڑا دیکھا ہے ۔ تو امام کا درجہ کیا ہے گا ۔
(۲) حضرت علی نے خبر دی کہ بیٹا ۔ چالیس ہزار فرشتے ۔ پہلے آسمان والی فضیلتاں کا بارش ب
بعد میں زمین والوں کی باری آئے گی ۔ حضور نے دیکھا کہ امام حسین بھی ام الفضل کی گود میں کھیل
رہے تھے ۔ سرکار نے دیکھا کہ جان اب سنا میری بات ہو کر کہ یہ کھیل ۔ عرض کی آپ کی
کون سی بات بتا دیں ہو گی ۔ سلطان باہو نے فرمایا ہے ۔ دل دریا سمندروں ڈونگے ——

حضرت عمر فاروق نے حضرت سلمان کو آواز دی ۔ یہ عظمت صحابی ہے
حضرت عمر فاروق کا دور ۔ جو مدینہ آیا ۔ اندر پہنچ گیا ۔ جب تیرے اونٹ گم ہو جاتے
تھے ۔ اس وقت میں تیرا یار تھا اب میں محمد کا یار ہوں گا ۔ فاروق کو ۔ سچ رب جل جلال
جاہلیت میں اپنے پیر کو ملنے کے لئے گئے ۔ ادھر گھر ۔ محلہ الگ میں چھوڑا سسر لینے ۔ ——

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

یہ واقعہ پہلے بھی گزر چکا ہے۔ سنانی والاہ کے موضوع میں۔ معلوم ہوا جب اس کے پیارے دل کو دکھی
آنکھ دیتا ہے۔ حضور علیہ السلام اپنے حجرے سے گزرے بیٹی کے پاس آ گئے۔ بیٹی سے پوچھا۔
کہ بیٹا کیسے بیٹھے ہیں۔ عرض کی۔ ایک بار دیکھا ہو تو علی جیسا۔ دوسری مرتبہ دیکھا تو نبی جیسا
واپس آ کر حجرے سے نواسے کو لے کر جاتا رہا۔ وہ محبوب جن کے قدموں کو
عرش بوسہ دے۔ مگر مدینہ کی مٹی چومے قدم۔ اللہ نے اس مٹی کی قسم اٹھا لی ہے۔ اللہ جن کا ماتا
بھی چومے۔ اس حسین کی عظمت کو کون بیان کرے۔ سرکار رو دیئے۔ بیٹی نے پوچھا کیوں
رو دیئے — میں رو پڑا اس لیے کہ میری ماں ہوتی تو تیرے بیٹے کو دیکھ کر مجھے یاد کرتی —
حضرت امام حسین کو دیکھ کر نبی کی زیارت کر لیتے صحابہ کرام۔ (۲) امام حسین کے
کان میں اذان پڑھی۔ اشہد ان محمد رسول اللہ — میں گواہی کیوں دوں لوگ تو میری گواہی دیتے
ہیں — فرمایا نہ میرے بعد کوئی نبی آئے گا نہ کوئی اذان پڑھے۔ نہ حسین جیسی کوئی نماز پڑھے گا۔
سے آل نبی دی اولاد علی دی کا صورت شکل نشان دی۔
نام سنیاں تکیاں سانہوں اشہدے تے دل اندر دی جان دی۔
گھٹی دنیا — آل رسول کا تتے حسین ہیں تو نبی تتے حسین ہوں گے۔ زبان کی گھٹی دی۔
اللہ کی زبان محبوب کے منہ میں رکھ دی ہے۔ جب میں تم سے بات کرتا ہوں درمیان
میں محمد۔ مگر آل رسول کو گھٹی زبان کی دی۔ اللہ نے فرمایا دنیا میں بڑی عظیم عظیم چیزیں
موجود ہیں۔ مگر اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہ بنائی جس قدر محبوب کی زبان ہے۔
اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ محبوب کی زبان کیسی ہے۔ جب بچہ بولتا ہے تو بچے کے والدین
بہت کتنا خوش ہوتے ہیں مگر محبوب کا کوئی نہیں۔ اللہ نے فرمایا۔ وشلہ یا رسا ہو لہ قوم
کہ یومنون انہ لقول کریم۔ وما ینطق عن الھوی — کیا ہوا ماں صدقے جان واری نہ ہے —
اے محبوب تو ایک بار بولو تو سارا میں دو جہان کی زبان کھل گئی — ایک بچے کو سرکار
نے بلایا بچہ بولنے لگا — فضل سے ہو جو ایسی نے ثانی کو بند کر دیا — آج نسل
رسول کا یہ کمال ہے — میاں صاحب کا فرمایا۔ لکھو سودلہ —
جن کو گھٹی پڑھا دیں تو اُن جیسا بچہ ہوتا ہے۔ تو علی کے بچے بھی نبی جیسے ہوں گے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

زبان آپ بیٹے حسینؑ ۔ میں نے زبان کی گھٹی دی ہے ۔ قیامت تک پیاس نہ لگے گی ۔ سر کو کٹ
گیا مگر زبان قرآن ہی پڑھتی رہی ۔ امام حسنؑ سے وظیفہ پوچھا ۔ تو ایک بار ۔
حسینؑ کا ذکر ہے تو حسنؑ کا ذکر نہیں ہے ۔ صلح کر لی علی کے لعلان نے ۔ تو دوسرے
کو کیا ہے ۔ حضرت علی کے بیٹوں نے امیر معاویہ سے صلح ہے تو ہماری بھی صلح ۔
حسینؑ نے یزید کے ساتھ جنگ کی تو ہماری بھی جنگ ہے ۔
جس نے زبان چوسی ہے اس کا قرآن کمال ہے تو اس کا کمال کتنا ہوگا ۔ جس پر قرآن نازل ہوا ۔
ہمارا ساتھ وہ پنجتن پاک ہیں ۔ آل پاک کی محبت سے بندہ شیعہ
نہیں ہوتا ۔ امام شافعی کا فرمان ہے کہ مجھ سے بڑا شیعہ نہیں ہے ۔ بغض صحابہ سے
شیعہ ہوتا ہے ۔ مولا علی ہر مومن کا ولی ہے ۔ صدیق کا نمبر پہلا ہے ۔ تو صدیق کا پہلا
نمبر ہے ۔ اگر علی کا پہلا نمبر ہوتا تو بتا صدیق کو ہے ۔ اگر بعد میں آنے سے شان کم ہوتی
ہے تو میرا نبی تو سب سے آخر میں آیا ہے ۔ مہمان پہلے کھاتا ہے گھر والا بعد میں کھاتا ہے ۔
ہم اہل بیت سے محبت اس لیے کرتے ہیں کہ ان کی نسبت رسول سے ہے ۔ صحابہ
بھی پیارے ۔ نبی کا علم کر کے ابوبکر سب سے پہلے دنیا سے جاتا ہے ۔ اس لیے پہلا
خلیفہ بنا دیا ۔

جمعۃ المبارک ۲۰۱۹ ـ ۳ ـ ۸
۱۴۴۰ ـ ۶ ـ ۳۰
4 ـ ۱۰ ـ PM

M T W T F S S

۱۸ - ماں کی شان

Memo No ______
Date / /

۱۷۴ یا ایہا الناس قد جاءکم برھان من ربکم — مبینا گا تمہید گا برھان —
مراد حضور کی ذات اور نور مبینا گا سے مراد قرآن - دعویٰ اور دلیل . حافظ کی دلیل.
ہر دعویٰ کی دلیل ہوتی — اللہ نے فرمایا میرا محبوب دلیل بن کے آیا ۔ دعویٰ میں ہوں میں
بے مثال ہوں — میری جیسی چیز نہ ہے - اس کی دلیل میرا محبوب ۔ میرے محبوب کو ماننا پڑ جائے
گا - اگر محبوب جیسا نہ ہے ۔ تو اس خدا جیسا نہ ہو ۔ دوسری دلیل کا الہ الا ہو —
اگر تو سامنے آ جائے تو ہمیں پریشانی آ جائے ۔ میری صورت نہ ہے ۔ مگر میں نے محبوب کو شیشہ
بنا دیا ہے — کمی والے کی میں سامنے کر دوں گا - سارا جسم تجھے دے دوں گا درمیاں میں جلوہ
اپنا رکھ دوں گا — صورت تیری ہوگی تو جلوہ میرا ہوگا ۔

سے حسن دا جیلاں دا منہ موڑ دتا محمد بنا کے قلم توڑ دتا —

قرآن میں فرمایا والضحیٰ — سورۃ الضحیٰ = ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء — خلق السموات — المصیر
لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین کا ۔ اس کا ترجمہ اس طرح ہے

سے حسن دا جیلاں دا منہ موڑ دتا محمد بنا کے قلم توڑ دتا —

اللہ نے محبوب کو دیا ۔ لوگ میری قدرت نہ مانتے ۔ محبوب کے اعضاء کا ذکر جن میں
میری قدرت — اللہ نے فرمایا محبوب تو ہے میری ذات و صفات کی دلیل میں سرکار
کے معجزات کا ذکر — (آدمی بڑا نہیں ہوتا دل بڑا ہوتا ہے)

علامہ اقبال سے پوچھا اگر نبی نے کر اپ کو ایک سے مانتے ہوں ۔ فرمایا جیسے مدینے والے نے بتایا
جس نے مجھے سمجھ سکتا بدلا ۔ (مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ اپنے رب میں تو تجھے اس لئے مانتا
ہوں کہ تو میرے مصطفیٰ کا رب ہے ۔ حضرت بلال فرماتے تھے ہم لوگوں نے معجزات
دیکھ کر کلمہ پڑھا — اے میں تو میرا چہرہ دیکھ کر ایمان لایا ہوں) (۵۶ — ۱۹)
حضور کی ماں آئی تو ماں کی شان بن گئی — حضرت عبداللہ و آمنہ کی شادی
ہوئی تو عبداللہ نور سے ہی ہو گئے — محبوب برھان دلیل بن کے آنے والا تھا —
آمنہ مکے میں آئی — عبداللہ مکے میں بے مثال ہے آمنہ مدینے میں بے مثال . حضرت
عبداللہ مدینے میں گئے تین ماہ بعد — حضرت عبداللہ ملک شام میں گئے —

KHURRAM PAPER PRODUCTS

مکے میں اطلاع آئی کہ عبداللہ وفات پا گئے ہیں - جب عبدالمطلب نے بتایا کہ جس کی
انتظار کرتی ہے وہ نہ آئیں - جلال الدین سیوطی نے کہا - یوسف کی صورت دیکھ کر مصر کی
عورتیں — مگر عبداللہ سے عشق کرنے والی تین سو عورتیں غش کر گئیں
عبدالمطلب کی دعا کہتے ہیں — خواب میں حضرت آدم کا آنا خوشخبری
دینا — کہ تو محمد کی ماں بننے والی ہے — آمنہ فرماتی ہیں - کہ جس پتھر پر پاؤں
رکھتی ہوں - تو پگھل جاتا تھا - بڑی گود میں — ابوجہل کا کنواں کیسے کے سامنے -
گرا تو محمد نے نکال دیا — اگر مجھے نکالنا ہے تو محمد کو لے کے آؤ - وہ کہنے والا غلاموں کو
کیسے جہنم میں رہنے دے گا — سلمان یا کسی نے فرمایا — سب بسم اللہ بسم اللہ ایسی دی گئی تھا
بنی کی ماں کو پتھر سلام کرتے - پتھروں کو معلوم ہے کہ یہ بنی کی والدہ ہے تو کیا نبی کو معلوم
نہیں - حضرت عیسیٰ کی والدہ پر اعتراض — حضرت عیسیٰ کا ماں کی گود میں بولنا —
جیسے کہ میں اللہ کا بیٹا نہیں ہوں - میں تو اللہ کا بندہ ہوں — معلوم ہوا - کہ حضرت کہنے سے
معراج کی رات — نبی کے پیچھے نماز پڑھی ہے - مقتدی کو تو معلوم ہے کہ ماں کی گود میں نبی کا
اعلان کر رہے ہیں - تو امام کب کا نبی ہوگا — کنت نبیا وآدم بین الماء والطین
جانور رستہ بنا دیتے ہیں کہ محمد کی والدہ آرہی ہے - جو نبی کے والدین کا ادب نہ کرے
اس سے جانور اچھے ہیں — کنوئیں کا پانی اوپر آنا — وہ آئے گا جو روتی ہوئی ماؤں کو
چپ کرا دے گا — حاتم طائی کی بیٹی قیدی — محمد اپنی بیٹی کا ننگا سر نہیں دیکھ
سکتا - ماں بیٹیوں کی بیٹیوں کا سر ننگا بھی نہیں دیکھ سکتا — اپنی بیٹی کو جہیز
دینا - کہ نبی کی سنت ادا کرنا ہے غریب — میں وہ ہوں زینب نے محمد کی بیٹی جہاں
جہیز دیا ہے کہ اگر اس بیل کی والدہ کے لیے پانی آسکتا ہے تو تو محمد کی ماں ہے۔

(دوسرا حصہ)

پرندوں کا آنا اور آمنہ کا طواف کرنا — حضرت یوسف کنوئیں — میں فرشتے
آتے تھے - اس ماں کا کنواں نہ طواف ہو جس میں خدا کا محبوب ہے - رات کو
سے فرشتوں ستاروں کو دیکھتا ہے کہ [illegible] ستارہ کا دن آنا - اور عورتوں کا آنا تھا گھر —

؎ اس کے گھر آمنہ دے رنگ رلایا نور نے
مٹ گئی ظلمت جدوں جلوہ دکھایا حضور نے

نبی کے والدین نے کلمہ نہ پڑھوایا تھا۔ جس کی خدمت کے لیے جنت سے حوریں آ سکتی ہیں
حضور نے فرمایا جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے — تو حضور کی ماں کا مقام کیا ہوگا۔
بس ماں نے کائنات کی ماؤں کی لاج رکھی ہے۔ تمہاری ماں کی شان بیان ہو تو کتنے راضی
ہوں گے۔ جب محمد کی ماں کی شان بیان ہو تو محمد کتنے خوش ہوں گے۔ (۵۷ — ۱۴)
— چالیس دن مچھلی نے یونس کو اپنے پیٹ میں رکھا۔ مشابہت نیک (انعام) — مچھلی بغیر
ذبح کیے حلال ہے — ہر جانور کو ذبح کریں تو حلال ہوتا — بس نو ماہ محمد کو
کوکھ میں — اس تمام مکان کا کیا ہوگا — کیا اس ماں کو دوزخ کا اثر ہونے دے گا۔
جنگِ احد میں دندان کا خون مالک بن سنان نے خون پی لیا۔ اس پر دوزخ
اثر نہ کرے گا — سبب عاشق کو سمجھ نہ آئے وہ عشق — فتویٰ لگا دیا —

؎ عشق کردا اُتھے مرضی جتھے کم نہ ایہہ راہ نہ ایہہ گمراہ ویکھدے

کون سی شریعت میں خون پینا جائز ہے۔ صحابہ نے فرمایا اس جگہ چھپایا ہے جہاں کسی کا
جسم جنتی انسان — جس میں نبی کا خون آ جائے۔ ان ماں باپ کی کیا حالت ہو گی جن
کا خون محمد کی رگوں میں چلتا ہے — سیاہی سردار نے کہا:

؎ سارہ پاک مریم پاک آسیہ کتنی شان آمنہ پاک دی وی دکھلا گئی ایسے۔
اس نور دے وچ سردار کی آکھاں گنبد لال نوں عرشاں تے سجدہ پئی آکھے۔

حضرت حلیمہ مکے میں گئی جب معلوم ہوا (لطیفہ پٹھان دا — جس نے اپنے منہ
میں شلوار رکھی تھی —) امیروں کی اولاد دائیاں لے گئیں —
حضرت حلیمہ کی کعبے میں دعا التجا — آواز قدرت آئی — اے حلیمہ تو تو رحمت کا ٹکڑا
مانگتی ہے۔ ہم نے دو جہاں کی رحمت کو ڈال دیا ہے — کعبے کے دروازے میں عبدالمطلب
— حلیمہ سے نام پوچھا — تو حلیمہ نے کہا — تو اس امیر ہے۔ کہنے لگے مشورہ — حلیمہ کو ملا
کر کہا ہے۔ اس کا ایمان بڑا پکا ہے — میں حاضر ہوں مگر میرا مقدر ماڑا نہیں —

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

حلیمہ نے سرکار کو دیکھا ـــــ حلیمہ نے دیکھا پنگھوڑا چل رہا ہے ـــ سارا نور اس ـــ
نکل رہا ہے جس کے ویہڑے کا یہ حال ہے ـ تو اس کے چہرے کا کیا سماں ہوگا ـــ
سفید یا سبز ـ یا سیاہ رنگ کے کمبل میں سرکار تشریف فرما ہیں ـ میاں صاحب
فرماتے ہیں جب حلیمہ نے سرکار کا پردہ ہٹا کر دیکھا ـــ

ـ کالے کنڈل ایہ زلف ماہی دے جیہاں جھلے ہاں کیتڑا ـ
اکھو نال اکھ ملا محمد ایہ لٹ کھڑیا دل میرا ـ

بیبی سرکار کو اٹھایا تو آمنہ نے کہا میں تجھے اس کی ایک اور نشانی کی سناؤں ـ سارے احوال
سنا گئے ـ بیبی نے شام کے محلات نظر آئے ـ حضرت عائشہ نے بارش دیکھی ـ
تک نہ شام میں نبی کی شان ظاہر ہو رہی تھی ـ جو نبی مکے اور مدینے میں رہ کر شام دکھا سکتا
ہے ـ وہ مدینے میں رہ کر تمہارا میلاد نہیں دیکھ سکتا ـــ یہ تو نبی کا مقام ہے ـ نبی
کو دور کی آنکھ اپنے غلاموں کو عطا فرما دیتا ہے ـ

علی پور سیداں کا جماعت ملی ـ ایک عورت اور بوڑھا آئے ـ جنہوں نے کبیر بکا کی ـ
جماعت علی شاہ کی حاضری کا چوہدری سر شریف ـ آج کل کی حاضری کیسی ہے ـ
آج اگر حاضری کم در ہو تو جماعت علی شاہ تو نہیں آ سکتا ـ غلام تو آ سکتا ہے

[signature]

لفظ

14 — ۰۳ — ۲۰۱۹
9 — ۰۷ — ۱۴۴۰

۷ — ۴۰ — ۵۸
pm

۱۹ - میلاد شریف

۲۸ بیٹے وما نھاکم واتقوا اللہ ـــــ شدید ہو گا = جو تمہیں میرا رسول دے وہ لے لو۔ جس
سے میرا محبوب روکے وہاں سے رک جاؤ۔ بے شک اللہ کا عذاب شدید ہے
۔ بے شک نافرمانی کی سزا ہے۔ برا کرنا ـــــ مگر اس نے اپنے محبوب کو بہشت کا
معلم فرمایا ـــــ کفار مکہ نے کہا۔ کیا یہ کوئی خدا ہیں۔ تیرا خدا کون ـــــ سے کام کرے گا۔
محبوب نے اپنے خالق کی صفات کو بیان فرمایا ـــــ قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء ۔
ـــــ بیدک الخیر ـــــ قدیر ہے ۔ اپنے رب کمال کے میرے کا بیان کر دیا ۔
۔ عزت کا مالک بھی اللہ ہے ـــــ تبارک الذی بیدہ الملک ـــــ قدیر ہے ۔
۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ ـــــ نذیرا ۔ تبارک الذی جعل فی السماء
منیرا ۔ اے محبوب تیری بات کون سن سکتا ہے ـــــ وما آتاکم الرسول فخذوہ ۔
ـــــ میں تیری عطاؤں کا اعلان کروں گا۔ سبحان اللہ ـــــ کیا کتاب پڑھا دی ۔ یہ کتاب بھی دیتا ہے
(۸ ـــــ ۱۲) اللہ بھی عطا فرمایا۔ رسول اس کی عطا سے عطا کرتا ہے۔ جنتوں کا مالک ہے ۔
جتنا محمد کو چاہتا ہوں ۔ وما نقموا الا ان اغنھم اللہ ورسولہ ـــــ رب بھی غنی کرتا ہے رسول بھی غنی
کرتا ہے ـــــ جب ہم مانگتے ہیں تو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ مگر صحابہ کرام رسول سے
مانگتے تھے ـــــ ان کو کبھی بھی ردوائے کے سامنے گستاخی ـــــ ہم تو لاکھوں درود ہے حرام کرتا
جانتے ہیں ۔ مدینہ کی طرف سے گئے مالک کی طرف ۔ وہ جانتے تھے ۔ کہ رب ان کو دیتا ہے
جن کو محبوب حسین کا نانا لا کر دیتا ہے اور جن کو مصطفیٰ دیتا ہے ان کو رب بھی تب دیتا ہے
(۱) حضرت قتادہ کی آنکھ ـــــ بڑے سوال ہو گئے کہ میں جانے ہوں کہ مگر رب
سے لو نہ ملا ـــــ سب لٹکا کر ہے ۔ مگر کسی کو نہ ملا ـــــ بے شک اللہ کو رب بات ایک بار
کہا ہے کہ میرا گھر ہے ۔ مگر جو حبیب اللہ ہے ـــــ رب کو دکھاتا ہے وفی انفسکم افلا تبصرون ـــــ
میں تو تیرے اندر ہوں ۔ بیت اللہ رب کا گھر ہے مگر وہاں نہیں ہے ۔ بندے کو دکھایا کہ میں تیرے اندر ہوں
اگر تیرے میرے اندر ہو سکتا ہے ۔ تو حضور رب کا حبیب ہے ۔ وہ مقام کہاں ہو گا ۔ صحابہ اس لیے جاتے
تھے کہ ہمیں حالات آ سکتا ہے میں جاؤں ـــــ رب ملے گا ۔ واذا سالک عبادی عنی ـــــ
معلوم ہوا ۔ کہ رب کا پتہ پوچھنا ہے تو حضور ـــــ کیوں پوچھتے ہو گا ۔ معلوم تھا ۔ کہ رب کا پتہ لگا

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

ہے۔ تو محمد سے ہی کٹ جاتا ہے - یہی ہے وہ جس نے رب سے ملانا ہے - تو اللہ نے بھی فرمایا
سب سے جو آپ کے دروازے سے آ کر پوچھتے ہیں - تو فرما دیجئے کہ نزدیک اگر محمد کے بیٹھے ہو رب
دور نہیں ہے - جو محمد کے قریب آ جاتے ہیں رب بھی ان کے قریب ہو جاتا ہے (باہو)
نہ رب عرش معلیٰ اُتے نہ رب خانے کعبے ہو -
گنہگار شرک تو مول نہ ملیا - مارا بس نفس خراب حساب ہو -
نہ رب علم کتابیں لبھیا نہ رب وچ محراب ہو -
ہر جو دل ... ملیا مینوں کامل ... چھوڑ گئے ... کتاب ہو -
صحابی نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آنکھ چاہیے - آج لوگ کہتے ہیں کہ نبی ولی مشکل کا پورا نہیں
بنا سکتے مگر یقین کرو یہ آیات تو رب نے بتوں کے لیے نازل فرمائی تھیں - حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو پرندہ بنا دیتے تھے - اگر عیسیٰ کا کمال ہے کہ عیسیٰ تو مقتدی ہے امام کا کیا مقام ہوگا - گندے ذہن
والے کو گندے خیالات آتے ہیں مگر جو محمد کا لنگر کھانے والے ان کو محمد کی صفتوں کا خیال آتا ہے -
جب ذہن میں بغض نبی ہو تو اچھی سوچ نہیں آ سکتی - اور قرآن محمد کی صفات کا ذکر کرتا
ہے - تو صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ آنکھ لینے کے لیے آیا ہوں - نبی نے یہ فرمایا کہ رب سے مانگو - فرمایا
اگر میں نے در چھوڑا تو رب بھی نہ دے گا - فرمایا قریب آ - نبی نے فرمایا آنکھ بھی دیتا ہوں
جنت بھی دیتا ہے - تلک الجنۃ التی نورث من عبادنا من کان تقیا ---------- خطرون -
ہم تو میں جو جنت کے وارث ہیں - جو وارث ہوں وہ جس کو چاہیں وارث بنا دیں -
تم اپنی جائیداد کو وارث بناتے ہو - میں نے بھی جنت کا وارث بنا دیا ہے
(حضرت علی کو دوزخ یا پل صراط پہ کہاں ہوگا ---- دوزخ کو کیا ہوگا - یہ بھی میرا ہے یہ بھی میرا ہے
یہ میرا ہے - جو نبی کے قدموں میں بیٹھے ہیں - جو جنت بھی تقسیم کرتے ہیں - دوزخ بھی تقسیم -
حضرت ابوبکر اور علی کی مدینے میں ملاقات : جنت کی ٹکٹوں پر مہر ابوبکر کی ہوگی
سے علم رہا نا اپنے وچ دلبراں دے ... جو من لگا ہوسے - (میاں صاحب)
دلبراں نوں رب ملاوے ... لکھے لکھ ملدا دے -
صحابہ نے کہا - ہم سودا کر لیتے - آنکھ پر اور مرضی سے جنت اپنی مرضی - یا پیارا ہی

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

(باپ کی شان)

شکر کُن منعم۔ اس نعمت کا شکر کرو۔ بس شکر کے تو عبادت بنتی ہے۔ اگر کچھ نہ آئے تو بیٹا سے کر
کتنی اچھی بنتی ہے۔ جو حسین کا نانا بنا ہے۔ وہ اندھیروں سے نکال لایا ہے۔ جس
کا آسمان پر حسین حسن کے نانا نے سر کیا ہے۔ معلوم ہوا ایسی عطا کر تیرے تو مجھ جیسے
سے واہ کریم امت دا والی میں صفت کر دا ۔
جبرائیل جیسے جس دا کرتے نبیاں دا سر کر دا ۔

نبی پاک کا خطبہ۔ اور بارش کے لئے کہا۔ میرا بار آگیا (پسینہ ٹپکنے لگا) مرضی کا سوال۔
رب سے دعا مانگی نرمی۔ پھر کہا صرف دو منٹ ۔ رب کو پسند رنگ ۔ نزدیک۔
سفید بادل کا ٹکڑا۔ پھر دا پیاروں کی سیرت ۔ بنی نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا
کی۔ بھر آیا اللہ دی بارش ۔ مدینہ میں کبھی بھی ایسا ہوگا ۔ پہلے بھوک سے مر گئے۔
اب ڈوب کے مر جائیں گے ۔ شہر بھر سیلاب میں بارش ۔ جو مسجد جاتے ہیں باپ
آنکھوں سے ملتے ۔ بانہیں پھیلا ۔ حاجی کی زیارت کا حج ہے ۔ جو رب کا محبوب ہے
جو بنی دنیا سے ملے لو۔ بنی نے فرمایا اولاد دین۔ جس نبی نے اپنی جنت ماں کے قدموں
میں کر اولاد کا حصہ کیا۔ اس نے ایسی ہدایا کچھ نہ لے۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ بنی دنیا کچھ نہیں ہے کہ؟
جب باپ کا نام۔ جنت کا دروازہ ۔ صحابہ نے پوچھا ایمان نہ لیا۔ کہ ہمیں زمین پر
پہرا لگ کر بارشوں میں رسول کا کرتے ہیں۔ صحابہ کو معلوم تھا۔ کہ یہ ایسا ہوتا ہے۔ جو بیٹھا زمین پر ہو مگر
بارش میں رسول پاک کی سنائے ۔ (۳۱) ۔ بحوالہ والد کا چہرہ کو دیکھا اس نے
جنت کا دروازہ دیکھ لیا ہے ۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں ۔ کہ باپ شان میں باپ زیادہ جنت
کا دروازہ سب بنا لیا ۔ تمھی ایک دروازہ ہے وہ اچھا کتنا ہی ہے ہر گھر میں جنت کا دروازہ
بنا دیا ہے۔ باپ جنت کا دروازہ ہے ۔ لیکن ماں جنت کے قدموں کے نیچے۔ اس لیے سوچ کے جاؤ۔
اولاد کی جنت ماں کے قدم کو ہے ۔ ماں کی جنت باپ کا چہرہ ہے۔ باپ کو دیکھنا مسکرا کر۔
سے کار رسنے دو بابا ۔ ایک مقبول کا حج اور دو عمرہ کا ثواب ملتا ہے ۔ کسی نبی حاجی سے پوچھو۔
کیا حج قبول ہوگیا۔ مگر میں محمد کے پاس گھر تھی ہے ۔ کہ باپ کو دیکھ کر مسکرا دینا مقبول حج کا ثواب
۔ عمر کو کتنی بار دیکھیں۔ دنیا اگر سو بار دیکھیں ۔ آج کل کا نوجوان اپنے دوستوں کے ساتھ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

(باپ کی شان)

ہنستا کھیلتا ہے مگر جب یہی گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اِلا ما شاء اللہ۔ ماں کو دیکھ
یا والد کو دیکھ ماتھے پر بل آ جاتے ہیں ——— آج کل لوگ کہتے ہیں کہ ماں باپ کی عظمت سن سن کے کان
پک گئے ہے۔ مگر اولاد کے حقوق بھی بیان کریں۔ کہ والدین اولاد پر زیادتی کرتے ہیں ——— ان کی سختی کو سر نیچا
کر کے برداشت کرنا ہی تو ادب ہے۔ اس کتاب میں احادیث ذرا والدین ادب نا ——— اگر والدین
حکم کریں ماں دین تو پھر بھی احترام کرنا۔ حضرت ثابت بنانی بڑے تابعی جنہوں نے والدہ جو
انس بن مالک کے شاگرد ہیں۔ فرماتے ہیں ایک نوجوان کو دیکھا کہ بوڑھے باپ کو مار رہا تھا۔
——— اگر چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد تمہارا ادب کرے تو آج اپنے والدین کا ادب کر لو۔ تو پوچھو ان
سے جن کا والد نہیں رہا ——— پوچھو رسول اللہ ﷺ سے ——— باپ مر جاتے ماں بھاگ کے۔
ویر مرن تے لک ٹٹ دا   باپ مرے سر ننگا محمد بخش جانداد ای میلا ———
ابو جہل نے بیٹا کو تھپڑ مارا ——— امیر حمزہ نے پوچھا ——— اگر میرے والدین ہوتے
تو میں ایسے نہ روتا ——— اگر باپ راضی ہے تو خدا راضی ہے۔ اگر چیک کرنا ہو
کہ رب راضی ہے یا نہیں ——— حدیث پاک میں ہے ——— بددعا سے بچنا۔ باپ کی
بددعا۔ مظلوم کی بددعا۔ مسافر کی بددعا ——— ماں کی دعا جنت کا ہو۔ باپ کی بددعا —
سورج کی تپش — سایہ تب پتہ چلتا ہے۔ جب سورج تپا ہو۔ ——— سے
سے ویر ریہڑاں دیا وچ ہیں ماواں ٹھنڈیاں چھاواں
باپ سراں دا تاج محمد تے ماواں ٹھنڈیاں چھاواں لکیں۔
ماں کے سنتے تو سنتے ہو کبھی کبھی باپ کا دعوا کرو۔ اللہ نے قرآن میں باپ کی قسم اٹھائی ہے
ووالد وما ولد۔ اس باپ کی شان کیا ہوگی جس کی رب قرآن میں قسم اٹھاتا ہے (۳۴-۵۱)
= پورے قرآن میں رب نے کہیں ماں کی قسم نہ اٹھائی ——— ہم اٹھاتے ہیں اللہ کی قسم اور اللہ باپ کی قسم
اٹھاتا ہے ——— امام صفدر نے نماز کی رسومات پر لکھا ہے۔ تبا کر مدینے میں رسول آیا ہے سنا ہے جس
پر راضی ہو جائے تو رب بھی راضی ہو جاتا ہے۔ اور لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کر ہجرت کر کے مدینے میں آ رہے ہیں
کہ رسول کو راضی کریں ——— ایک بستی میں ایک آدمی نے بات سنا ہے۔ کہ مدینے میں رسول ہے۔ مگر میرا بس
کہ ماں بوڑھی ہے رب بھلا راضی نہ ہو۔ رسول کو راضی کر لیں۔ مدینے کی مٹی کو چوستا تھا ———

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

امام احمد بن حنبل پہلی بار مدینے آئے تو مٹی کو چومتے گئے ۔ مریدوں نے کہا کہ آپ کیوں چومتے ہیں ۔
دنیا کا گزرنے والے گزر چکے ہیں ۔ آج بھی محمد کی خوشبو آتی ہے
۲۰۰ آیا نوجوان مدینے اور سلام کیا ۔ گلی والے کے غلاموں کو پکڑ کر ۔ کلمہ پڑھا کہ مسلمان ہوا
جیب میں آنے لگا تھا ۔ میری ماں نے کہا ۔ نہ جا ۔ باپ نے کہا ۔ سر کاٹ دونگا ۔ واپس
چلو جا ۔ جس کے والدین روتے ہوں محمد راضی نہیں ہوگا ۔ جا کر ان کو راضی کر لے میں مدینے میں ہی
تجھ سے راضی ہو جاؤں گا ۔ جس کے والدین ناراض ہیں اگر کوئی مدینے بھی آجائے تو میں راضی نہ ہونگا ۔
اللہ رب مجیب سب کی والدہ کا صدقہ ہمارے والدین کو درجات عطا فرمائے ۔

[signature]

۷ — ۴ — ۲:۱۹ PM بروز اتوار

۱ — ۸ — ۱۴۴۰ ۳ — ۲۸ — ۲۲

KHURRAM PAPER PRODUCTS

میلادِ مصطفیٰ ؐ
(حضرت خواجہ ...)

سورۃ احزاب — النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم — ۵ — (تمہید و بیان) اس آیت قرآنی
میں حضور کی لطافت ہے کہ بعض شانات سے ہر نبی کی شان کو — یہ نبی اولیٰ ہے — مومنوں کی جانوں
سے زیادہ — نبی کی ازواج — امت کی مائیں — الف لام نے بتایا نبی تو اور
بھی بہت ہیں مگر یہ خاص نبی ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں — خاص نبی کا خاصہ — ہم — یا رسول کا نعرہ لگانا
تو لوگ کہتے ہیں رسول تو ۳۱۳ ہیں — اللہ ہی تو فرمایا ہمارا نبی۔ نبی تو اور بھی بہت ہیں اس
سے پوچھو — فرمایا میں اس نبی کی بات کر رہا ہوں کہ نبیوں میں بھی ایسا نبی نہ ہے۔ ؟ —
فرمایا، جو خاص نبی ہے — (۲۶-۷) اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو یہ سبق دیا ہے کہ تمام انبیاء
پر ایمان لانا سب پر فرض ہے کہ اگر کوئی کسی ایک نبی کا انکار کرے تو وہ مومنوں اور مسلمانوں
کی صف سے باہر — اگر نبیوں میں سے کوئی آدمی نبی کا انکار کرے تو ایمان والا نہیں
نبوت کی صف سے نکل جاتا ہے — یہ اس نبی کی بات ہے جو سب سے رتبے کا یہ نبی
ہے۔ انبیوں کا بھی نبی ہے — اللہ نے فرمایا ہے کہ نبی اولیٰ ہے — جانوں سے بھی قریب
اولیٰ کے بہت سے معنی — نبی کی ازواج ایمان والوں کی مائیں ہیں — (۲۸-۸) معلوم ہوا جو ملکی والا کو
نبی سمجھتا ہے۔ جو نبی کو جان سے اولیٰ سمجھتا ہے، اس کو چاہیے کہ نبی کی بیویوں کو اپنی مائیں
— اعلیٰ حضرت نے ترجمہ میں سب اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — (ماں کی سی نئی بیوی اور خاوند
کا رشتہ — النبی اولیٰ — اللہ کا فرمان ہے تو اعلیٰ حضرت نے بھی فرمایا۔ ویسے تو نبی بھی ہیں تمام
انبیاء کا ذکر۔ کہ آدم۔ نوح موسیٰ ابراہیم — مگر سب اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — معراج کی رات
انبیاء نے نماز پڑھی ہے — کہ نبی تو سبھی ہیں مگر سب سے اعلیٰ — ملک کو دنیا میں انبیاء تاجدار
اللہ نے فرمایا — النبی اولیٰ بالمومنین — نبی تو جانوں سے قریب۔ جا جسم کو تکلیف
ہو تو جان کو بعد میں معلوم ہوتا ہے مگر نبی کو پہلے ہوتا ہے — اولیٰ بمعنی اقرب۔ جو نبی کو قریب
سمجھا — اگر نبی حاضر و ناظر ہے تو بتایا — (اگر جان نظر نہیں آتی تو نبی کیسے نظر آ جائے)
نبی تو ایمان والوں کی جانوں سے مالک ہیں — جسم تمام اعضاء کی مالک جان — مگر جان کا
مالک ہونے والا ہے — نبی کی بیویوں کو ماں — جو نبی کی بیویوں کا گستاخ ہو وہ ایمان
والا نہیں ہو سکتا — اگر کسی کا ایمان دیکھنا ہو — بانسی والبی لسلم — کا شان کا

جو بنا کے لئے کو لنگ جاتی ہے - بے مثال - تو بنی جیسا کوئی ہو سکتا نہیں ہے
بنی کی بیوی کا حق ہے عائشہ ہے - بیوی کو محمد کے گھر دیں بے مثال - جب کسی اور مرد کا
گھر میں بیٹھی تو ان کی مثال تھی — جب بنی کے گھر میں آئے تو بے مثال سے - کوئی شمس لو ڈ قبول کی -
جب نانا کی سے ملاتے ہیں حضرت خدیجہ کا سے ملا — مکہ المکرمہ کی وادی ہیں - جاہلیت جاہلیہ طاہرہ —
منڈی میں مزدوروں کو بھیجا جاتا تھا - تاجر تھی - مالدار تھی — خدیجہ الملکۃ المکرمہ - مکے کا
جو ہداری تھے — پہلے خاوند کے بیٹے صحابی ہیں — دوسرے خاوند کی بیٹی ھالہ / ۳۶ - ۲۵)
جوانی میں دو دم بیوہ — رات دن بستر پہ سوتی نہ تھیں - ورقہ بن نوفل چچا — عالم کتب سماوی
ورقہ بن نوفل استقبال کے لئے کھڑے ہو جاتے - اللہ کا کلام سنتا — سکون ملتا تھا - جسکے دل میں اللہ کا علم
پیدا ہوگا — رات کو خواب - آسمان کا سورج گود میں — دوبارہ خواب کی تمنا - نہ نیند آئی -
ورقہ بن نوفل سے تعبیر پوچھی. رات کے خواب کی — اے خدیجہ یاد رکھو وہی بنی تیرا سرتاج بنے گا - تیری
گود میں آرام کرے گا - تیرا گھر روشن ہو جائے گا — اس کی روشنی مشرق و مغرب میں ہو گی — [illegible]
دنیا کہتی ہیں کہ سورج میری گود میں آگیا — یا خدا الہی اتنا [illegible] ہوا — [illegible] -
جو آپ بھی چمکتا ہے سرکار دو عالم ہو [illegible] چمکتا ہے — آسمان کا سورج جب چمکتا ہے پہلے اونچی جگہ
کو روشن کرتا ہے - پھر نیچے جگہوں کو روشن کرتا ہے - سورج اس طرح کا ہو گا جو بلال جیسے لوگوں کو اونچا کرے
گا — ایک دنیا کا سورج ہے اور دوسرا نبوت کا سورج ہے - دنیا کا سورج زمین کے اوپر روشنی کرتا
ہے - اور ورقہ کہتے ہیں کہ یہ اس طرح کا سورج ہو گا - کہ اس کا نور نیچے قبر میں بھی چلا جائے گا وہاں بھی روشنی
دیتا ہے — دنیا کہتی ہیں لوگ کعبہ کے قریب ایک سالانہ میلا لگاتے تھے — ہم طواف کعبہ کرنے
کے بعد ادھر جا کر بیٹھ گئی جدھر عورتیں بیٹھی ہیں — مدینے کا یہودی طواف کرنے کے بعد - بولا عورتوں کو کہ یہ بات
کتابوں میں لکھا ہے کہ عنقریب اس شہر میں ایک نبی آئے گا — اے عورتوں جس عورت کو نکاح کا پیغام آئے
وہ مقدروں والی ہو گی — یہ بات سن کر عورتوں نے یہودی کو مارا — دنیا کہتی ہے کہ اس کی بات سن کر
مجھے اپنا خواب یاد — یہ کیسا بڑے لوگوں کا پیغام ہے - میں نے سوچا - یہ بات میرے خواب میں پورا اترے گا -
حضرت صفیہ کا ساتھ ملا - خدیجہ کے ساتھ ہی سے ہو گی — ولادت کے وقت صفیہ کا بیان - سیدہ کی حالت
رب جب ماں [illegible] — کمرے میں روشنی - پرانے کی روشنی کو تلاش کرتی تھی جدھر دیکھی گئی - گھر کا روشن نظر

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S   Memo No ______ Date / /

- حضرت صفیہ نے خدیجہ کو کہا - میرا بھتیجا ہے - صورت بھی حسین سیرت بھی حسین - بچپن ناز سے
پالا - ساتھ ہی -- تجارت کا قافلہ -- خدیجہ کا سامان -- صفیہ نے کہا - آپ خدیجہ ایک امانت
دار بھی جانتی ہوگی - اس دور میں لوگ اس کو صادق الامین کہتے ہیں - قول کا سچا - امانت کا پکا --
ہجرت کی رات لوگ منتظر - (۱۰-۳۹) کے ... نے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا - حضرت علی کو وہاں
کا وزن کہیں - کہ دشمنی اپنی جگہ مگر سب کی امانت دار - حضرت صفیہ کو بتا کر بلاؤ -- خدیجہ نے گھر کو
دیکھا -- کالے گیسو والا اپنے زلف ہاتھ کا دے سنبھال چہرہ لہرا

آکھ نال اکو ملا گیا -- دل کھس لیتا دل میرا -

حضور کو دیکھا -- اور خواب کو بھی یاد کرتی تھی -- وہ تو عین وہ ہی ہیں - جو ان کی ... - پیر جوان
ہو گئے ماں باپ کو ذریعہ معاش کی فکر ہوتی ہے، ہمارا بیٹا کاروبار کیا کرے گا - ابو طالب نے
پالا تھا - آپ کو فکر تھی -- مکہ والے نے بتایا ہیں تو چاہیے پر بوجھ نہ بنا تھا. ہم بوڑھے والدین پر
بوجھ سے بن گئے ہو -- حضرت خدیجہ نے بھی -- تجارت کے بارے میں مشورہ کیا. تنخواہ
نہیں لوں گا - ... میں تو لینے کے لئے نہیں -- منافع آدھا ہمارا ہو گا - آدھا آپ کا ہو گا --
جب دل کے سودے ہو گئے - فرمایا ہمیں قبول ہے -- (...) ملک شام کی طرف تجارت
قافلہ میں سب سے آگے آگے - ایک خدیجہ کا سامان اتنا تھا -- ... دو غلام بلائے میسرہ - میسرہ
کو تاکید کی - پہلے مالک بنا کے جاتا ہے - آج غلام بن کے جانا ہوگا - اس کو تاکید کر ... جانا ان کا غلام
ہے کہ اس کو دیکھا کر غلام کا کہنا کوئی چاہتا ہے - ... کو بلند کرو. ... کو ... کا مقدم کریں گے
خدیجہ نے کہا کہ محمد کی جو جو ... دیکھنا اس کو یاد رکھنا -- پھر آکر ... کا سارا ... کو بتانا ...
قافلہ چلنے لگا تو ... بھی ... ہو ... بن ... رہا ہیں - خدیجہ محل کی چھت پر --

سو رستہ اکھیاں میں دلبرا نے دا محل اچیرے چڑھ کے

(میاں صاحب)

تیس ملے دل کا ہی یار سے تجھ میں رواں اندر ورڈ کے -

مکہ والے چلے گئے خدیجہ کی اکھیاں تک گئیں - میسرہ کے دو اونٹ بیمار ہو گئے -- سرکار اونٹوں کے قریب گئے -
ہاتھ پھیرا - قافلہ کے پیچھے اونٹ آگئے -- (قافلہ کی ... لنگڑی تھی - اس کا سوار ... --) منظر
اسود بادل کا سایہ ... - ... چھوڑ کے تمام حالات میں ... ... ہو گئے سے ہی کام ...

میرے بیٹا سنبھالا تو لگا کہ [illegible] سے میرے بیٹا دے ہاتھوں [illegible] اپنے پیار کو آگئی ۔ بہو کا [illegible] آئے ۔

خوشبو بانٹ جو کرنے جا رہے تھے تو بتا دیا گیا ۔ سا بوڑھا بیمار تھا ۔ پیار کو لگ گیا ۔ [illegible] سب سے آگے تھا ۔

جس کو خوشبو بانٹ [illegible] لگا دیں ۔ اس کا [illegible] ہے ۔ جس کو [illegible] پیار کو لگ جاتی ہے

دل میں دفن [illegible] یاد کر لی (۲) محمد [illegible] بادل کا سایہ ہوتا تھا وظللنا علیکم الغمام [illegible] سب دعا [illegible]

ہر بادل کا [illegible] چالیس سال تک [illegible] اگر یہ دعا تو ہم بادل [illegible]

[illegible] میں قافلہ آیا ۔ اونٹ بیٹھا [illegible] اونٹ پسند آیا ۔ [illegible] کی بات [illegible]

[illegible] دیکھا [illegible] سے پوچھا [illegible] پہلی بار دیکھا [illegible]

نے [illegible] میں نے دیکھا سب پر دھوپ [illegible] اس پر تھا بادل کا ۔

[illegible] بادل [illegible] قافلہ کی [illegible] ۔

بادل کا [illegible] ۔ [illegible] کا بیٹا [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] ۔ [illegible] درخت کے نیچے [illegible]

آرام کرے گا ۔ اس درخت کے سائے [illegible] اور دن کے [illegible] اس درخت

[illegible] درخت ۔ [illegible] درخت [illegible]

آج [illegible] درخت [illegible] ۔ اگر [illegible] دل میں [illegible] تو [illegible] آباد دل [illegible] ۔

[illegible] (۵۹—۶۳) [illegible]

[illegible] ۔ ([illegible] یاد کر لی) ہر روز [illegible] شام کی طرف

[illegible] ۔ [illegible] شام میں قافلہ [illegible] عزت کی نگاہ ۔

اس دور میں یورپ [illegible] پہنچ گئے ۔ [illegible] ہندوستان تک تجارت کرنے آتے تھے ۔

[illegible] تاجر [illegible] ۔ بازار [illegible] دکانداروں کو [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] تاجر [illegible] دکان [illegible]

[illegible] تو [illegible] ۔ جب [illegible] تاجر اس [illegible] ۔ [illegible] قیمت ڈبل

[illegible] ۔ [illegible] آواز [illegible] 2.1 [illegible] سودا [illegible] سودا

[illegible] ۔ [illegible] چلے گئے ۔ [illegible] دکانداروں بند ہو گئی ۔ ایک گاہک [illegible] ۔ [illegible]

[illegible] ۔ [illegible] سونا جس [illegible] ۔ (مصر کی گلی سے یوسف کا گزرنا [illegible])

KHURRAM PAPER PRODUCTS

کرتا۔ ایک عورت نے ان سے پوچھا کہ خود بنے ہو یا کسی نے بنایا ہے۔ بچپن میں حضرت یوسف نے آئینہ
دیکھا۔ کبھی بکوں کو ننگا دیکھوں — قدرت سے الہام ہوا آپ یوسف اپنے آپ پہ ناز نہ کرنا۔ کھوٹے سکوں پر
— عورت کا خریدنے آنا — (منہاج رسول) عالم پوری)

— جے محبت یعقوب کر بیندے تے مل خالق پا لیندے۔

جان دیندے کاں اکھ دید دی خاطر تے قبول نہ ہیندے کدی۔

ایک طرف حسن یوسف ہے ایک طرف حسن محمد ہے — میسرہ کہتا ہے سب سے پہلے میں کا کاروان کا سودا
بکا — میسرہ نے پیغام بھیجا — خدیجہ — نام آ رہے تابیا — سے حضرت خدیجہ کی یاد دلا —

— تیری یاد نہیں تڑپایا دکھ دا اسلام میں ان نے شیطان نے جگر پایا —

کدی اس رستے وچ لنگھدا ہاں تے دید دیاں گھڑیاں تاں جگر پایا —

سرکار مکے میں آ گئے — خدیجہ نے میسرہ سے پوچھا۔ تو میسرہ نے سب راہ کا منظر سنا دیا۔
خدیجہ نے کہا کوئی ایسی بات سناؤ جو ناپسندیدہ بھی ہو۔ جو ان میں کوئی عیب ہو۔ آپ نے بتایا۔

— وہ شہزادہ کر ان بیان کی اُس پہ سال دا — ثانی نہ کوئی آمنہ مائی دے لال دا — میسرہ نے کہا اے
خدیجہ یہ تو سچ ہے کہ عیب تو ہے۔ (مثال ہے اگر آدمی اندھا لنگڑا لولا ہو تو اس کا علیحدہ ہوتا ہے کہ میرا کوئی سر نہ
ہو۔ جو ہے اس پہ عیب ہے اس نے اپنا محبوب بے عیب والا بنایا ہوگا — آپ کا رب نے لوگوں کو بنایا
ایک کی شکل دوسرے سے نہیں ملتی — یہ اللہ کی قدرت ہے۔ سبحان اللہ — غور کریں تو ناک سب کا
ایک ہی جگہ پر ہے آنکھیں وغیرہ — لیکن حسن میں منفرد ہے۔ ایک کی شکل دوسرے سے نہیں ملتی —
آدم سے قیامت تک — ایک گھر میں کتنے بہن بھائی ایک کی شکل دوسرے سے نہیں ملتی۔ جو رب
لوگوں کو ایک دوسرے سے نہیں ملنے دیتا۔ کیا اس نے اپنا محبوب لوگوں جیسا بنایا ہوگا — میسرہ نے
کہا اے خدیجہ۔ ان جیسا نہ کوئی ہے۔ یہ فقط سوار الگ ہی علیحدہ نہ تھا۔ جو تو صحابہ کو بھی علیحدہ تھا — سرکار کے
وصال کے بعد ابوبکر صدیق منبر پہ نہ بیٹھے — قدموں کی جگہ پر — عمر غنی کا دور آیا تو — وہی سیڑھیوں پر بیٹھ گئے۔
حضرت عمر نے اعلان کیا — میں تو اس کی جگہ پر بیٹھا ہوں جس جیسا ہو ہی نہیں سکتا — ثانی نہ کوئی آمنہ
نکلی میں آواز جانے تو پتہ چلتا ہے کہ گھر میں کوئی آیا — شام کو حضرت خدیجہ نے پیغام نکاح دے دیا۔ نبی کی طلب
نہ آئے تو جب رب نہ کہتا — سب راضی تھے۔ یہ دولت محمد کے قدموں میں آ گئی۔ تاریخ منور ہو گئی —

۲۵ سال کی جوانی ــ وہ دوسری بار بیاہی گئی تھیں ــ کوئی کوشش نہ جانی دل ربّ خود چشمان کا چلے ــ
دولہا بنے ہوں کا دام کرتے ۔ بارات ابوبکر ہے ــ حضور کے چچا بھی ہمراہ ہیں ۔ خاندان والے تو ہیں بارات ــ
نکاح کے دو خطبے پڑھے جاتے تھے ۔ ابو طالب کا خطبہ ــ ورقہ بن نوفل کا خطبہ ــ
بارات چلے گئے مگر دولہا آ گئے ۔ حضرت خدیجہ نے سرکار کی کمائی رکھ دی کا مگر سب کچھ قدموں میں
سونے کے ڈھیر رکھ دئیے ــ
تو سرکار کی حسن دل کا نگری کا دا ــ اپنی دولت محبوب کے سامنے رکھ دی ــ
صبح سرکار نے ساری دولت مکہ کے غریبوں میں تقسیم کر دی ۔ تو خدیجہ نے اُف نہ کی ۔ تو
بتاؤ میں دلوں کے سودے ہوں وہاں مال کے سودے نہیں ہوتے ــ بی بی نے دس ہزار بکریاں کو خیرات
کر دیا ۔ صفوان بن امیہ نے طعنہ مارا کہ محمد بڑا امیر ہو گیا ہے (مدینہ میں) میری امیری تو ہمیشہ میں نے سرکار کے قدموں
تھے دی ہیں ــ بکریاں بھی سب کو جاتا تھا اور کھانا بھی پکتا جاتا تھا ۔ لوگوں کو بتا رہا تھا ۔ کہ دوبارہ امیر بن جاتا ہے
ہاتھ جس کی سمت اٹھا غنی کر دیا ۔ موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام ۔
سرکار کے گھر خدیجہ آگئیں اور خدیجہ کے گھر حضور آ گئے ــ جو سورج کی خواب میں دیکھتی تھی ۔ یہ وہ خدیجہ
ہے ۔ اللہ نے سب کو بڑی بیویاں دی ــ تمام اولاد حضرت خدیجہ کے بطن سے ہے ۔ ابراہیم ماریہ قبطیہ
جبرائیل کا سلام آتا ہے ــ خدیجہ کا علم فراست ۔ تو خود ہی سلام ہے ۔ جنت کی خوشخبری ۔
ازدواجی زندگی کا آغاز تھا ۔ حضور نے دوسری شادی نہ کی ــ حضرت عائشہ نے فرمایا ۔ خدیجہ کا ذکر
جیسے بیویاں تو بہت دی ہیں مگر خدیجہ جیسی ایک بھی نہ دی ــ ایسا پیار ــ تحفہ دینا ۔ خدیجہ کی سہیلی
خدیجہ کی سہیلیاں ــ حضور خوش ہو کر باتیں کرتے ــ آخری وقت کی باتیں ــ ساری کائنات جس کو
چاہتی ہے ۔ مگر جنت مجھے چاہتی ہے ــ آخری وصیت کو پورا کر دینا ــ مرتے ...
سمجھ جاؤ ــ (۲) خدمت میں کوتاہی ــ میں تو برابر ادا نہ ہو ۔ (۳) جیسے دنیا میں ساتھ رکھا ۔ آخرت میں ساتھ
(۴) آخری وصیت فاطمہ کو بتائی ــ اپنی چادر کا کفن دے دینا ــ فاطمہ کو یاد آیا ۔ آخری وقت جبرائیل
جنت کا کفن دے رہے ہیں ۔ فضل کی چادر ــ آخری وصیت ۔ میری بیٹی ــ پیار کرنا ۔ کائنات نے دیکھا اتنا
پیار کیا ۔ جتنا پیار فاطمہ ــ کیا ــ ان کے مقبروں پر قربان جن کو گھر والے کے سلام رہنے کا موقع نصیب ہوا ۔
۳ ــ ۵ ــ ۲۰۱۶ = ۲۷ ــ ۸ ــ ۱۴۳۷ = ۱۱ ــ ۳۳ ــ ۲۸ ــ AM

حکیم اسرار ...

عظمتِ والدین

۲۶ء وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا ۔۔

درست ہے کہ ان تو فیق دین درستا ۔

درست کر لاجے دے رستا جانوں ہیں حضور دے ۔ ۔ مجھ کے خدا نے سجدوں دی تہہ آرہیں حضور دے

کہندا ہمیشہ کرے میں حضور دی ۔ کل انبیاء رسول نہیں سانوں حضور دے ۔

جے کر پیار دل کوں آجاوے مشہور ہا گ ۔ نبی ر حاری بار ہاں تو جاوے حضور دے ۔ ۱۰۰۰

۔۔ اور آجاوے جے بیری سمجھ مطلب قرآن دا نعمتے تو ساری زندگی گا نوں حضور دا ۔

دل کی آہ جان میری من اپنی نہیں رہی ساہ ساہ میں لا یا قانقطو میں حضور دے ۔

(تمہید) حمد و ثنا + × + + (ترجمہ) ۴ ۔ زمانہ میں تمہارا رب جس وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میری

عبادت کے بعد والدین کے ساتھ احسان کرنا + جہاں بھی اللہ نے فرمایا ۔ پہلے اللہ کی عبادت بھی

والدین کی بات بھی ۔ اگر وہ سب جانتا ہے تو صبح ماں باپ کی زیارت کرے اگر زیارت کو کسی

رنگ میں تو قبول ہوگی ۔ رحمل رشتہ رب دا + میری عبادت کے بعد سب اہم کام ۔

عبادت کرو ۔ تو تسکین ہو جائے گی ۔ کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں وہ مجھے دیکھ رہا ہے ۔ احسان کا

معنیٰ بیان کر رہا ۔ قرآن مجید میں جہاں بھی والدین کی اطاعت کے بارے میں ارشاد فرمایا ۔ وقضیٰ ربک

۔ دا اطاعت کا حکم ۔ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا ۔ ان اشکر لی ولوالدیک

الی المصیر ۔ تمام ۔ وعدہ لیا ۔ کہ میری عبادت کے ساتھ والدین کا ساتھ احسان کرنا ۔

ماں کی صحبت سنگ کی گود لگ باپ کو دیکھنے کا ثواب ہے ۔ حضرت عبدالرحمٰن مسعود کی

کا بیان کہ سلیمان کا تخت ہوا میں جا رہا تھا ۔ زمین پر عجیب سے لگے دیکھئے تخت کو اتار ح

پیدل چلنے ۔ ننگے پاؤں اس زمین سے محمد کی خوشبو آرہی ہے ۔ مدینہ کی سے ان ۔

آنے والی امتوں کو محمد کے مدینے کا ادب سکھا رہا ہوں (۲۱ ۔ ۲۴) کہ محمد کے مدینے کا ادب

یہ ہے کہ اللہ کا نبی سلیمان ننگے پاؤں چل رہا ہے ۔ سمندر میں اللہ کی شکر ادا ۔ والدین

کی خدمت ۔ سلیمان علیہ السلام نے اپنے آپ کی طرف دیکھا اشارہ کیا [illegible]

ہوا کہ [illegible] تو [illegible] والا ۔ [illegible] دا

۔ عملاں والے لنگ پار گئے ۔ بد عملے کو [illegible] ۔

عدم فرید اوہنوں ذہن نہیں دیندے جیہڑے ہوندے کامل پیر چھپاندے ۔

آنے والی امتوں کو بتا دیا ۔ (کشتی میں تین سوار تھے ۔ تابوت چھوڑ کر ۔ شریف) حافظ

میر دین نے چھلانگ لگا دی ـــ ـــ ـــ خاندانی پیر دیندار نے کہا ـــ (جامع المعجزات)

نبی پاک ایک گلی سے گزر رہے تھے ۔ سامنے حسین نوجوان (عکرمہ بن ابو جہل) ۔

کیسی جنت کا اسے حسن نہیں بتانا ۔ آجا جنت کا مارے لے بیٹا دیتا ہوں ۔ یہ تو الوجہ کس

سے تیرا خاندان ـــ عکرمہ کہتا ہے کہ محبوب محمد کی تلاش ہو گئی ہے ـــ بہت فاصلے گذر گئے

ـ دریا کے کنارے پر گیا ـــ [illegible] جن پر محمد کی نظر پڑ جائے [illegible] مشہور ولی اللہ بن گیا

چشتیوں میں مزار ہے برہان الدین خواجہ کا ۔ جو بارہ سو برس میں فوت ہوئے ۔

فقہ کی دنیا کا امام ۔ امام محمد کا جنازہ گزر رہا تھا ۔ یہودی مکان کی چھت پر ۔ کلمہ پڑھ رہا تھا ۔ جنازہ

سے نور کی ایک لکیر نکلی تھی ـــ اسلام میں چھوٹے محمد کا یہ حال ہے تو بڑے محمد کا کیا حال ہوگا

حضرت سلطان باہو نے فرمایا ہے

جے تائب ہے صدق امید قدم اگیرے تاہیں ہوون رب لبھیسیں باہو ۔

لوں لوں وچ ذکر اللہ دا ہر دم پیا پڑھیندا ہو   باہو ۔

ظاہر باطن   منیوں ہو ہو پیا سنیندا ہو   باہو ۔

نام فقیر تنہاں دا جہیں میرا کامل باہو قبر جنہاں دی جیوے باہو ۔ (۱۴۰ ــ ۳۶)

حکمران بنی کی بارگاہ میں آیا ۔ سکھ پڑھا ۔ جو بیمار نہیں کو دیکھے وہاں کیسے چلنے دے گا ـــ

حضرت سلیمان نے اسے رہا کیا ۔ تو غلام نے فیصلہ لگا دیا ۔ سفید موتی کا

محل ہے ۔ ایک نے بتایا ـــ موتی کے محل میں دیکھا ـــ جو اتنی دور آپ کو ہیرا یا اس

بھیج سکتا ہے ۔ وہ نام نہیں بتا سکتا ـــ حضرت ابراہیم کے دور کا ہوا ۔ اس نوجوان نے

کہا ـــ دو ہزار سال ۔ ہو سکتا ہے کسی ولی کی عبادت کی ہے مگر نہ عبادت نہ

تسبیحات نہ سجدوں کا کمال ـــ بس والدین کی خدمت کرتا رہا ہوں ـــ ماں کی دعا ہے

کمال ملا ـــ بابا ۳۰ سال تک جب تک وہ میری ماں زندہ رہی ۹ میرے جانے کے بعد کو اس کی ماں نے دعا کی

(۱۰ ـــ ۴۲) : یا اللہ میرے بعد اس کو ایسی جگہ عبادت کی توفیق دے دینا ۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S (دو جہاں پہ سایہ) Memo No ______ Date / /

ماں مرجاتے سر ننگا ہووے دوپٹہ سرن لتھدا خالی
ماواں باجھ محمد بخشا کون کرے رکھوالی

ابوجہل نے نبی پاک کو پتھر مارا۔ حرم میں سرکار رو رہے ہیں۔ حمزہ کی نوکرانی نے بتایا۔ نوجوان نے عرض کی سلطان کی بارگاہ میں عرض کی۔ میرے والدین نے دعا دی۔ سلطان جہان نہ جا سکے۔ عرض کی۔ کہ حضرت مجھے پتہ نہ چلا۔ کہ میں زمین پر ہوں نہ آسمان۔ جیسا والدین کی دعائیں آجائیں وہاں پانی چڑھے ہوئے بھی اتر جاتے ہیں۔ اگر والدین کی قدر پوچھنی ہے تو مدینے کے تاجدار سے پوچھو۔ بچپن میں والدہ نظر نہ آئی۔ والدہ کو دیکھا تو اندر رو رہی تھی۔ جا کر والدہ کو کہا۔ کہ میں تو ماں کو جب سامنے آیا ہوا۔ اگر حکم دے تو میں آسمان کے ستارے توڑ کر رکھ دوں جھولی کو دیں۔ فرمایا میں نے چھ سال کا ہو کر ماں کو روتے نہیں دیکھا۔ سیدہ آمنہ نے نبی کو اپنے سینے سے لگایا۔ اور کہا۔ کہ میرا دل کرتا ہے۔ کہ میں تیرے والد کی قبر پر جاؤں۔ حضور کے والد کے ننھیال بھی مدینے۔ نبی نے ننھیال بھی مدینے سمجھے۔ آخری وقت سیدہ آمنہ کا اور بیٹے سے پیار۔ جن کے والدین چلے جائیں وہ دیوار دعا کے سہارا۔ جب تک اس کا ذکر جاری رہے گا۔ تو میرا ذکر بھی ہوتا رہے گا۔

ماواں والے جد گودی لیندے مل جاندے کل خزانے
ماواں باجھ محمد بخشا ایہہ سارا جگ ویرانہ

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں۔ چھ سال کی عمر میں کملی والے اپنی والدہ کی قبر پر ننھے ننھے ہاتھ لگاتے تھے۔ رو رہے تھے۔ فرشتوں نے عرض کی اے اللہ محبوب کا سہارا السے تو نہیں کرتے۔ اللہ فرمایا فرشتو یہ معاملہ میرے محبوب کے ساتھ ہے۔ اللہ فرمایا محبوب میں اراں پہ ہے۔ کہ تیرے سر پر کسی کا سایہ نہ رہے میں نے تو دو جہاں پر تیرا سایہ کر دیا ہے۔ کملی والے واپس پر اپنی قبر والدہ کی طرف دیکھتے تھے۔ نبی پاک نے ملتان کی نماز کے بعد صحابہ کی طرف رخ انور کیا۔ پوچھا۔ فرمایا جب میری ماں یاد آتی ہے

ماواں والے ماواں دے کول بہندے فرمایا دے جاندے۔ پر موئیاں ماواں والے رو رو آپے چپ کر جاندے

M T W T F S S

Memo No

Date / /

اگر میری ماں مجھے دورانِ نماز آواز دیتی تو میں جواب دیتا — مولانا محمد یوسف
سیالکوٹی کی بات ہے — بابا یعقوب کی والدہ اپنے بیٹے کو کہا کرتی تھی —
ساری رات ہو اگر تو لیٹ آئے تو والدین کو چین نہیں ملتا — آدھی رات تک
وہ انتظار کرتی ہیں — سالہا سال تجھے بلا کے بڑا سمجھو مگر ماں [illegible] کا بچہ
سے بے شک مگروں لذت دیندی بات دعاواں والی
ہمیشہ بس لہجہ دی دنیا اندر اے الفت ماواں والی —
فرمایا میرے صحابہ میری والدہ کی آواز پہ لبیک کہتا — بدشوکے اس تو بات کرو تو مسکرا
کر اگر والدین آواز دیں تو جھڑک کے کہ آواز دیتے ہو — جس طرح دوستوں میں بیٹھ کر
ہنستے ہو کر کاش اگر والدہ ہوتی - اسی طرح صحابہ کے اندر کبھی دل کے زبان - کاش آج والدہ
ہوتی تو دیکھتی کہ کس طرح درخت چل کر آرہے ہیں پتھر کلمہ پڑھ رہے
جمع کرتے جا رہے تھے - اپنی والدہ کی قبر پر — عائشہ روایت کرتی ہیں —
والدہ کی قبر پر سر رکھ کر روئے — والدہ قبر سے باہر آئی — کلمہ پڑھا - باتیں کی —
اگر عیسیٰ مردہ زندہ کر سکتے ہیں۔ تو امام الانبیاء کی شان کیا ہو گی —
جنت کے ~~آٹھ دروازے ہیں~~ - | کلمہ اس واسطے نہیں پڑھایا کہ مومنہ نہیں تھی تو پہلے
ہی مومنہ ہیں مگر اپنی امت میں داخل کرنا ہے - جنت ماں کے قدموں کے نیچے -
جنت کے آٹھ دروازے ہیں — امام بخاری نے الادب المفرد میں احادیث موجود ہیں۔
(۵۸ب - ۱۷) ؟ نبی پاک نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ جنت کا دروازہ باپ کی زیارت - باپ ذریعہ
کا دروازہ - نبی نے ہر گھر میں دروازہ بنا دیا + جنت میں جانا ہے + تو دروازہ گزر کے جانا ہے
اس لیے دروازہ کا خیال کرو -
(B-21) ← ماں کی شان کو سن کر باپ کو دھکے مار رہے ہو — ماں اپنے
خاوند کے کپڑے دھوتی ہے روٹی پکاتی ہے - خدمت کرتی ہے - جب ماں کے قدموں کے نیچے جنت
ہے - تو جس کی خدمت کر رہی ہے - اس کی عظمت کیا ہوگی — ماں کی دعا جنت کی ہوا
ہے سب میری ماں کی دعا ہے — تیری جنت تو ماں کے پاس ہے۔ اللہ ہر ماں کی جنت تیرے باپ سے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

(باپ کا مقام)

اگر ماں نے باپ کو جنت نہ دی تو بیٹوں کو کہاں سے دے گی — اگر جنت کا سودا
کرنا ہے تو جہاں ماں کے قدم چومتے ہو وہاں باپ کی پیشانی بھی چوما کرو — ماں ٹھنڈی چھاؤں
تو باپ سورج ہوتا ہے — سورج گرم ہوتا ہے — جس دن سورج نہ چڑھے۔ تو قیامت
آ جاتی ہے — تو جن کا باپ نہ ہو اُن سے پوچھو — باپ کا سر پر سے اٹھ جائے
تو کائنات اندھیر ہو جاتی ہے — میاں صاحب نے فرمایا۔

ماں مرے تے ماپے مکدے سلے ویر مرن تے ویڑا وچھلا ۔
باپ مرے تے گھر کشا مک جاندا اے میلا ۔

باپ کے بارے میں فرمایا۔ کہ تین شخص ایسے ہیں۔ کہ اُن کی بد دعا اور خدا کے درمیان پردہ نہیں
ہے (۱) مسافر + (۲) ہر اس بیٹی کے الفاظ ہیں جن کی زبان میں خدا بولتا ہے۔ (۳) مظلوم
(۳) باپ کی بد دعا سے بچنا — اگر ماں کی دعا جنت کی ہوا ہے تو باپ سے بچنا ہے۔
اگر ماں کو راضی رکھتے ہو تو باپ کی ناراضگی سے بچنا — اگر بیٹی نے ماں کو عظمت دی ہے
تو باپ کو پیچھے نہ رکھنا — رب نے رات سکون واسطے بنائی ہے۔ تو سکون لینے
کا طریقہ اپنا اپنا ہوتا ہے۔ کوئی جاگ کر سکون لیتا ہے۔ کوئی نیند میں سکون لیتا ہے
دنیا داروں کو نیند میں سکون ملتا ہے تو اللہ والوں کو جاگ کر سکون ملتا ہے۔
اللہ نے فرمایا لا اقسم بھذا البلد — ووالد وما ولد = ان اول بیت
وضع للناس — اللہ نے قسمیں اٹھائیں — اس شہر کی گلیوں نے شہر کے قدموں
کو بوسے دیئے ہیں — نکتہ جب ہم قسمیں اٹھاتے ہیں تو اللہ کی یا کلام اللہ کی۔
اُن کی کیا شان ہوگی جن کی قسمیں اللہ نے اٹھائی ہے — اللہ نے فرمایا جیسے باپ
کی قسم کھائی ہے۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ باپ کون ہے — باپ ابراہیم جیسا نہ ہے۔
اور بیٹا محمد ﷺ جیسا نہ ہے — نکتہ اللہ نے بیٹا کسی باپ کا نام نہ لیا۔ اللہ نے قرآن
میں ماں کی شان بیان فرمائی ہے۔ پورے قرآن میں کہیں ماں کی قسم نہ اٹھائی۔ جب باپ
کی باری آئی اللہ نے فرمایا اس کا صابر کرنا۔ رب نے اس کی قسم اٹھائی ہے۔
(۲۰ — ۱۰) = ۲ ۱ اس کی عظمت کیا ہے۔ جس کی قسم رب اٹھائے — اللہ نے کھولے

M T W T F S S
Memo No
Date / /

عرض کی یا اللہ اتنا بڑا ہو کر گھوڑے کی قسم کیوں اٹھائی - فرمایا میں نے گھوڑے کی قسم
نہیں اٹھائی - میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ گھوڑے کے قدم اس زمین پر لگتے ہیں - فرمایا
والعدیت ضبحا - جھٹکا - فرمایا یہ وہ گھوڑے ہیں جن پر میرے محبوب اور
صحابہ بیٹھ کر جہاد کرتے ہیں - گرد کا تعلق سم کے ساتھ - سم کا تعلق قدم سے
اسی طرح صحابی کا تعلق محمد سے ہوتا ہے - اس لیے قسمیں بھی اٹھائی پڑتی
ہیں - اسی طرح رب نے قسم اٹھائی باپ کی - مثلاً جس طرح کوئی کرسی
کی قسم اٹھائے تو نہیں اٹھاتا - قسم تو پیاروں کی اٹھائی جاتی ہیں - ماں
اپنے بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے کہ مجھے اس کی قسم ہے - لوگ جانتے ہیں کہ ماں
جھوٹ نہیں بولتی - ماں سے پوچھا کہ قسم کیوں اٹھائی ہے وہ کہتی ہے کہ پیارا ہے
تو رب نے کبھی یار کی زلف کی قسم - چہرے کی قسم - فرمایا مجھے تو محمد پیارا
اور کوئی نہیں ہے - لم یولد لم یلد - بیٹا تو ہے نہیں ہے - فرمایا والد وما ولد
فرمایا مجھے تیرے باپ کی قسم ہے - صبح باپ کا چہرہ دیکھتے ایک حج دو عمرہ کا
ثواب - حاجی سے پوچھو - بیٹا نے فرمایا آ جا محمد سے گلے مل لے لو.
صبح مسکرا کر دیکھا کرو - (جب کوئی سو بار) میرے رب کی بارگاہ میں کس شان
کی ملتی ہے - روٹی کھاتیں تو بھوک ختم ہو گیا ہے - کملی والا کا نام لینے سے دکھ ختم
باپ تو کملی والے جیسا بھی نہ ہے - (ابراہیم بیٹا اور حسین کو بھی پیار کرنا - جبرائیل
کا آنا - مجھے بھی پیارا ہیں - ایک آپ رکھ لیں ایک مجھے دے دو - جب کوئی
اپنا چلا جائے تو رونا تو آتا ہے ~~#~~ امام حسین کا آنا - بیٹا نے فرمایا - اسکی
آ جانا - تجھ پر میں نے قربانی بیٹا کیا - میں کربلا میں سارا ہی قربان کر دوں گا.
(حسین جب صابر باپ) فرشتے تو رو دیے مگر حسین بھی رو دیا - قبر میں لٹا
دیا # آ قبر تجھ میں ایک باپ اپنا کلیجہ رکھ کے گیا ہوں - مدینے کی طرف منہ کر کے
عرض کیا - سفر کے دوران باپ کی قبر بنائی - اگر تو میری جگہ ہوتا تو میں کو
مل کے جاتا - باپ کی قبر پر قرآن پڑھنا - امام جلال الدین سیوطی - جن کو گیٹھان نہ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

حضرت ثابت بنانی = کہ جب مبارک باد دی گئی – میرے سمیت کے وسوسہ دیا ۔

نے دیکھا، گلی میں ایک نوجوان اپنے باپ کو مار رہا تھا – اگر چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد

تمہارا احترام کرے تو والدین کی قدر کرو – باپ ماں کی سختی کو برداشت کرنا

بھی ادب ہے – یمن سے نوجوان چلا – کہ مدینے میں رسول ہے • راضی کو

رب راضی ہو جاتا ہے – سرکار نے فرمایا جس نے والدین کو راضی کر لیا میں مدینے میں

راضی ہو جاتا ہوں – ابھی اس نے نبی کو نہ دیکھا تھا – بچوں سے پیار کرتا تھا –

گلیوں میں رکھ کر چادر پر کیا — نہ جنت کی گلیوں میں دیکھا —

* اگر والدین راضی ہیں تو خدا بھی راضی ہے۔ رسول بھی راضی ہے کہ —

— ویر و ویران کیا دنیا کی ہو گئے – ویر و ویران دیا ہوگا

باپ سے ان کا 2.0 حضرت عثمان غنی ... جہانگیر ۔

جانور جس دشمن کی مانا ہے – اونٹنی کا وصال + گدھا کا وصال + جب

جانوروں کا یہ حال ہے تو سجدہ کا کیا حال ہوگا – (۱۰ — ۳۷) سجدہ کرنا تو نبی کا وصال

دحیہ کلبی کا واقعہ جو پہلے بھی گزرا ہے + سرکار نے فرمایا تو کلمہ پڑھ اب نال میرا ایگریمنٹ جو

میرا ہو جائے رب اس کو کچھ نہ کرے گا + جب معافی ہو جائے آگے نہ کرو کیونکہ معاف ہو جاتے ہیں۔

انوار

۵ — ۵ — ۲۰۱۹

۲۹ — ۸ — ۱۴۴۰

4 — ۳۸ — ۴۵ PM

80

M T W T F S S

Memo No

Date / /

درود شریف

۷۲ سے انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض ـــــ جہولا تک ـ (تمہید ۔)
تا پہلے بھی گزر چکا ہے ـ (۱) نزول اس سے آگے خطاب ہر سلسلہ ۲ ہوگا ۔

(درود شریف)

۵۶ سے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی ـــــ تسلیما تک (تمہید) اس دن کا صدقہ جس
دن حضور اپنی امی کی گود میں تشریف لائے ـ بخاری کی روایت ـــ اس آیت کو درود شریف
کے ساتھ نسبت حاصل ہے ۔ قرآن مجید کی الف لام میم کی چوٹی سے لے کر والناس کی سین
کے گھیرے تک سے قرآن کا مسلسل نعت مسلسل ہے ـ بابا صاحب نے اصطلاح زیر زبر
قرآن سے بابا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی نعت میں نازل فرمایا ـ اس گلدستہ نعت میں سے ایک آیت
مبارکہ ـــ جس شخص کو اس آیت کا ترجمہ آتا ہے وہ بھی پکا جنتی ہے ـ جو شخص ترجمہ جانتا ہے وہ
سنتا ہے تو اس کے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ جاتی ہے ـــ فرمایا اللہ اور اس کے فرشتے اس غائب کی
خبریں دینے والے پر درود بھیجتے ہیں ـ اے ایمان والو ـ خوب درود و سلام بھیجو ـ اللہ تعالیٰ نے اس آیت
کے ہر ایک ایک لفظ و حرف میں اپنے محبوب کی تعریف کو بیان فرمایا ـ ان ـ فرمایا شک
نہ کرنا ـ فرمایا بات ہی وہ کرنے لگا ہوں جس میں شک نہیں ہے
مسجد کی سی دعا دلوا دیں ـ گواہ ہو جاتی ہے اللہ جب بھی بشر محبوب کی تعریف کی تو ہر سب
سے پہلے تاکید ہی تھی ـــ قرآن مجید کا آغاز فرمایا تو فرمایا الف لام میم ـ ذلک الکتاب لا ریب فیہ
فرمایا یہ وہ کتاب ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں ہے ـ جب محبوب پر درود کی باری
آئی ـ خالق کائنات ـــ نے فرمایا تاکیدا ان ـ شک نہ کرنا ـ عربی کا قاعدہ ہے بات پکی کرنی ہو تو
بے شک اللہ اور اس کے فرشتے ـ ملائکہ کی ہ کی ضمیر یہ خدا کی طرف لوٹ رہی ہے ـ فرشتے وہ
جو رب کے ہیں ـــ فرمایا بے شک اللہ اور اس کے فرشتے یصلون علی النبی نبی پر درود بھیجتے ہیں ـ یہاں
ذاتی نام کے ساتھ فرشتوں کا ذکر فرمایا اور نسبت ـــ فرشتوں کی اپنی طرف کی ـ اللہ تعالیٰ نے
جب آدم علیہ السلام کو بنانا تھا ـ سب سے فرشتوں کو جمع کر کے فرمایا میں ایک مشورہ کرنا چاہتا ہوں ـ چاہے
حکم ہو ـ کیا ہمارا حال ہے کہ ہم نے جو مشورہ دیا ـ اب مشورہ کیا لیا ـ فرمایا
انی جاعل فی الارض ـــ خلیفہ ـ انی خالق بشرا من طین ـ سجدہ کیا ـ مسجد

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — فرشتوں کو اپنا ۔

Memo No ______ Date / /

فاتقوا النار التی ـــــ جہنم کے فرشتوں کا ذکر ۔ بڑی جگہ ہزار فرشتوں کا ذکر فرمایا مگر کسی جگہ
فرشتوں کو اپنا نہ فرمایا ۔ مگر جب درود شریف کی باری آئی تو فرمایا ان اللہ وملائکتہ یصلون ـــــ
فرمایا یہ میرے اللہ کے فرشتوں ۔ کیا مقرب فرشتے تیرے ساتھی نہیں ۔ فرمایا میں بار کی اس
کو بتا رہا ہوں کہ سارے فرشتے میرے ہیں مگر جو بار بار میرے درود پاک پڑھتے ہیں ۔ ان کو میں اپنا ہی بنا لیتا ہوں ۔
فرمایا اللہ اس کے فرشتے ـــ (۴۷ ـــ ۱۷) ـــ ۵

۵ اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے — اسے چاہیے کہ جس کو خدا چاہتا ہے
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا مصطفیٰ کی رضا چاہتا ہے ۔

فرمایا ـــ ان اللہ وملائکتہ ـــ جو زبان لوہا تو اپنے سے لوٹ کر آیا ہے ۔ وہ ہے سبحان اللہ
نماز کا حکم دیتا ہوں ۔ زکوٰۃ ـــــ کوئی کام تو ہے جو اللہ ہر وقت کرتا ہے ـــــ
وسبح لہ ما فی السمٰوٰت ـــ سبح اللہ ۔ فرمایا سب کچھ میرا ذکر کرتا ہے ۔ ۔
سب کا نام لے کر ـــ کب تک ذکر رہے گا ۔ کل من علیہا فان ـــــ کوئی شے نہ
ہو گی ـــ ویبقٰی وجہ ربک ـــــ تیرے مالک کی یاد تو باقی ہی رہے گی ـــ اللہ کو الرحمن الرحیم السلام ۔
منہ میں مٹتا ہے تیرا ذکر بلند ہو گا ـــ (۲۸ ـ ۲۵) جن کا عقیدہ ہے کہ ذکر بلند کر دیں گے ۔
فرمایا میرے رب ان کو مکمل کوشش کر لینے دو ۔ یہ بلند کرتے ہیں ۔ مگر میں بلند کرتا ہوں ۔ پتہ چلے
کہ کون جیتتا ہے ۔ میں تیرا ذکر بلند کر رہا ہوں ۔ ان اللہ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے ۔
نبی پر درود بھیجتے ہیں ۔ فرمایا جو اللہ کا ذکر کرتا ہے ۔ اللہ تو مٹ سکتا نہیں ۔ اگر کوئی باقی ہے تو تیرا
رب کا جلال اور مرتبہ باقی رہے گا ۔ ۵

۵ کر ذکر مدینے والے دا ہندے دم جیہڑی تیری آس
اے گار تو ہو جا سوہنے دا پھر ساری ذرا تری آس ۔

حضرت سلمان فارسی جب مدائن کے گورنر بنائے گئے تھے (ـــ ۲۳) ۔ آپ کے لشکر میں مہمان آئے ۔
گھر والوں نے بتایا کہ جنگل میں بکریاں لے کر گئے ہیں ۔ مہمان نے سننے سے کہا ۔ قصاب کی
طرف گئے ۔ پھر غلام کو فرمایا ـــ ہرن کو بھی بلایا ـــ جنگل کے جانور لب سے مطیع
ہو گئے ۔ اس وقت کی کائنات سے مدینہ چلتی ہے ۔ ایک راز تو ہو جا ـــ

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

سے کی محمد ـــ فرمانا شروع کر دیا ہم پڑھتے ہیں ۔ ایک وار تو ہو جا ـــ

حضرت عمر فاروق کی مارنے کے لیے علیا ستو تان بشرہ بھیجا ۔ عمر فاروق دیکھیں کہ دشت

دو شمشیر آئے ـــ کیا سوچ کیا میں سوچ گیا تھا ۔ جب کہ اس کو محبت ہے ۔ تو جاگ گیا تھا کہ

ایک وار تو ہو جا سوہنے دا ۔ اللہ نے فرمایا ان اللہ وملائکتہ ۔ اللہ اور اس کے

فرشتے ۔ حضرت سفینہ لا ما لک ہے ۔ سچا پکا رسول کا عاشق و حبیب ملک ۔

سے سفینے کہا شمشیر دیا تا کہ میں سوہنے کے مینوں کھا لو ہیں ۔

میں غلام رسول اللہ دا ہے سوہنے دا ہتھ پا لو ہیں ۔

شیر کہا سفینے تاکیں میں اوہ راہنما راہ جا رہے

جو غلام رسول اللہ دا ہے اس میں غلام دا نشان ہے ۔

سے ایک وار تو ہو جا سوہنے دا عمیر سے مال فدا کی شیری کا ہے ۔

اللہ نے فرمایا یصلون علی النبی ۔ یہ یصلون کی نسبت اللہ کی طرف ہو جائے تو ہم

نہیں کہتا ۔ یہ اللہ درود پڑھتا ہے ۔ اللہ پڑھتے ہیں ـــ نہ کہ یہ کہ اللہ درود پڑھتا ہے اللہ

درود بھیجتا ہے ۔ تو بھیجنے ـــ کیا مراد ہے درود ـــ کیا مراد ہے ۔ ہم عام ہم

زبان ـــ اللھم صل علی محمد ۔ یا الصلوٰۃ والسلام کو درود کہتے ہیں ۔ جب ہم کہتے ہیں کہ اللہ بھی ہم

درود بھیجتا ہے یہی درود ـــ مراد ہے رحمت ۔ اللہ ہر آن اپنے محبوب پر اپنی رحمت

بلند فرما رہا ہے ـــ ہر آن اللہ اپنے محبوب پر رحمتوں کے نزول فرما رہا ہے ـــ یصلون ۔

مضارع کا صیغہ ہے ۔ اللہ نے فرمایا جیسے آج بھی درود بھیج رہا ہے ویسے کل بھی بھیج رہا ہو گا جیسے کہ

کائنات ہے اس وقت تک بھیجتا رہے گا ۔ اور جب کائنات ختم ہو جائے گی اس

وقت بھی محمد پر درود بھیجتا رہے گا ـــ (حضرت جی) یہ نہ فرمایا ان الرحمٰن وملائکتہ یصلون علی

حالانکہ رحمان بھی اللہ کا نام ہے ۔ ان الرحیم وملائکتہ ـــ ان الکریم ـــ تو اللہ نے نام نہ

اپنے پڑھنے والے ناموں سے کوئی نام نہ لیا ـــ جب محبوب پر درود کی باری آئی تو

خالق کائنات نے فرمایا ان اللہ وملائکتہ ـــ فرمایا میں اپنی صفات کے ساتھ

نہیں ۔ فرمایا اپنے ذاتی نام کے ساتھ ۔ جو رحمت کا مالک ، مہربان صفات والا ہے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S   Memo No ______   Date / /

بھیجتے رہیں - میں اللہ دی بات کہ محمد پر درود بھیجتی ہے ——— (۴۲ — ۰۲)
جس طرح جیسے لوگ حافظ، قاری، مولانا، علامہ کہنے لگے - یہ میرے صفاتی نام ہیں مگر میرا اصل نام
عمران ہے ——— اسی طرح اللہ کا اصلی نام ہے اللہ باقی صفاتی نام ہیں - فرمایا کبھی طالب محبوب پر اللہ
درود بھیجتا ہے ——— بارگاہ میں پرانا - کئی انبیاء آئے مگر کسی کے بارے میں نہ فرمایا . ہیں وہ بھی
نبی - یہ بھی نبی ——— فرمایا یہ نبی ہے کہ نبیوں میں سب سے نمایاں ہے کہ یہ نبی ایسے ہیں پر اس کا
اللہ بھی درود بھیجتا ہے ——— اعلیٰ حضرت نے اس کا ترجمہ کیا ہے -

ملک کونین میں انبیاء تاجدار   تاجداروں کا آقا ہمارا نبی -

اللہ درود بھیجتا ہے - یصلون - کا معنی کیا ہے - رحمت نازل فرماتا ہے - سے ان کو بلند کرتا ہوں
بارگاہ میں پرانا ——— بعض علماء نے فرمایا - اللہ فرشتوں کی محفل سجا کے اپنے محبوب کی صفات
بیان فرماتا ہے - نعت ——— درجات فرمایا ولا آخرۃ خیر لک من الاولیٰ - جوں جوں گزرتا جائے گزرتی
جا رہی ہیں ہر سال درجے بلند کرتا رہوں گا - کیسے وعدے پورے ہوئے - جو میلاد کا منکر ہے سال گیا - اس
بڑھ کر ادب کیا ——— علی النبی پر - جب محفل میں بندہ باتیں کرتا ہے - تو مدینے سے آواز
آتی ہے کہ رحم ——— اور کوئی بڑھ کر تلاش کر لیا ہے جس سے باتیں کر رہا ہے (۰۰ ——— ۴۲)
خاموش ہے دل میری محفل میں چلا نہیں اچھا - ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں -
اقبال نے بتایا میں کملی والے کی محفل میں دل میرا اونچی آواز سے دھڑکے جاتے کہ بے ادبی ہو جائے
دنیا کی محفل اور سرکار کی محفل میں فرق کیا کرو -   اللہ نے فرمایا یصلون علی النبی . نبی پر - اللہ نے
یہ نہ فرمایا علی المحمد - علی الاحمد - میرا کملی والے کا نام کیوں نہ لیا ——— عظمت والی آیت ہے . چاہیے تو یہ کہنا
کہ اللہ فرماتا کبھی وہاں ہم اللہ محمد پر درود بھیجتا ہوں - یا احمد - حالانکہ آیت نے فرمایا یصلون علی النبی - جو ہر آن
فرمایا ——— جب سے میں اللہ ہوں - تب سے ہی نبی اس وقت سے درود بھیج رہا ہوں . کب ———
نبی ہے - اسماعیل حقی حنفی نے روح البیان میں فرمایا . ایک دن جبرائیل نے عرض کیا ... سرکار نے عمر پوچھی
حضرت جبرائیل سے پوچھا - پیدا ہوئے میں پیدا ہوا مگر بڑے تو سرکار ہیں اور ب بھی کیا بات بھی سمجھا دی -
5 ارب چار کروڑ سال پہلے ستارہ چمکتا ہوا دیکھا ——— (وعزتی ربی انا ذلک الکوکب) اس
ستارے کا نام محمود ہے - تک بنا و آدم ——— آدم گارے میں تھا - محمد اس وقت بھی ستارہ میں تھے

M T W T F S S

Memo No

Date / /

۳۲) ـــ ۵۲) سیاں صاحب کی باتیں ـ

سے نور بنی دا اس ویلے دا آدم دا جے نہ ہویا ـــ اول ما خلق اللہ نوری ـــ اے آپ ملی کلو پیا

معہ اللہ مرد ــــــ علیم ہے ـ

سے سب نور اوسے دے نوروں اس کا نور مشہور ہے اس نور شمش قمر ہی نور ملیا تے جو سوہنا نور کو ہودا

(سنت نبیا بین الروح والجسد ـ والطین) ۔ آواز نور تے آپ اُپ جس وقت سے بنا ہی اس

وقت سے ہم درود بھیج رہے ہیں ـــ علی المحمد نہ زمانا علی الانسمہ نور یا ۔ کیسی لوگو کو اشغال

نہ ہو کر اب بیٹا اس وقت ـــ درود بھیج رہا ہے جب ـــ جان کی کو دس آگے ـــ (۱۲۰۰)

جب سرکار سدرہ ـــ گئے رہ گئے تو جبرائیل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آگے نہیں جا سکتا ـ

اگر جبرائیل اپنے آپ کو بنی جیسا سمجھتا تو کہتا اگر میں نہیں جا سکتا تو آپ بھی نہیں جا سکتے ہیں

= معمولی سا کام ہو گیا تب میں نے جبرائیل کا اسی کی شرح کی فقر ابوبکر صدیق عرض کرتے کہ پلے سے کہاں جاتا۔

اگر جا بھی جلا کر بھی لے جاتا ـــ آپ عاشق ہو تے میں ایک جبرائیل کون ـــ چکر میں رہ گئے سیع

نبی کے قدموں ـــ سے لگ جا ۔ جو بنی کے قدموں ـــ لگ گیا وہی چلا ہے ـــ نعلین لعد کر ب

کب چلے تھے ۔ وہی تو گزرے تھے ـــ جبرائیل نے تین بار آواز دی درخواست پیش کی۔

میں مکے سے لے کر آیا ۔ میں اگلی راہ کو نہیں جانتا ـــ میں کوئی آج کا نہیں ہوں بولا جو

سے دیکھو میرا رب نے بنایا ہے کسی راہ رستے پر ـــ

سے ایک احد سے دو جا احمد سے کل پسارا کل بنیا ـ

یاراں دیاں گلاں یار جانن آدم تے پیارا کمل بنیا ـ

اول ما خلق اللہ نوری ـــ لبس ونیا ہی ـ میں جانتا ہوں جو محبوب جانتا ہے ـــ رب عجیب

ہیں ـــ ہے المیاں ہی ـ کتنے میٹھا خطاب ہے ـ پہلے اس خطاب ـــ انبیاء کو پکارا

یہ دنیا میں ـــ ان پیے قیامت ـــ دن امتوں کو پکارا جائے گا ـ مثلاً امت ابراہیم ۔

جب آخری نبی ـ یا ادلیٰ کو آخر پر دو سو حساب دو ـ دنیا میں بھی خطاب حسین نہایت

میں خطاب ہے حسین ـــ تم ہی محبوب ہو سلسلہ بہ جو ـــ (۲۳ ـ ۶۵)

اعتراض کرتے تھے کہ رہبر نے اذان سے پہلے درود نہیں پڑھتا ـ کہاں لکھا ہے ـ تم بھی ہو

KHURRAM PAPER PRODUCTS

کبھی پوچھا کرو کہاں ناغہ نہیں کیا — کہاں لکھا ہے کہ نبی پر درود پڑھنے کا وقت مقرر ہے — ایمان والو کو
حکم ہے کہ اے ایمان والو — معلوم ہوا نبی پر درود سلام ناغہ نہیں کرتے ہیں جو ایمان والا ہو — اللہ نے
ایمان والوں کو بہت حکم دیا — روزے کا حکم ہے — معلوم ہوا جو ایمان والا ہے درود نہیں پڑھتا ہے
اے ایمان والو نبی پر درود بھی پڑھنا۔ معلوم ہوا جن کو حکم ہے وہ پڑھ رہے ہیں۔ جن کو حکم نہیں ان
کا سوال کرتے ہیں کہاں لکھا ہے کہ [illegible] + جب ایمان والوں کو حکم دیا تو مومن کہہ کر — اپنا
نام بھی مومن ہے — ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو — اللہ کی صفات ۲۲ ۔ المومن بھی ہو — ایمان
والوں کو فرمایا۔ میں بھی درود بھیجتا ہوں تم بھی بھیجو — میں بھی مومن ہوں۔ تم بھی مومن ہو —
مومن ہونا یہ وجہ ہے جو محمد ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔ اعتراض ہوتا ہے داتا — غوث
کیا ننانوے ناموں میں داتا اور غوث اللہ کے ناموں میں سے ہے، اگر داتا کہنے سے شرک ہو جاتا
ہے تو وہ خود فرماتا ہے میں بھی مومن ہوں — پوری سورۃ المومنون قرآن میں نازل فرمائی ہے
اللہ نے فرمایا میں داتا ہوں مجھے کسی نے داتا نہیں بنایا۔ اس کو میں نے داتا بنایا ہے۔ میں
غوث ہوں — دنیا میں مومن ہوں۔ مجھے کسی نے نہ بنایا۔ + شرک تو یہ ہے جیسا اس
کا ہے ویسا کسی کو کہے کہ [illegible] — اے ایمان والو — تمام انبیاء کی امتوں میں سے کس امت
کو اللہ نے نبی پر درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا — یہ فضیلت ہے اللہ ذات نے جو ہمیں
(B) ۶ اے ایمان والو تم حق تو نہیں [illegible] ادا کر سکتے۔ کیوں حکم دیا جا رہا
ہے۔ جیسے دروازے پر منگتا آئے تو آواز دیتا ہے اے گھر والے میری خبر ہو۔ منگتا یہ چاہتا ہے کہ گھر
والا اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ [illegible] دیتا ہے — یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیما۔ اے ایمان والو۔ جب دینے والوں کا گھر — کوئی مانگنے والا [illegible] دعا [illegible] مانگتا ہے دیکھ
اللہ تعالیٰ اگر چاہے کوئی لینا ہے تو میری کوئی اوقات نہیں۔ میرے گھر [illegible] میرا کاروبار
نہیں ہے بس اللہ کے [illegible] محبوب سے اس کی خیر مانگتا ہوں۔ [illegible] عطا کر دیا کہ
امت مسلمہ کو نوازا [illegible] خوب درود سلام بھیجو — جب اپنی بارگاہ آئی تو فرمایا العلی [illegible]
درود بھیجا ہوا — جب ایمان والوں کی بات آئی تو فرمایا صلوا علیہ وسلموا — اعتراض ہوتا
ہے کہ درود پڑھیں تو کھڑے ہو کر [illegible] کہاں لکھا ہے — درود ابراہیمی اور درود سلام میں فرق [illegible]

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

درود ابراہیمی میں درود ہے سلام نہیں ہے۔ تو اللہ نے فرمایا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو درود ابراہیمی نماز میں ہے۔ اگر کوئی اور درود ہوتا تو وہ بھی نماز میں شامل
کر دیا جاتا۔ درود پڑھنا ہے تو درود ابراہیمی پڑھا کرو۔ اگر درود ابراہیمی پڑھو گے تو قرآن پر عمل کیسے
کرو گے۔ سوال ہوتا ہے کہ نماز میں صرف درود ابراہیمی ہے۔ اگر درود ابراہیمی ہے تو التحیات
میں ہے السلام علیک ایہا النبی —— پہلے درود میں مسجد میں بھی نماز کا پہلے پڑھ لیتے۔
نماز کی ترغیب۔ سجدہ کے لئے ناک ہے۔ قیامت کے دن امت کو پہچانا جائے گا
نماز میں سلام پہلے ہے درود بعد میں۔ اس لیے؟ درود ابراہیمی میں سلام نہیں۔ ہمیں جو پڑھ کو جیسے
ہیں اس لیے اگر نماز سے باہر اگر درود ابراہیمی پڑھیں گے تو سلام کب پڑھو گے۔
تو پھر ایک ہی صورت ہوگی۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
یا اللہ حبیب اپنی بارگاہ کو آؤ، درود پڑھتا ہوں۔ جب بارگاہ میں آئیں تو فرمایا درود بھی اور سلام
بھی۔ اگر سلام پڑھتا ہے تو اقرار ہوتا ہے۔ عزت سے سلامتی ہے اولاد سلامت ہے۔ وہ تو
جو سلام نہیں پڑھتے۔ ادب عزت والد سلامت ہیں کہہ سکتے ہیں۔
(۲) مدرسہ کا درجہ۔ خود درود لکھا ہے کہ سلام و درود کا حکم۔ خود سلام پیش
بھیجتا۔ اللہ تعالیٰ بھی تمام درود بھیجتا ہو گا۔ دنیا میں کا مکان ہر محبوب کو سلام بھیجوں گا
اذان سے قبل اس لئے کہ مطلق ارشاد ہوا ہے۔ درود و سلام نبی پاک طلبا دو کا
وقت مقرر ہے۔ مگر درود کا وقت نہیں ہے سب اوقات مقرر نہیں فرمایا تو شکر کا ہر
—— (۱) شیخ عبد الرحمٰن کا الوہی کے ماتھے پر پیشانی کو چومتا ہے۔ جو درود پڑھتا ہے جو سینے
لگاتا ہے۔ ہے اچھے چہرے والے۔ بڑے چہرے والے ——

سے ہر بار نہ جاتا کا آتے حضور دیدار نہ کھانا نہیں۔

اب دیوالیہ لوگ رب دیدار کھانا دیں۔

مشکوٰۃ کی حدیث حضرت عمل کا ایمان۔ چیاروں کی زیادہ کاس ایک شخص جو سلام پڑھتا۔
جو بھی بہتر ان کا سلام جانتا ہے عزت کا حال پتہ چلتا ہے (بائیں)
سلام پڑھو۔ مگر یاد کے ساتھ نہ پڑھو۔ حضور سب سنتے ہیں۔ (۱۲ — ۵۷)

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

الصلوٰۃ والسلام کو اس لیے نہیں مانتے کہ اس میں یا رسول اللہ کہتے ہیں کہ یا کہنے سے
شرک ہو جاتا ہے۔ قرآن میں کیا اللہ نے یا ایہا الرسول نہیں فرمایا۔ یا ایہا الذین آمنوا اگر
پکارنے کو ایسا کہ کہ بلا سکتے ہیں تو کیا نبی کو نہیں بلا سکتے۔ فرشتے سنتے ہیں
وہ پہنچا دیتے ہیں۔ کیا نبی کے قدموں کو چومنے والے فرشتے سنتے نہیں — فرشتے پہچانتے
ہیں — فلاں بن فلاں۔ نبی اور اللہ کا ذکر اس لیے آگیا۔ کہ باپ والد ہوں درود بھیجا رہا
بھیجتا ہے۔ کیا اللہ کو نہیں پتا کہ بندہ کیا عمل کرتا ہے تو کراماً کاتبین کا مطلب کیا ہے
اللہ کی عظمت — کوئی شے چھپی نہیں۔ یہ نبی کی عظمت ہے کہ فرشتے پہچانتے
ہیں — نہیں سکتا — سبز آواز تو دیا کے دیکھو۔ غلام زید نے بلایا ——
(وہ) سرکار کی بارگاہ میں نکلا آیا۔ سوال کیا — کھوڑ دیا تو بلایا نہ کر کب آئے۔ پ
عمل کی طرف اشارہ کیا — حضرت علی نے مٹی میں لیٹا دیکھ لگا۔
اللہ نے فرمایا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ — مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام یہ کیا
لکھا ہے؟ کعبہ میں السلام علیک ایہا النبی — کسی ایک گھر جنازہ میں پھرتے ہیں —
گھر سے چلے گئے تو نماز اللہ کی پڑھتے — اگر بندہ محفل کرے۔ تو فرمایا کمی والا۔ اللہ کو میرا
کہ میں آنا دیدہ نسبت اپنی کر لیں گے۔ مگر پھیلائیں گے شرک۔ (11—29)
اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر ہی درود اور السلام رکھا — دور سے ہم کہنے منکر کا کیا تو کر دیا
حدیث پاک میں ہے قیامت کا دن ہوگا۔ دونوں جہان اپنی اپنی راہ پر — آدم علیہ السلام
کا آنا — تم مجھ سے ملو گے ہم زبیر ہوں گے — (باہو)

مرشد ایسا ہیر کامل ہووے جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ہو۔
میلیاں کپڑیاں نوں کر کے جوڑا ذرا دل نہ رکھے ہو۔
سیئے کڑیاں تے میرا مرشد سے منوں وچ نگاہ رکھے ہو۔
جم جم جیوے میرا مرشد باہو جیہڑا لوں لوں دے وچ وسے ہو۔

حضرت ذوالنون مصری — حدیث کے استاذ تھے۔ فوت ہو گئے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا
کہ فرشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں ... درود پاک پڑھنے کی برکت یہاں جب

حدیث پاک لکھتے لکھتے اسم گرامی آتا تھا - درود شریف لکھتا تھا ---- تو اللہ نے فرشتوں کا بھی امام بنا دیا ہے - حضرت ابو درداء راوی ہیں صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ تو ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو آپ سنتے ہیں - یارسول اللہ جب آپ قبر میں چلے جاؤ گے ---- ان اللہ حرم ---- فرمایا نبی زندہ ہوتے ہیں ---- اگر کملی والے کو یاد کریں تو کملی والا قبر میں بھی بخشوا لیں گے -

علامہ جلال کاشفی نے معارج میں لکھا ---- کہ کعب بن احبار یہودیوں کا اسم مبارک تورات میں لکھا ہوا الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ ---- معنی اسم گرامی تورات سے مٹانے والے آج تک بھی یہ یہودی پریشان پھرتے ہیں ---- علماء نے پوچھا - یہ کیوں ہے - علماء نے کہا - رب اس وقت تک معاف نہیں کرتا جب تک محمد معاف نہ کرے - گناہ کر کے حبیب کی بارگاہ میں آنا ----

عمرہ کر کے مدینے نہیں جاتے - یہ مسجد نبوی میں ۵۰ ہزار کا ثواب ہے - یہ مسجد ابوبکر کو نصیب ہوا جس نے سب کچھ چھوڑ کر مدینے میں آ گئے ---- لکھ کر کیا کریں اگر مکہ نظر نہ آئے - ۵۰ ہزار نیکی قبول ہے مگر حبیب نے آ کے کہا تو دیکھتا رہیں گے - گناہ ایک کریں تو گناہ بھی لاکھ ---- اللہ نے فرمایا - ولو انھم اذ ظلموا ---- مدینے میں آ جاؤ لاکھوں گناہ لے کر آ جاؤ ہم ساریاں ہی معاف کر دے - بار بار اسم محمد مٹاتا تھا - مدینے میں آ جاؤ ---- حدیث کی شکل جھوٹ تھا -

شیشیاں چھم چھم اکھاں نال لکھواں نی میٹھے مدینے دیئے ----

لکھ وار صدقے جاواں میں جالیاں نی میٹھے مدینے دیئے -

ملاں کو تین دن ---- مسلمان کو پوچھا - کہ آپ محمدی ہیں - ---- میں بہ حرام کا حال ---- قبر انور سے سلام کی آواز ---- السلام علیکم والسلام علیکم - مسلم - نبی پاک کا قمیض مبارک - آنکھوں پر لگایا کلمہ پڑھا ----

---- نبی پاک دی پیاری حدیث اندر جھوٹے وڈے دا کیتا احترام لکھیا -

نبی پاک دا سچا غلام جیہڑا اوہدے لئی کوثر دا جام لکھیا -

تے کتا راکھواں کوئی نہیں مار سکدا وچہ ملکاں قانون نظام لکھیا -

سانوں دوزخ دی اگ نے ساڑنا کی جیہڑے دل تے محمد دا نام لکھیا -

درود خیر رسول پر موت کا شکر کرے اجر بڑا - (ملاں صاحب)

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ________
Date / /

جنہاں عشق نمازاں پڑھدیاں اوہ کدی نہیں مردے
تے ولیاں دے درباراں تے اور دیکھ لے دیوے بلدے۔

Doshkan (signature)

([illegible])

۸ — ۵ — ۲۰۱۹
۲ — ۰۹ — ۱۴۴۰
۶ — ۳۴ — ۵۷ — PM

فتح مکہ - ۲۴

M T W T F S S
Memo No
Date / /

۸ھ رمضان المبارک کی ۲۰ تاریخ کو مکہ فتح ہوا۔ ۱۰ رمضان کو حضور علیہ السلام مدینے سے چلے اور اسلام کی تاریخ میں ۱۰ رمضان ۸ ہجری کا وہ عظیم دن ہے جس میں آقا علیہ السلام اسلام کو رونق عطا فرمائی --- اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مکے میں پہنچا دیا: کفار کے مظالم سے تنگ آکر حضور علیہ السلام نے ہجرت فرمائی - کفار مکہ بار بار اپنی طاقت کو لے کر بار بار مدینے پر حملہ کر کے مسلمانوں کی طاقت کو چیک کر رہے تھے - کبھی میدان بدر سجایا جا رہا ہے - کبھی میدان احد کبھی غزوہ خندق پلٹ کر دیکھا کفار بار بار مدینہ طیبہ پر حملہ کر رہے تھے۔ آخر وہ وقت آیا کہ حدیبیہ کے مقام پر حضور علیہ السلام نے مکہ کی طرف صلح نامہ لکھا - اور شرائط بھی حضور علیہ السلام نے مکے والوں کی مان لیں --- آج کے بعد ہم جنگ نہیں کریں گے - صلح کے بعد مدینے والے بھی محفوظ ہیں مکے والے بھی بے خوف ہیں - مگر اب جنگ نہ ہوگی --- اچانک ایک دن مکہ والوں نے رات کے پچھلے پہر اس قبیلے پر حملہ کر دیا - جس قبیلے نے حضور علیہ السلام کے ساتھ معاہدہ کیا تھا - کہ ہم ہمیشہ آپ کا ساتھ دیں گے - مکے والوں نے حضور علیہ السلام کے ان غلاموں پر حملہ کر کے مسلمانوں کو للکارا ---

رات کا وقت مکیوں نے حملہ کیا - بچوں کو ذبح کیا - عورتوں اور بڑوں کو حرم کعبہ میں قتل کر دیا - حضرت ام المؤمنین میمونہ فرماتی ہیں کہ اس رات کملی والے میرے حجرے میں تشریف فرما تھے - آدھی رات بیت گئی - ام المؤمنین فرماتی ہیں - کملی والے آقا غسل فرما رہے تھے - تہجد کی نماز کی تیاری ہے - حضور علیہ السلام نے دوران وضو فرمایا لبیک ۳ بار فرمایا - نصرت ۳ بار میں نے عرض کی یا رسول اللہ دوران وضو کون تھا کہ جس کے ساتھ آپ باتیں کر رہے تھے - کہ یا رسول اللہ آپ نے تین بار لبیک لبیک فرمایا، نصرت فرمایا، فرمایا کہ میمونہ --- میرے کسی کو کوئی نہیں - فرمایا کہ آج رات کافروں نے میرے غلاموں پر حملہ کر دیا ہے - حضور علیہ السلام نے فرمایا - کہ ان بچوں اور بڑوں اور عورتوں کو قتل کر رہے تھے - اور میرا ایک غلام نے مکے میں بیٹھ کر مدینے کی طرف منہ کر کے مجھے پکارا ہے - اور میں نے اس کو جواب دیا ہے کہ میں محمد تیری مدد کو پہنچا --- میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں گا - یہ پندرہ سو سال کی اسلام کی تاریخ ہے - یہی کملی والے کے صحابہ کرام نے فرمایا - جب بھی مشکل وقت آ جائے - آوازیں لگا کر ہم محمد کو پکارتے رہتے ہیں - یہ اس وقت بھی حضور کو بلاتے تھے - تو غلاموں پر اگر آج بھی مشکل

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

وقت آ جائے گے۔ آج بھی مقدم کملی والے کو آواز دے رہا ہوں (مقدم کہتا ہوگا)
سے امداد کرو آقا جیسے تیرا سہارا ہے۔ دکھ درد مصیبت میں تجھ کو ہی پکارا ہے۔
فرمایا میرا بندہ ہے مجھ بیکس کو آواز دے رہا ہوں —— اس واقعے کو تین دن گزر رہا۔ قبیلے والے آ گئے
بیکس آقا کی بارگاہ میں آ گئے۔ عرض کی آقا مکے والوں نے ہمارا قتل کیا ہے۔ کملی والے رات ہی میں ہمارے
گھروں کو اجاڑ دیا —— (۹—۱۱) انہوں نے آکر شکایت بارگاہ رسالت میں بیان کی۔
سرکار نے فرمایا۔ اے قبیلے والو میں تمہاری اس طرح حفاظت کروں گا جس طرح میں اپنے بچوں کی حفاظت
کرتا ہوں —— ادھر مکے والوں نے غلطی تو کر دی کہ معاہدہ توڑ دیا۔ ادھر مکے والوں کو ڈر پڑ گیا کہ
اب محمد تو بدلہ لیں گے۔ کفار مکہ نے ابوسفیان کو نمائندہ بنا کر مدینے میں بھیجا۔ کہ
ہم معاہدہ کو مانتے ہیں مگر دور میں زیادتی کر دو —— ابوسفیان کو خیال آیا کہ بیٹی ام حبیبہ
کو ملوں —— تصور یہ ہے کہ باپ آتا ہے تو بیٹیاں خوش ہوتی ہیں جب بیٹیاں آتی ہیں تو
باپ خوش ہوتے ہیں۔ حجرے کے مطابق آیا —— بیٹی خوش نہ ہوئی۔ بیٹی کے بستر پر
بیٹھنے لگا —— (۲۵—۱۲) = کیا میں اس پر نہیں بیٹھ سکتا۔ بیٹی نے جو جواب دیا۔
اسلام کے تاریخ کا جھومر بن گیا۔ فرمایا۔ اے ابوسفیان۔ تو نے ابھی نبی کا کلمہ نہیں پڑھا۔ انما المشرکون
نجس۔ تو پلید ہے مگر نبی کا بستر پاک ہے۔ اس پر وہ بیٹھتا ہے جو رب کے عرش پر بیٹھتا ہے
ان بیٹیوں پر قربان جنہوں نے نبی کی زلف پر باپ قربان کر دیئے۔ ان ماؤں کے قدموں پر قربان
جنہوں نے جوان بیٹے اس نبی کی قدموں کی خاک پر قربان کیے —— (باہو)

— علم پڑھیاں جو ہر نہیں بندا جہڑا ہوواں ذات کمینے ہو۔
پتلوں کڈ کا سونا نہیں بندا بھانویں چڑھیے کئیں نگینے ہو۔
شوم کو بوہوں کر دی داد نہیں بلدی بھانویں ہوون لکھ خزینے ہو۔
بنا ادب نصیب نہیں میرا کامل اہو بھانویں مرشد وچھ مدینے ہو۔

ام حبیبہ نے بستر اٹھا دیا۔ اس نے سوچا کہ شاید بیٹی کے بستر پر بیٹھنے نہیں دیتی اس نے کہا
میرا سے تو دیا ہے۔ ابوسفیان مایوس ہو کر نکلا —— خیال آیا کہ ابوبکر کے ساتھ بات کروں۔
ہم پرانے رشتے دار ہیں۔ معاہدہ بڑھا دیتے ہیں۔ ابوبکر نے فرمایا جس کو محمد پناہ نہ دے اس کو کون پناہ

M T W T F S S
Memo No ______
Date / /

پناہ دے سکتا ہے کہ ✗ (۰۰ — ۱۷) جس کو گھر پناہ نہ دے اس کو کون پناہ دے سکتا ہے۔ ہماری
پناہیں تو کملی والے کی پناہ کے تابع ہیں۔ ابو سفیان مایوس ہو کر نکلا۔ عمر فاروق کے پاس گیا۔ ہم رشتہ دار ہیں
۔ جو پناہ رب دے گا وہی پناہ کام آئے گی۔ یہ بھی اشارہ کر دیا کہ ابو سفیان میں تمہارا سر قلم کر دوں گا
جس کو کملی والا پناہ نہ دے اس کو رب بھی پناہ نہیں دیتا۔ مولا علی کے پاس گیا۔ ہم رشتہ دار ہیں۔ ادھر
ادھر جا رہا ہے جا سیدہ کے پاس، بچوں کے پاس۔ تکبر لے کر نہ جانا۔ نبی کے دروازے پر عاجزی لے کر جانا۔ جو نبی کے پاس عاجزی
لے کر جاتا ہے کبھی خالی نہیں آتا ——— کملی والے کے پاس آؤ ——— صلح حدیبیہ کی تجدید کر سکتے۔ وقت زیادہ
کر دیا جائے؟ —— ان شرائط میں سے کوئی توڑی ہے۔ ابو سفیان نے دیکھا —— واپس آ گیا۔ نبی نے مشورہ
کیا —— ابو بکر نے مشورہ دیا یا رسول اللہ مکے والوں پر حملہ نہیں کرنا۔ پھر بھی رشتے دار ہیں۔ عمر فاروق کا لہجہ
ایک بار چلو تو سہی پھر دیکھو زمانہ آپ کا سکہ چلتا ہے۔ ہم ان کو نہ چھوڑیں گے۔ سرکار نے حکم دیا
کہ سب تیاری کر لیں۔ خبردار کسی کو پتہ نہ لگے کہ ہم جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔

سرکار نے باہر قبائل کی طرف پیغام بھیجا کہ جو رب کو ایک مانتا ہے۔ رسول کو مانتا ہے رمضان کے ماہ
میں مدینے آ جائے —— سرکار نے عمر فاروق کی ڈیوٹی لگائی کہ کوئی جاسوس مدینے سے باہر نہ جائے
اور مدینے کی طرف باہر سے نہ آئے۔ حضور جنگ کی تیاری کر رہے ہیں مکہ بے خبر ہیں۔
ایک دن نبی نے دعا مانگی یا اللہ ہماری طرف سے مکے والوں کے کان بہرے کر دے۔ آنکھوں کو اندھا کر دے۔ ان کو خبر
نہ ملے کہ میں آ رہا ہوں۔

اچانک ایک دن حضور علیہ السلام نے علی المرتضیٰ کو بلایا (۱۲ — ۲۲) حضرت مقداد کو بلایا۔
حضرت زبیر کو بلوایا۔ عرض کیا یا رسول اللہ حاضر ہیں۔ نبوت کی آنکھ پہ قربان جائیں۔ فرمایا اے علی
فلاں مقام پر ایک عورت جا رہی ہے اس کے پاس ایک خط ہے۔ اس سے وہ خط لے کر آ جاؤ۔ جب
پہنچے ہیں۔ ہماری جاسوسی ہو رہی ہے۔ وہ خط لے کر آؤ۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ ہم دوڑ گئے۔ اس
سے خط پوچھا —— تلاشی لی مگر خط نہ ملا۔ فرمایا جھوٹ نہ بول جس نے بھیجا ہے وہ جھوٹ نہیں
بول سکتا۔ عورت نے اپنے سر کے بالوں سے خط نکال کر دیا۔ سرکار کی بارگاہ میں آ گئے۔ حضور نے
حاطب بن ابی بلتعہ نے لکھا ہے۔ اس نے کہا میں نے لکھا ہے۔ یہ بدری صحابی ہیں۔ رب نے فرمایا ہے کہ جو
بھی گناہ کریں گے تو رب معاف کر دے گا۔ نبی وہ بتاتا ہے جو زمین پر ہو کر ——

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

دس ہزار کا لشکر تیار ہو گیا ۔ سب لشکر کا سپہ سالار کملی والا ہے ۔ مکے والے
بے خبر ہیں ۔ راستے میں ایک کتیا کا خیال رکھا ۔ میں قلم بند کرتے چلا ۔ اس کا تو ایک
طرف رہ گئے ہیں تو کتوں کا بھی حفاظت کرتا ہوا ۔ کرنے تو جنگ چلے مگر کتیا کے بچوں کی حفاظت
آج اس کا بچہ کتنا وہ خاموش جا رہے ہیں ۔ مکے والوں کو خبر کیوں نہ ہوئی ۔ رات کے اندھیرے میں نہ
کوئی قتل ہوا اور مکہ بھی فتح ہو جائے ۔ یہ رحمۃ للعالمین کا ہے میرے رسول اکرم کا ۔ راستے میں ابو سفیان کا
ملنا ۔ حضرت عباس کو فرمایا ۔ کہ ابو سفیان کو دکھانا محمد کا لشکر کتنا ہے ۔ ایک ہزار کا گزر
ہوا ۔ تو ابو سفیان شاید یہی لشکر ہے ۔ تو حضرت عباس نے کہا کہ ابھی تو یار کے غلاموں کا
چھوٹا سا گروہ گزرا ہے ۔ آگے دیکھو ۔ دو ہزار کا لشکر گزرا ۔ تین ہزار کا لشکر گزرا
اور نعرہ تکبیر کا گونج ۔ ابو سفیان کا کلیجہ دہل جاتا تھا ۔ جب مہاجر کا لشکر گزرا ۔ تو ابو سفیان
نے کہا ۔ کہ بھتیجا تیرا بڑا بادشاہ ہو گیا ہے ۔ حضرت عباس نے فرمایا ۔ اے جاہل اب نبوت کہا جاتا
ہے ۔ شام کے وقت باہر خیمے لگ گئے ۔ خیموں کے باہر آگ جلائی ۔ مکے والوں نے کہا کہ مکے
میں لات کا اللہ ہزار ہے مگر مکے کے باہر روشنی ہے ۔ ابو سفیان نے کہا ۔ لشکر تو باہر آ چکا ۔
اس کے یا اللہ محمد کے غلاموں ۔ جنگ نہ کرنا ۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ محمد کے دشمنوں کو مگر
نہ گزرنے دیتے ہیں ۔ یہ محمد کے قدموں کا ذکر [illegible] گرنے دیں گے ۔ (۱۱ ـــ ۲۳۴) ـ
سرکار آگے آگے ۔ پیچھے دس ہزار صحابہ کرام سے [illegible] کسی کی جرأت نہیں کہ آگے آتا ۔
اے کملی والے اپنا لشکر لے کر آئے ہو ۔ آج سارا دشمن تیرے قدموں میں بیٹھے ہیں ۔ مگر سرکار [illegible]
[illegible] نہ تھا ۔ سرکار نے اپنا سر جھکایا ۔ کہ اونٹنی کے پالان کے ساتھ لگ رہا تھا ۔ عاجزی کر رہے ہیں اور
فرمایا اللہ اکبر ۔ بڑا تو تو ہے ۔ عزت دینے والا تو ہے ۔ آج مکے والوں کی جرأت نہ تھا اسے اللہ اکبر دیتے ۔
آج تو سب دیکھ رہے ہوں گے ۔ بڑے بڑے جرم کرنا گناہوں میں چھپا کر بیٹھے ہیں ۔ صحابہ کرام نے مل کر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا
کہ [illegible] صحابہ کرام تھے ۔ کہ جو سرکار کی زبان سے کہہ رہے تھے ۔ سرکار کا چہرہ جھکا رہا تھا ۔ کہ
دینے والا کی آنکھیں چھلک رہی تھیں ۔ بنی ہاشم بیت اللہ میں آ گئے ۔ اونٹنی پر طواف کیا ۔ آقا کھڑے ہو کر شان
نہ ہو کر تمام لشکر کے لئے آ گئے ہیں ۔ بڑے بڑے بتوں کو چھڑی کے ساتھ ۔ کسی کی جرأت نہ تھی کہ بولتا ۔
اشارہ کیا ۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ۔ بت گرتے ہوئے جا رہے ہیں ۔ سوچیے ذرا عرش پر یہ مارتے تھے ان نہ تھے اس لیے

اگر کسی بت کو ہاتھ لگ گیا تو یہ بت کو بھی بخشش پڑ جائے گا۔ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم —
کعبے کے اوپر والا بت علی نے گرا دیے — علی نے کیا جرأت ہے کہ نبی کے کندھوں پر چڑھ جائے —
(ایک) دن جبریل وحی لے کر آئے تو فرمایا ذرا ٹھہر جا — آج میرا پیغام نہیں لے جا — کہ اب سوچو کہ
سب سے اونچی جگہ اللہ نے جبریل کو کونسی ہے — دوسری بار جبریل آئے تو جبرائیل کا رنگ اڑا ہوا ہے —
سرکار نے پوچھا — اللہ کے قریب ہوا — بڑا قریب آیا — ستر ہزار پردے رہ گئے — وہاں ہاتھ
پہنچا ہاتھ کا۔ جو محمد کے کندھوں پر ہوگا — یار علی کی ہے — سورۃ (۲۹-۴۴) ۸۴ (ایک دن منبر پر شان
میں حسنین بیٹھا حضور کے زانوؤں میں بیٹھا ہوا) حضرت علی مسکرا دیے تھے — اللہ کے عرش کو سر
لگ رہا ہوں — اللہ کا عرش — جبرائیل گھوڑی ہے — (ملک صاحب)

ہ غالب شیر اللہ دا اوہو اے ۔ تے ویر اے پاک نبی دا ۔
کشتی وچ نہ آسکدا اے اسے رتبہ مولا علی دا ۔

کافر اس دن چپ رہے تھے ۔ ان کا خیال تھا ۔ کہ بدلہ لیں گے — ہر ایک کے دل میں خیال آتا ہے ۔
جو کعبے میں آ جائے گا — اس کو معافی مل جائے گی — کس نے کہا — ابو سفیان — جو اپنا دروازہ
بند کر لے گا اسے بھی معافی ہے ۔ ابو سفیان کی بھی دنیا میں واہ واہ بنا دوں گا — بادشاہ ظلم
کرتے ہیں — ہ بجرتے قتل کرتے ہیں — ستم کرتے ہیں ۔

ہ عجب بھی بھی بات ہو گی صاحب کردار کی ۔
پر بشر دیکھے گا ۔ گواہی الحمد و مختار کی —

ہمارا بھی حال ہے ۔ کہ ہمیں کو گالی دے ہم اس کو ساری عمر دل میں دشمنی رکھتے ہیں — مگر حضور نے
مکہ پڑھا ہے کہ — سرکار نے کعبے میں پرانے واقعات یاد کرائے ۔ اور مکیوں نے کہا ۔ کہ آپ
رحیم ماں باپ کی اولاد ہیں کہ جواب دیا ۔ لا تثریب علیکم الیوم — محمد بدلہ نہیں چاہتا ۔
میں معاف کرتا ہوں — معافی کون اس وقت دیتا ہے جب اختیار بھی ہو ۔ آج سارا اختیار
میرے نبی کے پاس ہیں — (نکتہ) وہ سونا بھٹی میں جا سکتا ہے ۔ جو کالوں کو کالا کہے ۔ اس زبان کو
کیا کرنا ہے جو نبی کی نعت نہ کرے — سبحان اللہ نہ کہے — ہ

ہ کیہڑا ایہو رتبہ دانگوں آ تا لجپال دا ۔ اوسے ان کجیاں دیکھیا اس کوئی شیشہ نال دا ۔

M T W T F S S

Memo No ________
Date / /

چند کافروں کے بارے میں فرمایا کہ جہاں بھی ملیں قتل کر دیے جائیں۔ ایک کافر کا نام ہے ([illegible])
نقاب ڈال کر بیٹھ گیا ـــــ فرمایا اگر ظاہر بھی ہو تو اس کو بھی معافی نہیں۔ فرمایا رحمۃ للعالمین
تو میں ہی ہوں ـــ ؟ اور ایک کافر ـ دوران طواف حملہ کا ارادہ کیا ـــ فضالہ بن عمیر کو
دیکھا تو پوچھا کدھر آئے ہو ـــ فرمایا جھوٹ ہے کعبے میں دیکھ بھال کر رہا تھا۔ نبی نے سینے
پر ہاتھ رکھا ـــ اللہ تعالیٰ نے دل میں رحم رکھا ـــ ایک مدت تک دیکھا ـ جس نے پوچھا ـ
میری طرف دیکھا ہوا نہیں تو فرمایا میری طرف کون دیکھے گا ـ میں تو محمد کو دیکھ رہا ہوں ـ
ظہر کی نماز کی اذان ـ فتح مکہ کے دن ـــ سن ۸ (... ـــ ۶۳۰) ، فتح مکہ کے دن آدھے ـــ
زیادہ لوگوں نے نبی کا کلمہ پڑھ لیا ـــ ظہر کی نماز سے لوگوں کو دیکھ کر بلال کو فرمایا ـ نبی نے ـ بلایا
کہ بلال کہاں ہے کہ حالانکہ سب کھڑے ہیں ـ دیکھ رہے ہیں کہ اس کو کہاں سے رہے ہیں ـ بلال آگئے فرمایا اذان پڑھو ـ
کعبے کی چھت پر اذان پڑھو ـ عرض کی میں تو غلام ہوں ـ ان ـــ اوپر کیسے چڑھ جاؤں ـ فرمایا میں ان کو بتانا چاہتا
ہوں کہ تم ـــ میرے نفس کا مقام اونچا ہے ـ حضرت ـــ کسی نے پوچھا کہ [illegible]
ہے فرمایا مال و دولت میں [illegible] فرمایا [illegible] مال دار مر جاتے ہیں تو
سب چھوڑ کر ختم ہو جاتے ہیں ـ کہ دل کا مقام ہو جاتے تو قبر میں بھی [illegible] ہوتا ہے ـ
نبی نے حکم دیا تو بلال ـــ چڑھا نہ جا رہا تھا ـــ نبی کے قدم پر ہاتھ رکھ [illegible] اوپر چڑھا
کر دیا ہے ـ اذان پڑھ رہے تھے ـ تین کافر کھڑے تھے ـ باتیں کر رہے تھے ـ کہ شکر ہے کہ میرا والد مر چکا ہے کہ اس سیاہ
غلام کو کعبے کی چھت پر چڑھ کر اذان دیتے ہوئے نہ دیکھا ـــ دوسرے نے بھی یہی کہا ـــ کہ شکر ہے کہ میرا والد
بھی مر گیا ہے ـ ابو سفیان قریب تھا ـ اس نے پوچھا ـــ نبی کو پہاڑوں نے بتا دینا ہے کہ باتیں
کون سے کر رہے تھے ـــ مکے کے [illegible] سب لوگوں کو بتا رہے ہیں ـــ نبی نے حارث
پوچھا کہ کیا باتیں کر رہے تھے ـ دوسرے سے پوچھا ـــ ابو سفیان ـــ سے پوچھا تو کہا میں نے کچھ نہیں کہا ـــ
بلال کی آواز خوش قسمتی سے سنا تو دھو ـ رنج کر مر گیا تھا ـــــ جو مرے ہوئے والد کا رتبہ تھا بلال ابھی ادھر
ادھر جا رہے تھے ـ اذان کے بعد نماز پڑھی ـ کعبے کے اندر ـ عثمان بن طلحہ ـ پیر کے جمعرات کے دن ـ کعبہ کھلتا
فرمایا کہ چابی ایک دن میرے ہاتھ میں ہوگی ـــ عثمان نے کہا ـ اس دن قریش ہو گئے ہوں گے ـ اس دن قریش
کی عزت ہوگی عروج پر ہو گی ـــ فتح مکہ کے دن فرمایا لاؤ چابی ـــ یہ ہے نبی کا علم غیب ـــ

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

حضرت عثمان نے بیٹی کا کلمہ پڑھ لیا۔ اور چاروں پیر حضرت عثمان کو دے دی۔ کہا جا رہا ہے عثمان کی نسل قیامت
تک [illegible] نسل میں رہے گی۔ آج بھی [illegible] کے ساتھ جاتا ہے۔ حضرت عثمان کی [illegible]
اولاد میں [illegible] ۱۵ دن [illegible] میں رہتے ہیں۔ مدینے والے [illegible]
میں [illegible] اگر آپ [illegible] کریں گے۔
کہا جاتا ہے کہ [illegible] ہے۔ [illegible] مدینے میں قیامت تک [illegible]
[illegible] دو قبیلے ہوں میں [illegible] جو مدینے والے جاتے ہوں گے۔

[signature]

۲۰۱۹ — ۶ — ۲۵ (منگل)

۱۴۴۰ — ۱۰ — ۲۲

۸ — ۵۲ — ۳۸ — PM

KHURRAM PAPER PRODUCTS

97

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______
Date / /

۲۵ - غزوۂ اُحد کے شہداء

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ ۔۔۔ یرزقون ۔ (تمہید)

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ۔ وعلیٰ آلک واصحابک یا نعمۃ اللہ ۔۔۔

(ترجمہ) مت تصور کرنا ان لوگوں کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ۔ وہ زندہ ہیں ۔
کہ ان کے لیے رزق بھی حاصل کرتے ہیں ۔۔۔ شوال ۳ھ میں تاریخ اسلام کا بڑا اہم موڑ غزوہ
احد وہ کہا جاتا ہے ۔ یہ اسلام کی بہار کا وہ دور تھا ۔۔۔ کہ سوال ہوتا ہے کہ ہم ان جنگوں اور
واقعات کا کیوں ذکر کرتے ہیں ۔۔۔ (۲۱-۴) صحابہ کرام کی اولادیں تو یہاں تک فرماتے ہیں
کہ ہمارے گھروں میں حضور کی جنگوں کا اس طرح سبق دیا جاتا تھا جس طرح لوگ اپنے بچوں کو قرآن کا
سبق دلاتے ہیں ۔ اس طرح حضور علیہ السلام کے غزوات کا ذکر سنایا جاتا تھا ۔ تاکہ ہمارا اسلام
اور حضور علیہ دین اسلام کی اس دور کی یاد تازہ رہے ۔ ولولہ پیدا ہو جائے ۔ جنہوں نے حضور علیہ السلام
کی زلف سیاہ کے پیار میں تن من دھن قربان کر دیا تھا ۔

رمضان المبارک ۲ھ اندر خونی غزوہ بدر آیا غزوہ بدر میں ستر کفار سردار مارے گئے ستر قیدی بھی
ہو گئے ۔ تعداد میں بھی زیادہ تھے ۔ کفار نے حملہ کیا ۔ عظیم فتح اللہ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی ۔ ابوسفیان
کے ساتھ مشورہ ۔۔۔ اور تمام اخراجات مانگے ۔ اور ابوسفیان نے اپنے ذمہ لیے ۔ ۳ ہجری
میں مسلمانوں کو غزوہ احد ۔۔۔ تین ہزار سپاہی ۔۔۔ نبی پاک نے مشورہ کیا ۔ صحابہ کرام کا
مشورہ ۔ نبی نے کہا باہر کا فیصلہ نہ بدلیں گے ۔

کیا پیش کریں تجھ کو کیا چیز ہماری ہے ۔ یہ دل بھی تمہارا ہے ۔ یہ جان بھی تمہاری ہے
سرکار تشریف لے گئے ۔ مدینے میں ایک ہزار کا لشکر ۔۔۔ اس لشکر میں ۱۴ + ۱۶ سال
کے ننھے سپاہی ۔۔۔ مدینے میں تیاری ۔۔۔ مکے میں تیاری ۔ جبیر کا غلام وحشی ۔۔۔
کے ساتھ ۔ امیر حمزہ ۔۔۔ مقام ابواء میں ہندہ کا مشورہ ۔۔۔ بچوں کا مشورہ ۔ مسجد کی
لیے دعا ۔ بغداد میں امام ابو یوسف اسی سعد کی اولاد سے پیدا ہوئے ۔ رافع بن خدیج
کو واپس کر دیا ۔۔۔ سمرہ بن جندب کو بھی سلیکٹ کر دیا ۔۔۔ رافع بن خدیج اور سعد کی
کشتی ہوئی ۔۔۔ جمعہ ماہ کا بچہ ۔ مائیں لے کر آئیں ۔۔۔ تمام دشت میں شہیدوں کی مائیں ۔۔۔ یہ خبر
کہا تو کہتے ہیں ۔۔۔ سرکار نے خواب دیکھا کہ جانور ذبح کیا جا رہا ہے ۔ تیرے میری تلوار میں

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

دندان مبارک — ۳ — کوہ پر ابن قمئہ نے مطعم کی زرہ میں جا کر ڈالا ہے تاکہ ... ۷۰ صحابہ شہید ہو گئے۔ میں کا ہر ایک

سے ایک فرد شہید ہو گا۔ مطعون وہ ... مدینہ آیا ہے۔ مدینہ سے باہر پہاڑ احد ہو آئے

ہی محبت رسول کا ڈنکا بجا رہا ہے۔ احد پہاڑ نے صحابہ کرام کی جرأتوں کو دیکھا ہے

ایک طرف کافروں کا لشکر۔ حضور کی جانب مدینہ کے والوں کا لشکر آیا۔ جنگ احد میں کافر

علمبرداروں کو ساتھ لے کر آئے۔ کوہ درہ میں تنگ تھا درہ — اور مدینہ کی طرف سے ... تاکہ ہو سکیں

جنگ احد میں مسلمانوں کی شکست بھی شامل تھا۔ (۲۵ — ۵۸) ۱۲ عمرو نے ... پلان کی خاطر۔

۵۰ تیر اندازوں کو پہاڑی پر کھڑا کیا — سرکار نے ذمہ داری کو کہا ہے جو میری تلوار کا حق کون ادا

کرے — ابو دجانہ رضی — اور بادشاہوں کی طرح یہ تلوار ... ہو جائے — اپنی چال چلتے

تھے۔ مگر آپ کو بڑا اچھا لگ رہا تھا — جس ہاتھ میں تلوار رسول ہو اس کی ہے

امیر حمزہ نے روزہ رکھا تھا — سرکار کا نائب لشکر تھے — ایک ہزار تیر — سرکار فرمایا

تھے۔ یہ تاریخ اسلام میں کا وزن کو۔ ... قربانی —

دو صحابہ کی گفتگو — سعد بن وقاص + عبداللہ بن جحش رضی — قیامت کے دن جب اللہ پوچھے

تو کیا کہوں گا یہ حال میرے یار کے جیسے بنا ہے۔ (۳۴ — ۱۳) یا اللہ اس لئے تاکہ تو بھی کہے

کہ اے میرے بندے سچ کہا ہے — صحابہ کرام کے آخری سال ... زمانے میں۔

سے جس تن اندر اہو عشق سمایا پھر ہنس کے نہ جانا —

سونہے کہاں لوہی ملی ہر ایک انسان ہے دس بار روتا نا

— حضرت عمرو بن جموح حضور کے صحابی — آپ کو پتہ چلا کہ حضور احد میں میدان

جہاد لے گئے ہیں۔ یہ معذور تھے — گھر والوں نے کہا — اور حضور کی اجازت

حضرت حنظلہ کا دولہا بھی میدان میں۔ انہیں اللہ کی شادی ہوئی ہے ایک بیوی کو کہا کر

وہ میرا یار بلا رہا ہے —

سے جان منگیں تے دیر نہ کریے۔ اگے یار سجن دے —

عاشق تے شہید محمد او محتاج نہیں کفن دے —

بیوی نے کہا میرا حسن دیکھو۔ فرمایا میں تو محمد کو دیکھا ہے۔ بیوی کو کیسا لگا لیا — جنگ احد

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No
Date / /

میدان میں دو لاشیں نہ مل سکیں۔ حضرت حمزہ اور حنظلہ۔ فرشتوں نے غسل دیا

یہ وہ صحابی ہیں جن کو غسیل الملائکہ کہا جاتا ہے۔ (۵۹ - ۳۹) صحابہ کہتے ہیں کہ شہید

کو تو غسل نہیں دیا جاتا۔ لاش میں تو آنکھوں سے پانی کے قطرے۔ بیوی نے کہا کہ حضرت

حنظلہ پر غسل فرض تھا۔ صحابی نے غسل کے بغیر جنگ کیا۔ فرشتوں نے کروا دیا۔

بتایا کہ غزوہ احد میں صحابہ کو نظارہ کر رہے تھے۔ مدینہ میں اصیرم نامی نوجوان۔

مدینے آیا۔ سارے برادری نے کلمہ پڑھا۔ مگر اس نے کلمہ نہ پڑھا۔ مدینے میں آکر دیکھا تو

کھجوروں میں کچھ نہ تھا۔ کہ رشتے دار مل جائیں۔ بتایا گیا کہ غزوہ احد میں ہیں۔ دل

میں اسلام کی محبت آگئی۔ سچے دل کی نگاہ ہوئی تو کہا کہ رستہ بتاؤ ہم رہے ہیں۔

میں تو جنگجو ہوں نوجوان ہوں۔ کھجوریں کھا رہا تھا۔ جب بیمار سا عمر تھی میں کھانا چلتے

عبادت لشکر کا تھے اسی طرح چلتے چلتے نوجوان بوڑھے کھجوریں کھاتے ہیں۔ اور سنا بولو۔

تو جانیں دے گئے مگر کم آواز میں نہیں قربان کر سکتے۔ قریب آکر بیٹا کے چہرے

کو جمال دیکھا۔ ایک دعا کی کھجور دل۔ ایک حضور دل۔ شہیدوں کے بارے میں

پوچھا۔ فرمایا جو ادھر سے مر جائیں دوزخ میں۔ فرمایا جنت تلواروں کے سائے میں

ہے۔ رب نے میدان کی طرف دیکھا تو سات جنت نظر آگئی۔ کیا جنت مجھے ملے گی؟ فرمایا

جنت رب نے بنائی میرے غلاموں کے لیے۔ کھجوروں کو پھینک دیا۔ کلمہ پڑھ کر

تلوار لہرا رہا تھا۔ فرمایا کہ اس طرح تھا جیسے [illegible] لڑا۔ جب زمین پر گرا

جانثاری وار کیا اپنے یار نہیں کو تھا اپنے افسوس دو دھڑا۔

بستر لایا کر دیا نہیں آکے ہے یار سے [illegible] پھیرا۔

کسی نے ابوہریرہ سے پوچھا کہ زندگی سب اچھا شہید کون سا ہے۔ فرمایا اصیرم۔ فرمایا

نماز نہ پڑھی۔ حج نہ کیا۔ روزہ نہ رکھا۔ رحمت کی یار کو دیکھا قربان ہو گیا۔ وہ اسم کا جمال

صحابہ کھڑے سامنے ہوں گے۔

جنگ احد میں بڑے بڑے صحابہ کرام نے بڑے بڑے کام جوہر دکھائے۔ کفار نے ظلم کی انتہا کی تھی

وحشی نے امیر حمزہ کو شہید کیا ہے۔ ایک طرف بیٹھا تھا۔ جدھر صحابہ کرام بڑی یار گئے

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date / /

کافر دور بیٹھے تھے۔ وحشی نے پوچھا یہ کون ہے۔ کسی نے بتایا یہ تو امیر حمزہ ہے۔ امیر حمزہ
پر حملہ کیا۔ مگر زمین پر تشریف لے گئے۔ ابو سفیان کی بیوی ہندہ نے کلیجوں میں سے کلیجہ نکال کر چبا
گئی — ہندہ ظالم نے اعلان کیا تھا — امیر حمزہ کو مثلہ کر دوں گی — حضور خود
کو دیکھا تھا — ذرا دیر بعد یار سرکار کو خبر آ گئی تھی۔ ہم نے تو کبھی وضو کا قطرہ بھی
گرنے نہ دیا — تو یار سرکار خون کے قطرے کیوں گرتے دیں (۴۹ — ۲۲) ۔
جنگ احد میں کافروں کو دور سے دیکھا تو سمجھا صحابہ نے کہ فتح ہو گئی ہے۔ جنگ ختم کر دی۔ جو پہاڑ پر
پر بیٹھے تھے۔ عکرمہ اور خالد نے حملہ کیا۔ صحابہ نے نبی کا حکم نہ مانا — ایک صحابی
کی تلوار ٹوٹ گئی۔ تو سرکار نے کھجور کی ٹہنی عطا کر دی۔ تو وہی تلوار بن گئی — مصعب
بن عمیر کو شہید کیا۔ تو شیطان نے واویلا کیا۔ کہ محمد شہید ہو گئے کیونکہ اس صحابی کی شکل
نبی سے ملتی تھی — ایک صحابی نے للکارا کہ اے محمد کے یارو کفاروں کو جس نے [illegible] کو شہید
کیا ہے — ہر ایک صحابی کو ۸۰-۸۰ تیر لگے۔ مگر جان کہاں ہے کہ کس نے کو شیر کہتے —
کفار نے پتھر مارا تو سرکار کے دندان مبارک شہید ہو گئے — جبڑے سے دانت نہ
گرے۔ یہ تو طبیب تھا۔ مگر بہانہ طبیب نہیں ہوتا — دانت کی اوپر کی جلد اترنے سے
نبی کے حسن میں اور رونق آ گئی — جنگ احد کے بعد اس دندان سے نور نکلتا تھا۔
صحابہ کرام بچا رہے تھے مگر کافر حملہ صفوں پر کر رہے تھے — (الم — ۵۴) اور صحابہ
کو علم ہو رہے تھے۔ ۔ — سرکار کا چہرہ انور زخمی ہے — سیدہ نے نبی پاک کے زخموں
کو کپڑا جلا کر — ایک عورت نے نبی پاک کے بارے میں پوچھا۔ کسی نے پوچھا
کہ والد اگر آپ زندہ ہیں تو دکھ میں ختم [illegible] ہے ختم اگر تو زندہ ہے تو کائنات زندہ
ہے۔ لاشوں کو کفن کرنا — امیر حمزہ کی لاش — حضرت صفیہ کا آنا۔
حضرت زبیر نے والدہ کو روکا — عرض کیا کہ میرا بھائی دنیا داروں سے گیا نہ
مرا بلکہ محمد کی زلفوں پر قربان ہوا ہے۔ (مسائل ماسب)
— وہ دیر ہوں نے امیر جمع دیاں یا ہوا۔ آلعن لوگ سیاہ دیراں [illegible] جو محمد تھے۔
— ام دو حا کوں سیاہ نے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

/٥/ ۱۰۱

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

حضرت صفیہ اپنے بھائی کی لاش پر روئیں ۔۔۔ نبی پاک نے اپنی پھوپھی کے سینے
پر ہاتھ رکھا تو ۔۔۔ رنج دور ہو گیا ۔۔۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں ۔ جب
دفنانے کا وقت آیا ۔۔۔ سرکار نے اٹھایا ۔۔۔ تو بڑا دکھ ہوا ۔۔۔ وحشی کا
طائف میں جانا ۔۔۔ جب طائف والوں نے نبی کا کملی والے کا کلمہ پڑھا تو خیال
آیا کہ ہمیں اور چلا جاؤں ۔۔۔ کسی نے کہا دور نہیں ۔ جا کے محمد کا کلمہ پڑھ لے ۔
معاف کر دیتے ہیں ۔ وحشی کو فرمایا کہ میرے سامنے نہ آنا ۔۔۔ ابو بکر کے
دور میں مسیلمہ کذاب کو مارا ۔۔۔ اسی خنجر سے اس کو مار دیا ۔
فرماتے تھے کہ کفر کی حالت میں سب سے اچھے بندے کو میں نے مارا تھا ۔ اور گستاخ کو بھی
میں نے ہی مارا تھا ۔ ماموں اور چچا کو اکٹھا دفن کیا گیا ۔۔۔ کون اپنے اپنے
رشتے داروں کو رو رہا تھا ۔ فرمایا میرے چچا پر کوئی رونے والا کوئی نہیں ہے ۔ ہشتر نہیں
کتنا دکھ ہے رسول اللہ کے قلب اطہر میں ۔ مدینے میں ایک عورت
تھی ۔ دیکھنا ۔۔۔ کس کا صبر کرنا ۔ بیٹا ماموں امیر حمزہ شہید ہو گئے ۔ غرض
کی کملی والے آپ تو زندہ ہیں ۔ خاوند بھی فوت ہوا ۔۔۔ کملی والے سارا
چہرے کو دیکھ کر دکھ ختم کر لیتی تھی ۔ سرکار نے سارا رات پہرہ دیا ۔
ہر سال شہداء احد کے پاس جانا ۔۔۔ سال بعد جانا سرکار کی سنت ہے

(حافظ محمد عمران آسی)

Tabbas

14 — 9 — 2019 — 9 — 2 — PM

15 — 1 — 1441 — جمعہ

۲۶ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین - (تمہید) قرآن مجید الم سے لے کر والناس
تک ہر آیت معطلین ہے (میاں صاحب) زیراں زبراں ـــ قرآن مجید کی ہر آیت لفظ
معطلین ہے - جس کو اس آیت کا ترجمہ آتا ہے - حضور علیہ السلام کا بھی جنتی غلام
ہے - مگر جس کو ترجمہ نہیں آتا - یہ وہی آیت کا ہے جو اس کی توسیع سنتا ہے۔
اس کے کلیجے میں ٹھنڈ پڑتی ہے - اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا وما ارسلنٰک
الا رحمۃ للعالمین ـــ ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے - اللہ تعالیٰ
نے قرآن مجید میں دیگر انبیاء اور رسولوں کی شانوں صفات کا ذکر فرمایا۔
آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: انی جاعل فی الارض خلیفۃ ـــ حضرت ابراہیم -
انی جاعلک للناس اماما - داؤد علیہ السلام یا داؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض -
سب کے بارے میں فرمایا میں بناؤں گا - مگر یار کی باری آئی تو فرمایا - ادھار نہ کروں گا - فرمایا
وما ارسلنٰک الا رحمۃ ـــ یا ایہا النبی انا ارسلنٰک ـــ اللہ تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا اے ابراہیم میں آپ کو لوگوں کا امام بناؤں گا - آدم کو فرمایا - داؤد کو
فرمایا ـــ مگر محبوب کو فرمایا وما ارسلنٰک الا ـــ فرمایا کملی والیا میں نے آپ کو
عالمین کی رحمت بنا کر بھیجا ہے - فرمایا نبی بھی بنایا ہے رسول بھی بنایا ہے مبشر
بھی بنا کر بھیجا ہے نذیر بھی بنا کر بھیجا ہے - فرمایا وداعیا الی اللہ اللہ کی طرف بلانے
والا بھی بنا کر بھیجا ہے - فرمایا کملی والے آپ کو سراجا منیرا بھی بنا کر بھیجا ہے - آپ کو
یٰسین بھی بنا کر ـــ طٰہ ـــ مزمل کی چادر والے - مدثر کمبل - فرمایا محبوب کو سارا
کچھ بنا کر بھیجا ہے - فرمایا امت کو بتانا چاہتا ہوں ـــ باقی سب کچھ بن کر آتے ہیں۔
فرمایا یار بن کے آیا ہے ـــ (۳۹ ـــ ۹) فرمایا باقی نبی بن کے آتے ہیں - اور آپ رحمت
بن کے آیا ہے - اللہ نے سب انبیاء کی مخلوق کو بتا دیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کملی والیا وما
ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین ـــ ہر نبی اپنی امت کے لئے رحمت بن کے آیا - آدم سے تمام
انبیاء کا ذکر ہے ـــ جب یار کی باری آئی اللہ نے کملی والیا کملی والیا - مگر آپ تو
عالمین کی رحمت بنا کر بھیجا ہے اللہ نے اپنے لیے فرمایا الحمد للہ رب العالمین ـــ دیکھا سبحان

سب یوں تو سارے ہی انبیاء محترم —

103

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

رکوع رب العزت عما یصفون — پروردگار نے فرمایا - تمام حمد ہیں اسی اللہ کے لیے جو
تمام عالمین کے پالنے والا ایک ہے ۔ تمام چیزوں کا رب ہے — اللہ نے والدین کے
بارے میں فرمایا - کما ربیٰنی صغیرا — اللہ نرمائی کی پالنا ہے - جب ماں بیٹے کو
نہیں پالتی ہے تب اپنے کے لیے رحمت نہ آجاتی ہے - فرمایا ماں بیٹے کو رحمت کے ساتھ پالتی
ہے - فرمایا کبھی والدا رحمت کے بغیر پالا نہیں جاتا — میں سارے عالمین کو پالنے والا ہوں
مگر میرے مقصد کے پالنے کا ہوں - (۱۳ — ۱۴) وہ رب العالمین تھے - پھر رحمۃ للعالمین تھے
اللہ کی رحمت کے تشو طلعے نے ایک جہان میں — ہے

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سردار انبیاء کیوں کہا ہے - اللہ نے فرمایا تلک الرسل فضلنا —
ترجمہ اس کا یہی ہے — ویسے تو انبیاء بہت ہیں - آدم سے عیسیٰ تک — سب
کی طرف دیکھ کر یوں لگا سارے برابر ہیں — شب معراج جبریل نے اذان پڑھی - اللہ سے
پوچھا — بتا دے کہ امام کون ہے - صفوں میں سارے نبی اور رسل ہیں - اللہ نے فرمایا
جبریل فیصلہ خود کر لو کہ جو سب سے چیستے لگتا ہے - سرکار نے پوچھا - آدم سے
عیسیٰ تک سب پیچھے کھڑے ہیں - کسی نبی یا رسول نے اعتراض نہ کیا - کہ لا نفرق بین احد
ہمیں پیچھے کیوں کھڑا کیا - محمد ﷺ کو کھڑا کیوں کیا ہے — نبی کو اپنے جیسا کہنے والے
سمجھیں اپنے دل میں سوچا کہ — جن کا حق بنتا تھا وہ بولتا ہی نہیں ہیں - تو گویا ان
سے نبی کا سر ہے جسم بڑا ہے — جبریل نے نبی کو مصلے پر کھڑا کیا —
عرض کیا ایسا کیوں والا - میں نے کچھ نہ کیا - اللہ نے خود ہی کر لیا ہے - جبریل نے عرض
میں سب مقامات دیکھے مگر میرے جیسا کوئی نظر نہ آیا — یوں تو سارے انبیاء محترم
ہر نبی اپنی امت کے لیے رحمت بن کے آیا - مگر جب یار کی باری آئی رحمۃ للعالمین
جو اپنی امتوں کے لیے رحمت بن کے آئے - تو ان کے لیے بڑا رحمت بن کے آیا ہے
ایک وہ نبی ہے جو رحمۃ للعالمین ہے - نبی کے لیے بھی رحمت - اللھم اجعلنی من امت محمد
حضرت عیسیٰ کی انجیل برنباس میں واقعہ موجود ہے - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
جب اپنے امتیوں کو کملی والے کا ذکر سنایا ہے - باب انبیاء سونا لگتا ہے - استاد

Memo No
M T W T F S S
Date / /

مرشد سے اور نبی بھی اپنا حسین لگتا ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔ ومبشراً برسول
احمد۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے محمد کیوں نہ کہا۔ احمد کیوں کہا۔ اصل
میں حضور کا نام زمین پر نام محمد ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی حیات کا
ذکر فرمایا۔ ایک امتی نے عرض کیا۔ یہ شان تو بڑی آپ کی ہے۔ یک احمد کی یاد
کرتا ہوں میں آپ۔ حضرت عیسیٰ کی شان ہے۔ والہ اکبر۔ پاؤں میں
فرمایا۔ ہمیشہ سچ فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم ہے۔ مجھے اگر جوتا کے تسمے کھولنے
کی اجازت مل جائے۔ تو میں اپنے مقدر پر ناز کروں گا۔ (انجیل برنباس)
حسین بن کی غلامی کے لئے نبی ترستے گئے۔ اس محبوب نے ہمیں حق لیا ہے کہ ہمیں مانگنے کے
بغیر محبوب عطا ہو گیا۔ سنبھالیا ہو۔

سب عیب بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ دی گہنا بھارا ہو۔

نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ہو۔

حدوں بے حد درود نبی تے جیندا ایڈ پسارا ہو۔

میں قربان ایہناں تھیناں لاشک مرشد کامل باہو جنہاں ملیا نبی سہارا ہو۔

نبی کہتے ہیں یا اللہ محبوب کا امتی بنا دے جب یوں تو سب نبی خوش ہیں

اللہ نے فرمایا وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔ اپنے لئے فرمایا۔ اللہ نے اس جہان
میں سب کو بنایا۔ اچھے بھی برے بھی خوش ہیں۔ (زمین و آسمان کی سب چیزیں)
فرمایا محبوب میں نے آپ کو رحمت بنایا ہے۔ ذکر اللہ بنایا رب میں نے بنائی ہیں مگر
سب کا شفا دینے والا تجھے بنایا ہے (۳۸-۳۱) جان صاحب فرماتے ہیں

اے محبوب حبیب ربا حامی روز حشر دا

آپ یتیم یتیماں تائیں ہتھ سر تے دھر دا۔

واہ کیہہ امت دا والی شفاعت کردا۔

جبرائیل جیہے چاکر تے نبیاں دا سرکردا۔

اعلیٰ حضرت نے ترجمہ کیا رحمت اول

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

(نبی بشر ہے)

ایک کوشش میں انبیاء کا دیدار ۱۔ اللہ کے نبی اور رسول علیہ السلام معراج پر گئے -
جنت کے قریب گئے —— کوئی نبی محمد کے بغیر جنت نہ جا سکیں گے —— اگر میں نہیں جا
سکتا تو جنت میں حور محلات نعمتوں میں تو یا جنت میں محمد کے غلام ہیں جو کے اڑا رہے ہیں -
جب میں جنت میں دیکھ رہا - میں محمد کا غلام ہیں کہ وہ لوں گا —— ہاں وہ بھی نبی ——
اسے کملی والے مدنی جنت کو دیکھ کر امت کو بھول گئے - اے کملی والے - اللہ کو دیکھ کر کیسا
یا اللہ میں واپس جاؤں —— یا اللہ پیچھے غلاموں کو سویا ہوا چھوڑ کے آیا ہوں - یا اللہ
میری امت کا مجھے بغیر دل نہیں لگتا —— یا اللہ میں سویا ہوا چھوڑ کے آیا ہوں
واپس جا کر ان سے ملاقات کروں تاکہ میری امت کا دل نہ ٹوٹ جائے —
ایک کوشش میں انبیاء کا دیدار —— ہر کسی کے لئے رحمت بن کے آئے ——
اللہ عالمین کے بغیر ہے - اللہ کے بغیر ساری کائنات عالمین ہے سب فرمایا جس
کے لئے رب ہوں - تو وہ اس کے لئے رحمت ہے —— حضور علیہ السلام نے کہا
اے جبرائیل میں رحمت ہوں عالمین کے لئے تو میں تو بھی شمار رہا؟ آپ کو بھی میری
رحمت سے حصہ ملا ہے - مجھے کی ہر کوئی سے کہ جس کو حصہ نہ ملا ہو - تو جبرائیل نے
فرمایا: ہم نے تسبیحات پڑھا دی کی - ہر وقت یاد کرتے ہیں - ابلیس بھی تھا ہم آدم کو سجدہ
کرنا حکم دیا —— شیطان نے انکار کیا - کائنات میں نبی کو جس نے بشر دیکھا.
وہ شیطان ہے —— نبی کا بشر ہونا کوئی عیب نہیں ہے - جو نبی کو بشر نہ مانے
وہ کافر ہے - قل انما انا بشر - اور جو نبی کو نور نہ مانے وہ بھی قرآن کا انکار
کرتا ہے —— جو نبی کو بشر نہ مانے المیاں اس بھی ڈول جاتا ہے - اور جو اپنے جیسا
مانے جاہل —— نبی بشر ہے مگر ہمارے جیسا نہیں ہے - اللہ نے فرمایا ——
فما ترجع منها ناتیک زوجہم —— یوم الدین —— جو جنت میں رہ کے نبی کو
بشر سمجھے —— وہ جنت میں نہیں رہ سکتا - جو زمین میں رہ کر نبی کو بشر کہے - وہ
جنت میں کیسے جا سکتا ہے —— (۴۴ - ۱۴۴۴) : آج کبھی چہرے دیکھو
اگر کوئی نبی کو اپنے جیسا کہے - (منہ نہ ہوتا جس پیارا دل تمہارا) (مثال)

Memo No
Date / /

شہر سے جیسے ہزاروں آم کے اندر چلے گئے۔ مگر اللہ نے اپنے یار جیسا کوئی بنایا ہی نہیں ہے۔
ہم تیری کیوں مانیں جس نے دیکھا ہی نہیں۔ پوچھو ان سے جنہوں نے دیکھا ہے۔ لم ار
مثلہ دار العبادۃ مثلہ سے ہر کلام سے کام نے فرمایا عمر کی سنیں۔ تو کوہ نے
پوچھا تو ہم کیا کر نعت کہیں سے اس صورت تو ان میں جان آ گئی
جبرائیل نے کہا جب اللہ نے شیطان کو نکالا تو مجھے بھی ڈر لگا کہ اس نے عبادت بھی
بہت کی ہے۔ کہیں ہمارا کیا ہوگا۔ سرکار آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ تک خدمت
کرتا رہا۔ مگر کملی والے آ گئے تو تسکین آ گئی۔ جب وما ارسلناک الا رحمۃ لقد جاءکم رسول
امین … چار … نہیں بیان فرمائیں … کریم بھی کہا۔ مکین بھی۔ امین بھی کہا
رسول بھی کہا۔ دین دنیا میں بھی تیرا ہی نوکر تھا۔ آخرت میں بھی تیرا ہی نوکر تھا
ایک دن جبرائیل اور میکائیل سرکار کی بارگاہ میں آئے اپنے رخسار سرکار کے
… میں سرکار کی خدمت سے اللہ کی بارگاہ سے اجازت سے جبرائیل کہہ
آتا تھا۔ یمین کا رسالہ محمد کو نہ دیکھوں تو گزارہ نہیں ہوتا۔ حقیقتاً یہی جبرائیل
کی مشتاق … کرنے آتا تھا
وما ارسلناک۔ پہلے نفی فرمائی۔ پھر اثبات فرمائی۔ کلمہ شریف میں بھی لا الہ
الا اللہ۔ جب نفی کے بعد اثبات آ جائے تو حصر کے معنی آتا ہے۔ تو بات
یہ پیش کی ہے۔ کوئی الٰہ نہیں مگر ایک ہی اللہ ہے۔ (مثال) کوئی پیغمبر نہیں ہے مگر
مگر ایک اللہ۔ فرمایا وما ارسلناک الا۔ کوئی رحمت نہیں مگر ایک ہی کا ہے
جس کا نام محمد ہے۔ کملی والے کے بغیر کوئی اور نہیں ہے۔ یہ ختم نبوت
کی واضح دلیل ہے۔ سب سے اول بھی کملی والا ہے۔ اور آخر میں بھی
یہ دنیا بھی عالم ہے۔ جیسا۔ قبر ایک عالم ہے۔ 18 ہزار عالم
معلوم ہوا جو ہم سے پہلے لوگ تھے۔ ان کو بھی رحمت کی ضرورت تھی۔ ہم کو بھی
ضرورت ہے۔ ہمارے بعد کے لوگوں کو بھی۔ جو قبر میں ہیں۔ قیامت
کے دن بھی اللہ کی رحمت کی ضرورت ہے۔ انبیاء کو بھی ضرورت ہے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

(10)

(نبی کو حاجت نہیں ہے)

M	T	W	T	F	S	S

Memo No ______
Date / /

معلوم ہوا جس کو رحمت کی ضرورت ہو وہ بعد میں آتا ہے اور جو رحمت کرے وہ پہلے ہوتا ہے۔ محتاج بعد میں ہوتا۔ محتاج الیہ پہلے ہوتا ہے۔ اللہ نے جب بچے کو ماں کے شکم میں پیدا کیا (۴۔ ۵۔ ۱) اللہ کو پتہ ہے کہ بچے نے دنیا میں آنا ہے اس نے کھانا بھی ہے پینا بھی ہے۔ بچہ ماں کی گود میں بعد میں آتا ہے مگر ماں کے سینے میں رزق کا انتظام پہلے کر دیا جاتا ہے۔ بچہ سکول میں بعد میں جاتا ہے سکول پہلے بن جاتا ہے۔ بچہ سکول میں بعد میں جاتا ہے۔ کتابیں پہلے آ جاتی ہیں۔

ہم دنیا میں آئے تو ہمیں سانسوں کی پہلے ضرورت ہے۔ سانسوں کیلئے ہوا کی ضرورت ہے۔ اللہ نے ہوا کو پہلے بنائی۔ ہمیں بعد میں بنایا۔ ہمیں کھانے کی ضرورت ہے اللہ نے کھانا پہلے بنایا۔ ہمیں چلنے کے لئے زمین کی ضرورت ہے۔ اللہ نے زمین پہلے بنائی۔ انسان کو بعد میں بھیجا۔ ہمیں کھانے پینے کی ضرورت ہے۔ اللہ نے غذا پہلے پیدا فرمائی۔ پتہ چل گیا۔ جس کی حاجت ہو وہ پہلے آتا ہے۔ جس کو حاجت ہو وہ بعد میں آتا ہے

اللہ نے فرمایا رحمت للعالمین۔ تو سارے عالمین کیلئے رحمت کرنے کیلئے آئے ہو۔ عرض کی یارسول اگر رحمت کی ضرورت ہو جائے۔ اللہ نے فرمایا فکر نہ کر۔ عالم بعد میں بنائے ہیں۔ رحمت للعالمین پہلے سے بنائے ہوئے ہیں۔

درخت بڑا سو بنا ہوا اور پھل لگا ہوا ہو۔ اگر کوئی عقل والا ہے دیکھ کر اس درخت کے نیچے جڑ نہیں ہے۔ آپ سوچیں گے۔ اے عقل کے اندھے اگر جڑ نہیں ہے تو پھل کہاں سے آگیا ہے۔ اگر عقیدہ یہ ہو کہ نبی مر کر مٹی میں مل گیا ہے۔ اے ظالم اگر نبی نہیں ہے تو تو کیسے زندہ ہے۔

اللہ نے فرمایا رحمۃ للعالمین۔ عالم اس لئے زندہ ہیں کہ آپ زندہ ہیں اے محبوب (م) = اگر آپ رحمت ہی نہ کریں تو کوئی زندہ رہ سکتا ہے اگر کوئی کہے۔ علامہ کے گردے اسپیشن پر چل رہے ہیں۔ مگر۔ میرے جگر کا بلب جل رہا ہے۔ تو آپ اسے کہیں گے کم عقل والا تو بڑا ہے۔ جھوٹ بول رہا ہے۔ اگر پاور

— تو زندہ ہے واللہ واللہ میرے چشم عالم سے —

M T W T F S S   Memo No ______ Date / /

اسٹیشن پر بجلی نہیں ہے تو تیرے گھر میں بلب کیسے روشن ہے — یہ تو ہو سکتا ہے کہ
پاور اسٹیشن پر بجلی ہو مگر تیرا بلب نہ جلے — مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ پاور اسٹیشن
بند ہو مگر تیرا بلب جل رہا ہو — (۳۹-۰۸-۱)

ہ مولوی اسماعیل دہلوی ظالم نے کہا — کہ نبی مر کر مٹی میں مل گیا ہے — بے وقوف
اگر پاور اسٹیشن میں بجلی نہ ہو تو تیرا بلب جل نہیں سکتا — اگر نبی زندہ نہیں۔
تو تو زندہ کیسے رہ سکتا ہے — بے وقوف — مدینے کا پاور اسٹیشن بھی زندہ ہے۔ اس
کا مالک بھی زندہ ہے — اگر تیرے ایمان کا بلب نہیں جلتا — تو تیرا ایمان ہی
فیوز ہو گیا ہے۔ اگر تیرا بلب بھی زندہ ہے تو کملی والا بھی زندہ ہے۔ ظالم کہتا ہے۔
نبی مر گیا ہے تو چیک کروا کہ تیرا کنکشن مدینے سے کٹ تو نہیں گیا —
اگر نبی زندہ نہیں تو تو کیسے زندہ رہ سکتا ہے — اگر جان زندہ نہ ہو تو جسم
میں بچہ کیسے زندہ رہ سکتا ہے — (۱-۱۰-۱۷) وہ تو رحمۃ للعالمین ہیں تو
کیا تو عالموں سے نہیں ہے — وہ تو ساری کائنات کی جان ہے

حدیث پاک میں ہے۔ کہ کملی والے تشریف فرما ہیں — ایک اعرابی کا گزر ہوا
اور قریب آ کر محمد رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگا — کہ آپ رسول ہیں — فرمایا میں اللہ کا آخری
رسول اور حبیب ہوں — کہنے لگا۔ اگر رسول ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ — میرے محبوب
نے فرمایا کہ میں اپنی مرضی کا معجزہ دکھاؤں — دوستو۔ جس نبی نے نبوت کا دعویٰ کیا
ہے تو قوم نے معجزہ طلب کیا — تو نبی نے وہی معجزہ دکھایا جو نبی لے کر آئے تھے —
عیسیٰ نے مردے زندہ کر کے دکھا دیئے — موسیٰ ؑ نے اپنا ہاتھ بغل سے نکالا
تو روشن کر کے دکھا دیا — اللہ نے نبی سلیمان کے تخت ہواؤں (اڑا) کے بتا دیا۔
داؤد علیہ السلام نے پرندوں سے باتیں کر کے دکھا دیا — مگر جو نبی جو معجزہ لے کر
آیا تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی نہ دکھا سکتا تھا —

قوم نبی سے معجزہ طلب کرتی ہے۔ تو نبی وہی معجزہ دکھاتے تھے جو لے کر آئے تھے۔
ایک ہی آمنہ کا لال ہے جب قوم نے کہا کہ معجزہ دکھاؤ — سارے اکٹھے ہیں تو نبی نے فرمایا

KHURRAM PAPER PRODUCTS

میں کچھ دکھاؤں ـ فرمایا میں کوئی معجزے لے کر آیا ہوں — بدحالی میں رکھا ہے ـ فرمایا میں
معجزہ بن کر آیا ہوں ـ فرمایا تم اپنی مرضی سے مانگتے جاؤ۔ میں اسی طرح کا دکھاتا جاؤں گا ـ
میں کوئی ایک دو پانچ دس معجزے لے کر آیا ہوں — ابھی اپنی مرضی کا مانگتے جاؤ میں
اسی طرح کا دکھاتا جاؤں گا —

امام بیہقی نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے تو دنیا کو دس ہزار معجزات دکھائے
ہیں — مگر علماء کرام عاشقین فرماتے ہیں کہ گنتی ہی ختم ہو گئی —

اعرابی کہنے لگا کہ معجزہ دکھاؤ میں مان جاؤں گا — کہ آپ نبی ہیں — حضور
مسکرا کر فرمایا کہ میں کوئی اپنی مرضی سے دکھاؤں ـ تو آپ اپنی مرضی سے مانگ
میں اسی طرح کا دکھا دوں گا — اعرابی تھا ـ ابوجہل جیسا عقل مند تھا —
ابوجہل جب بھی آتا ہے تیاری کر کے آتا ہے۔ مٹھی میں کنکریاں لے کر آتا ہے۔
بتا دو کہ میری مٹھی میں کیا ہے ـ اگر بتا دیا کہ مان جاؤں گا کہ نبی ہو — آج کہتا ہے
کہ پیچھے ہی نہیں — دیوار کے پیچھے کا پتہ نہیں ہے۔ مجھ سے تو ابوجہل
اچھا ہے ـ اس کو تو اتنا بھی ایمان تھا — کہ نبی ہو گا تو بتا ہی دے گا —
تو نبی بھی مانتا ہے ـ اور عقیدہ بھی رکھتا ہے کہ بتا بھی سکتا — فرمایا میں یہ تو
بتاؤں کہ مٹھی میں کیا ہے یہ کیا ثبوت ہے کہ میں بتاؤں ـ ثبوت تو یہ ہے کہ مٹھی والی چیز
خود بتا دے کہ میں کون ہوں — کہنے لگا ـ اگر یہ بول پڑے تو اور کیا چاہئے —
یہ تو بولتا ہی نہیں ـ فرمایا مٹھی تیری قبضہ تیرا — کلمہ محمد کا مانا جائے گا —
فرمایا سن ـ تیرا مٹھی میں کا کنکریاں ہیں ـ ابوجہل نے جس وقت مٹھی کا کان
لگائی — تو کلمے کی آواز آئی — اس نے مٹھی کو کھولا تو کنکریاں بول کر کہنے لگی ابوجہل
بہتر ہے کہ ہم بھی ہیں — مگر تو کس طرح کا پتھر ہے — ہم پتھر ہو کر نبی کی سمجھ آ گئی ہے ـ
تو تجھے محمد کی سمجھ ہی نہ آئی — (۱ — ۱۴ — ۱۵)

اعرابی نے دائیں دیکھا بائیں دیکھا — سوچنے لگا کہ کیا مانگوں ـ قریب ایک درخت
تھا — کہنے لگا ـ جی اگر آپ اس درخت کو بلا لیں ـ اگر یہ آ کر کلمہ پڑھے تو میں بھی پڑھ جاؤں گا ـ

M T W T F S S
Memo No
Date / /

حضور نے فرمایا مسکرا کر یہ تو شیاری کر رہا تو پڑھ کر دکھا دے گا ـــ علامہ قاضی عیاض
نے شفا میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اسے فرمایا کہ پھر درخت آجائے ۔ کہنے لگا جی آجائے گا .
بلاؤ ـــ یہ درخت بڑے عاشق رسول ہوتے ہیں ۔ میاں محمد بخش فرماتے ہیں کہ
میں باغ میں گیا تو طرح طرح کے پھل دار درخت دیکھے سب نے ان جھکایا ـــ فرمایا درمیں
میں سرو کا بوٹا تو سیدھا ہی کھڑا ہے ۔ آپ نے اس کے قریب جا کر فرمایا ۔
کہ تیری ساری برادری جھک کے کھڑی ہے تو تو بڑا اکڑ کر کھڑا ہے ـــ آپ فرماتے
ہیں کہ سرو کا درخت رونے لگا ـــ کہ محمد بخشا اس کو یار مل گیا ہے اور مجھے
ابھی تک نہیں ملا ـــ مجھے انتظار ہے ـــ تو میاں محمد بخش فرمایا ۔
سرو در آزاد ہے حیران کھلوتا پیروں میں وچ گڈے ۔
اجاں ہو ہو رسر دیکھے ۔ مینوں یار کھلوتا سر گڈے ۔
یہ درخت بڑے عاشق رسول ہوتے ہیں ۔ کہا وہاں تو اعرابی کہنے لگا ـــ میرے آقا نے فرمایا ۔
میں نہیں بلاتا ۔ اگر میں بلایا تو وہ آجائیگا ـــ تو بعد میں کہے گا ۔ کہ محمد نے پہلے ہی
درخت کے ساتھ معاملہ کیا ہو گا ـــ اعرابی کہنے لگا کہ پھر کیسے آئیگا ـــ میرے
آقا نے فرمایا کہ تو جا ـــ جی میں کیا کروں ـــ سرکار نے فرمایا کہ جا کر درخت کے قریب
میری طرف اشارہ کر کے کہہ دے ۔ کہ تجھے نبی بلا رہا ہے ـــ اعرابی کہنے لگا ۔ کہ درخت
میرے کہنے پر آئے گا ـــ فرمایا اگر آپ جائیگا تو نہیں آئے گا ۔ اگر نبی کا قاصد بن
کے جائیگا ـــ تو پھر آجائیگا ـــ (۱۷ ـــ ۱۲ ـــ ۱) اعرابی حیران ہو کر کہنے لگا کہ
درخت تو میرے کہنے پر آئیگا ـــ میرے آقا نے فرمایا اگر آپ جائیگا تو نہیں آئیگا ـــ
اگر نبی کا قاصد بن کے جائیگا تو پھر ضرور آئیگا ـــ اعرابی جا رہا تھا ـــ اور پیچھے
نبی کی طرف دیکھتا ہے ـــ جب درخت کے قریب گیا ۔ درخت کی اونچائی کی
طرف گیا ، اور انگلی ـــ اشارہ میرے نبی کی طرف کیا ـــ آ درخت تجھے وہ
سوہنا بلا رہا ہے ـــ حدیث پاک میں آتا ہے ۔ درخت جھکا ۔ علامہ
فرماتے ہیں اس طرح جھکا جیسے بندہ دوڑنے سے پہلے جھکتا ہے ـــ حضور فرماتے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

فرمایا ۔ وہ درخت کے لیے ہاتھوں جھکا ۔ وہ درخت سجدہ میں پڑ گیا ۔ اور ملن خفا کی
یا اللہ ۔ کون سی زبان سے شکر ادا کروں ۔ کہ مجھے محمد ﷺ کا بلاوا آگیا ہے ۔
حسن کو میرے کا ٹکٹ نکل آئے وہ ٹھنگر سے ہاتھیں ڈالیں ۔ اور جس کو پتہ چلے کہ
حضور نے مجھے کملی والا بلا رہا ہے ۔ درخت آگے پیچھے دائیں بائیں جھکا ۔
علماء فرماتے ہیں کہ درخت اتنا تیز دوڑا ۔ کہ اعرابی اس کے پیچھے دوڑتا ہے ۔
۔ اعرابی نے کہا اے درخت ذرا ٹھہر جائے مجھے بھی ساتھ لے جائے ۔ درخت
نے جواب دیا ۔ جو اپنی طاقت سے آ ۔ مجھے نبی نے بلایا ہے ۔ میں جلدی جا رہا
ہوں ۔ ذرا لیٹ ہو گیا تو محمد کا بے ادب نہ ہو جاؤں ۔

درخت نے آکر جھک کر میرے نبی کے قدموں میں سجدہ کیا ۔ کلمہ رسول اللہ کا پڑھا ۔
اعرابی کی طرف دیکھ کر فرمایا ۔ اس نے کلمہ پڑھ لیا ہے تو بھی مسلمان ہو جا ۔ اعرابی
نے کہا کہ یہ درخت واپس جائے ۔ سرکار دوعالم نے اپنی انگلی سے اشارہ
کیا ۔ تو درخت واپس ہو گیا ۔ اس نے نبی کو پہچانا نہ کیا ۔ جا کر اپنی جگہ
پر لگ گیا ۔ پہلے اکڑ کر کھڑا تھا ۔ اب اس کی شاخوں میں نرمی آگئی ۔ جھک گئیں ۔
اعرابی نے قریب جا کر کہا کہ کیا ہوا ۔ کہ اعرابی قریب جا کر محمد کا کلمہ پڑھ
دیا تھا ۔ اور درخت نے کہا اے درختو آکر میرا طواف کرو ۔ کہ میں محمد کی
بارگاہ سے ہو کر آیا ہوں ۔

درخت نے ہیں العالمین کی ۔ اشارہ کیا چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔
ڈوبا ہوا سورج واپس آیا ۔ پتھر ان کلمہ پڑھا ۔ کیوں پڑھا ۔ نبی انسان کی مثال
ہے ۔ تو خدا الدین ۔ یہ میرا ہاتھ ہے ۔ میں نے اس کو حکم دیا کہ ہاتھ کو پکڑ لے ۔
اس نے پکڑ لیا ہے ۔ (۱-۲۱-۴۶) میں نے اس کو حکم دیا کہ کرسی پکڑ لے ۔ اس
نے کرسی پکڑ لی ۔ ہاتھ میرا ہے مگر اس ہاتھ کی آنکھیں نہیں ہیں ۔ اس کے پاؤں نہیں ہیں ۔
اس میں عقل نہیں ہے ۔ مگر میں جو کہہ رہا ہوں ۔ یہ ہاتھ وہی کر رہا ہے ۔ وجہ کیا ہے ۔
اس کی وجہ یہ ہے ۔ میں اس ہاتھ کی جان ہوں ۔ اگر میں یہاں نہ رہوں تو یہ ہاتھ مردہ

ہو جائے گا۔ معلوم ہوا کہ میں اس ہاتھ کی جان ہوں۔ پھر میں اس کو کہوں گا۔ وہ کرنا پڑے گا۔ پتہ چلا کہ جو جس کی جان ہو وہ اس کو کرنا پڑتا ہے۔

میرا کملی والا وہ رحمۃ للعالمین ہے۔ وہ کائنات کی جان ہے۔ وہ درختوں کی بھی جان ہے۔ وہ چاند کی بھی جان ہے۔ وہ سورج ۔۔۔ پتھروں ۔۔۔ اس لئے حکم کرتا ہے۔ درخت چل پڑتے ہیں۔ پتھر بول پڑتے ہیں۔ چاند ٹوٹ جاتا ہے۔ اور سورج واپس آجاتا ہے۔ وہ کائنات کی جان ہیں۔ ہو سکتا تھا کہ کسی کے ذہن میں۔ خیال آجاتا۔ کملی والا کھاتا ہے پیتا ہے۔ چلتا ہے۔ پتہ نہیں کملی والا کھانے اور پینے کا محتاج ہے۔ زمین کا محتاج ہے۔ کملی والے کو کائنات کی تمام چیزوں کی ضرورت ہے۔ مگر جب معراج کی رات آگئی۔ اللہ نے بتایا کملی والے زمین کو چھوڑ دو۔ میرے نبی نے زمین چھوڑ دی۔ کہ میں زمین کا محتاج نہیں۔ میرے نبی آسمان پر آگئے۔ خیال آیا کہ آسمانوں کا محتاج ہے۔ پہلا آسمان چھوڑا ۔۔۔ دوسرا ۔۔۔ سارے آسمانوں کا ذکر ۔۔۔ سدرۃ۔ عرش ۔۔۔ بھی چھوڑ دو۔ جب اللہ کے پاس گئے۔ خیال آیا کہ اللہ کا محتاج ہے۔ نبی نے بتایا لوگو ۔۔۔ اب میں یہیں نہیں جا سکتا۔ میں بتانا چاہتا ہوں۔ میں تو صرف اللہ کا محتاج ہوں ۔۔۔ کائنات میری محتاج ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا

۔۔۔ چمک تجھ سے پاتے ہیں ۔۔۔ ہر ایک نے کی سکھوں کی کتاب میں نعت ہوتی تھی ۔۔۔ وہ ہندوؤں میں رحمت لقب پانے والا۔ نعت پڑھنے کا فائدہ۔ الیوم نختم علی افواھھم ۔۔۔ زبان کی گواہی منظور ہو گی ۔۔۔ پڑھے یار کی نعت پڑھتا رہا ہے بس وہ ہندوؤں میں ۔۔۔ مصیبت میں مشرکوں کے کام آنے والا اللہ نے بتایا وما ارسلنک ۔۔۔ کملی والے معراج کی رات اپنی کفش کے بعد ان کو چھوڑ دیا ۔۔۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ بار بار نبی جبرائیل سے کیوں سوال کرتے ہیں۔ اگر نبی کو معلوم ہوتا تو بار بار کیوں پوچھتے ۔۔۔ نبی سے سوال استاد کرتا ہے ۔۔۔ (۱ — ۲۹ — ۱۹) تو دیکھے کہ میرے استاد کو آتا ہے کچھ یا نہیں ۔

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

تو کملی والے نے بھی معراج کی رات جبرائیل کو پوچھا ---- اللہ نے موسیٰ علیہ السلام
سے پوچھا وما تلک بیمینک یا موسیٰ ---- اب حضرت موسیٰ سوچ میں کہ اللہ کو
معلوم تو ہے ---- اس لئے تو اس کو عصا نہیں بتانے لگا ہوں - تاکہ دوبارہ فرعون
کے دربار میں ---- اگر کملی والے جبرائیل سے نہ پوچھتے تو کچھ کیسے معلوم ہوتا .
فرشتے کے پروں کو درست کیا ---- شہر کا ذکا ---- پھر گئے نئے ۔ مگر دیئے
تو محمد کی رحمت سے ہیں ۔ اس لئے شکر ادا کرنا ----
شیطان سے پوچھا ۔ یہ تیرے پاؤں کو کون رکھت سے ملتا ہے ---- جب سے
اللہ نے جنت سے نکالا ہے ۔ فرشتہ جیسے روزانہ دو تھپڑ مارتا ہے
اللہ نے فرمایا فادخلی فی عبادی ---- لقد جاءکم رسول ۔ آگئے تم میں میرے رسول
مفتی احمد یار نے فرمایا ۔ تم میں ---- تم میں آگئے ---- اس وقت تک جنت
میں نہیں جا سکتا جب تک اللہ والوں میں داخل نہ ہو جائے ۔
سمندر میں کی کشتیوں میں جا رہے ہیں ۔ وسارعوا الی مغفرۃ ---- دریا میں ڈوب
حاجی کا واقعہ ---- جو مکے سے جا رہی تھی ---- زمانہ جاہلیت ہے ----
حاجی نے بچے نوجوانوں کو پکارا ۔ سو پیسہ آ باد ---- کملی والے ہم آ گئے ۔ اور میں تھی .
اپنے بستر پر رکھی ---- جس کی کمر پر نہ اٹھائے میں اس کی اٹھا لیتا ہوں ۔
اس کے گھر میں پہنچائی ---- میں نے کسی کو کبھی راہ میں نہ چھوڑا ۔ میں کملی راہ پر چلا جاتا ہوں
دوبارہ آواز دی ---- جو اس کو دیکھے وہ سب کچھ چھوڑ دیتا ہے ۔ حاجی کی قسمت
---- بتا دو کہ تمہارا خاندان کونسا ہے ۔ جس سے گزر ---- مکان چھوڑ کے آئی ہے
میں یہی محمد ہوں ۔ مسلمان ہو گئی ---- اللہ نے فرمایا ۔ وما ارسلنک الا رحمۃ
وہ اپنے پرانے کا تمام کاٹ ڈالا ---- چشتیوں کے سلام کی بات
خواجہ معین الدین چشتی ---- سمندر کی طرف سے آواز آئی وعلیک السلام
داتا صاحب ۔ ہر دن ---- جہاں شام فنا ہو وہاں بادشاہ کے گھوڑے بیٹھے
ہیں سے گھوڑے اور اونٹ بیٹھے رہیں گے ۔ جادوگر کا اڑنا ۔ میری منگنی میں کیا ہے ۔

M T W T F S S

Memo No
Date / /

گنگا جمنا کی ریت —— اب میرا مینگل میں کیا ہے —— جنت سے گلاب کا پھول لے کر
آیا میرا لال —— منرنگی کا بجانا ——

Mubbas

نوٹ جس دن مکمل کی ۔

۲۱-۲ —— ۰۶ —— ۸-
۱۴۴۲ —— ۱۰ —— ۲۷
بروز منگل PM —— ۲ ۰ —— ۵-

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

انا عرضنا الامانۃ ـــــ والجبال ـــ قاضی ثناء اللہ نے دنیا

اللہ نے سب سے پوچھا کہ عشق کا بوجھ کون اٹھائے گا ـ حضرت انسان نے

عرض کی ـــــ بہت ساری تقدیریں پہلے بھی گزری ہیں ـ اس کا ہی صدا ہے ـــــ

اسے ازل میں دنیا پر آیا ہے مگر عشق کا بوجھ ـــــ حسن و عشق ـــــ

عشق آکر ـــــ حسن کی نگری کا تاجدار ـ عشق بن کے آیا ـــ ے

ے توں بادشاہ حسن دی نگری دا تے راج سلامت تیرا

میں لوبھی دا وارث توں تے سن سریں کجھ میرا ـ

حضرت بلال کی سیرت ـ حضرت بلال کے نغمے ـــ ذوشتوں نے سنا ـ آواز قدرت

ح ق ـــــ عبداللہ بن جدعان ـــــ

شانِ حج

للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین ۔ تفسیر ۔ سے ان حاجی کرام
جو مکہ کی طرف رواں دواں ہیں — آقا علیہ السلام نے ہجرت فرمائی ۔ چھ
ماہ تک نماز بیت المقدس ۔ پڑھی ، تمام انبیاء اس کی طرف رخ — نبی پاک نے جب مکہ
کو بیت اللہ کو کعبہ قبلہ فرمایا — یہود کی قوم کا کہنا ہے کہ بیت المقدس پہلا گھر ہے ۔
اللہ تعالیٰ نے فرمائی — وضاحت — اللہ نے کعبے کی عظمت بیان کی ہے — جو
سب سے پہلے بنایا گیا — حالانکہ رب وہاں رہتا نہیں — نسبت بیان
فرمایا — سے نسبت اللہ کے ہیں — ولی اللہ ۔ عباد الرحمٰن — اللہ نے ہم شبہ بنایا
ہے — اللہ کو گھر کی ضرورت نہیں — قلوب المومنین عرش اللہ — ولی کے
دل میں ملوں گا — کعبہ کس نے بنایا فرشتوں سے مشورہ لیا ۔ آدم کے بارے میں
کہ بشر بناؤں گا — جنات کی تخلیق — فرشتوں کا خیال ۔ ہم عبادت کرتے
ہیں ۔ انی اعلم مالا تعلمون — فرشتوں کو حکم سجدہ — فرشتوں نے بیت المعمور
بنایا — طواف کرنا ۔ اللہ کو راضی کرنا — اللہ نے معاف کردیا — زمین پر
جاؤ ۔ فرشتوں نے کعبہ کو بنایا — اگر آدم کی اولاد ناراض کرے گی تو جو طواف کرے گا ۔ تو اُسے
میں معاف کردوں گا — بخشش کا مطلب ہے کیا جارہا ہے — فرشتوں نے
جنت کے پتھروں سے بنایا — آدم نے طواف کیا — آدم نے کعبے کو بنایا ۔ آدم علیہ
السلام سری لنکا میں اترے ۔ پیدل ہزار حج کئے ۔ جہاں قدم لگے ۔ وہاں شہر بنائے
آدم نے معافی مانگی ۔ میری معافی فرمائی ۔ کعبے کے طواف کرے گا — جس کے لئے دعا کرے گا ۔
اُس کو بھی معاف کردوں گا ۔ جب کوئی حاجی آپ کے ملک کے گھر میں آئے ۔ بخشش کی
دعا —

حضرت نوح علیہ السلام کا دور — 80 اشخاص — رب لا تذر علی الارض
— کشتی آئی — پہاڑوں پر ٹھہرا پھر پھیر دیے — اصل نوح کی اولاد ہے —
فرشتوں نے کعبہ کو اٹھا کر آسمان پر لے گئے ۔ آپ ابراہیم نے تعمیر فرمایا — نقشہ
دیا ۔ بادل کا ٹکڑا — اتنی جگہ کا گھیرا ہے حالت — آدم نے کعبہ بنایا ۔

118

Memo No ______
Date / /

کس کا اجر ضائع نہیں ہوتا — بادل کے ٹکڑے کو انعام دیا۔ پہاڑوں میں آرام کر — ہمیشہ یار

پر سایہ کرنا — جب میرا یار حج پہ جائے گا — عمرہ کا شوق نے کیا۔ بادل کا ٹکڑا

مکڑی نے جال بنایا — میری مزدوری۔ غار ثور میں آرام کر — میرے دربار جانا —

ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنا لگا تے۔ انجینئر بنایا جبرائیل مستری ابراہیم مزدور اسماعیل،

بہتر دوڑ دوڑ کے آ رہے ہیں (قربانی کے اونٹ ذبح کر دیا ۶۰ اونٹ) دیواروں کو بلند

کرنا — مقام ابراہیم — جس طرح کا گھر اس طرح کا مستری۔ پتھر کو حکم ملا —

پتھر کا اطاعت کرنا — ابراہیم و اسماعیل کی مزدوری — دعا کی ربنا وابعث فیہم

کیسے میں کھڑے ہو کر تیرے محبوب کو مانگا — ربنا تقبل منا — سب نبیوں کو

الگ — اسحاق کی اولاد سے انبیاء — اسماعیل کی اولاد سے آخری آیا —

سے تجھ کو تجھ سے مانگ کر مانگ لی ساری کائنات۔

جس پتھر پہ دعا کی — واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی — نفل ادا کرو — ابراہیم

نے زندگی بھر بڑے پتھروں پر قدم رکھے — مگر یہ پتھر کا خاص ہے — جو آپ نے دعا مانگی

سننے پیارا ذکر آپ نے جیسے — ہم قابل نہ تھے — آ محبوب تیرے ذکر ہزاروں

سال قبل ہوا — آواز لگا دی — اس پتھر پر — سارے دنیا کے لوگوں کو —

— سبیلا — سارے انسانوں نے آواز سنی — عالم ارواح میں سنا —

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا — لبیک کہتے رہے تمام انسان — جس

نے ایک بار لبیک کہا — مسلمان ہوا اگر بار بار کہا تو اتنی حج لکھا ہے۔ اگر ایک بلائے

تو — نبی بھی حج لکھا ہے۔ چار ہزار سال قبل آواز — کیا ہے جو رب نے سنائی

تھی — وہ رب محبوب کو بھی سنا دیتا ہے — (۲۰ — ۳۶) اعظم چشتی نے کہا،

سے اک واری محبوب بلاوے اس سیر نوں پیر بنا گئے —

جان منگے تے حاضر کر دیئے ایسی کدی وی دیر نہ لا گئے۔

کدے نہ یار دا شکوہ کرے تعانوں سکدا یار کا سر جا گئے۔

سجے اعظم یار نال یاری نرا کیے جیہڑے لوگ تو کچھ نبھا گئے۔

یہ کیوں حاجی کعبے کی طرف دوڑ کر جا رہے ہیں — پیارا دیا ہوا گیا ہے۔ اولاد کو دربار گھر بار
کی جدائیوں کو برداشت کر کے جا رہے ہیں۔

حضرت سلیمان کا تخت کعبہ کے قریب سے گزرا۔ تو کعبے نے شکوہ کیا۔ اللہ کی
بارگاہ سے۔ تیرا نبی گزر گیا ہے۔ تھوڑی دیر انتظار کر لے۔ آخری نبی ہو گا اس کے قدم
آئیں گے۔ قیامت تک آتے رہیں گے۔ جس طرح اونٹنی بچے کو تلاش کرتی ہے اسی طرح میرے
نبی کے قدم تجھے تلاش کریں گے — آج بھی اس گھر کو دیکھنے کی تمنا ہے — ہم ان
لوگوں کو دیکھنے جاتے ہیں وہ تو ہمیں ملتے مگر ان کی نشانیوں کو دیکھ کے آتے ہیں —
جن کی اداؤں سے اللہ کو محبت تھی — نہ دیا ابراہیم نہ اسماعیل نہ ہاجرہ — وہ جگہ دیکھ
کر آتے ہیں — جہاں رب کے محبوب رہتے تھے —

میرے سرکار رشتے داتا جن کو رب طاقت دے۔ حضور شہ داتا نے جو ذکر کیا کہ گا تو سجدوں کا
ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے گا — لوگ ہمیں تلاش کرتے ہیں۔ میرا بستی جوان ہے —
جیسے لوگ کتابیں پڑھنے کے لیے۔ باہر جاتے ہیں۔ اسی طرح عبادت گھر میں ہوتی ہے مگر اعلیٰ عبادت
کعبے میں ہوتی ہے — اللہ تعالیٰ ہر روز کعبے پر ۱۲۰ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔
جس پہ پہلی رحمت فرماتا ہے۔ اس کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے — ۶۰ رحمت
طواف کرنے والوں کے لیے — ۲۰ ان کے لیے حرم کعبہ میں نماز — ۲۰ ایمان والوں کے لیے
زیارت کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج فرمایا — صحابہ کرام نے سوال کیا — ہر سال فرض
ہے — بعض لوگ کہتے ہیں تمام شریعت میں نبی کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ بس سارا انسان
شریعت کے محتاج ہیں۔ مگر شریعت محمد مصطفیٰ کی محتاج ہے۔ غریبوں کا خیال کر دیا۔
— وہاں سب مسئلہ پوچھنے کے لیے آئے۔ ایک آدمی کو آگے کیا تو — بندگی سے ولی
نے فرمایا جو اس نے پیش حج کیے ہوں گے (۲۷ – ۴۴) اس کا ہی دلیل کیا ہے فرمایا۔
پہلا حج فرض ہے۔ دوسرا کرے گا تو اللہ پہ قرض ہے۔ اگر تیسرا حج کرے علی والا نے فرمایا۔
اس کے بال اللہ دوزخ پہ حرام کر دیتا ہے۔ تو بابا جی نے فرمایا جو دوزخ کی آگ

M T W T F S S

Memo No

Date / /

نہیں جلا سکتی تو اسے دنیا کی آگ کیسے جلا سکتی ہے۔ لوگوں نے معلوم کیا تو معلوم
ہوا کہ واقعی اس آدمی نے بیس حج کیے تھے۔ مفتی اعظم بار العلماء فرماتے ہیں۔ کہ
کسی مسافر نے رات کو آگ جلانے کے لیے کسی رسی کو آگ لگائی۔ اس کو آگ نہ
لگی۔ عرض کی اے اللہ اس رسی کو آگ کیوں نہ لگی۔ ہاتف غیبی سے آواز آئی
یہ رسی وہ ہے کہ جس بڑے اونٹ کے ناک کی نکیل میں رسی تھی۔ اس اونٹ پر بیٹھ کر
کسی نے دس حج کیے تھے۔ اور جس اونٹ پر بیٹھ کر دس حج کر لیے۔ اس اونٹ
کی رسی کو جلنے نہیں دیتا۔ اور جس نے حج کیا ہوا۔ مگر حاجی ہو۔ دنیا
کو دکھانے کے لیے نہ ہوا۔ بلکہ اپنے مالک و خالق کی رضا کے لیے کیا جائے۔

اللہ کے بہت بڑے ولی سہل تستری فرماتے ہیں میں کعبے کے حج واسطے جا
رہا تھا۔ جنگل میں میں اپنے قافلے سے بچھڑ گیا۔ میں نے دیکھا جنگل میں ایک بوڑھی عورت
لاٹھی ٹیک ٹیک کر جا رہی تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ مائی اپنے قافلے
سے بچھڑ گئی ہے۔ آپ نے مائی کو کچھ دینا [illegible] کیے۔ راستے میں خرچ کر لینا
آپ مائی کو پیسے دے رہے تھے۔ تو مائی نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو ساری زمین
سونے کی بن گئی۔ مائی نے کہا اے سہل مجھے تیرے پیسے کی ضرورت نہ ہے۔
سہل فرماتے ہیں میں وہیں کھڑے ہو کر اس کا مقام دیکھتا رہ گیا۔ آپ فرماتے
ہیں میں کعبے گیا۔ جا کر میں نے دیکھا تو کعبہ اپنی جگہ پر نہ ہے۔ میں حیران رہ گیا۔
کہ کعبہ کہاں چلا گیا۔ آپ فرماتے ہیں میں نے دور دیکھا دور کوئی آ رہا ہے
کعبہ اس کے گرد طواف کر رہا تھا۔ فرماتے ہیں میں نے کہا اے کعبہ دنیا تیرا طواف
کرتی ہے۔ تو اس کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے دور تک دیکھا۔ وہی بوڑھی عورت
جو جنگل میں ملی تھی۔ وہ عورت لاٹھی کے سہارے آ رہی تھی۔ کعبہ اس عورت کا طواف
کر رہا تھا۔ قریب جا کر کہا اے مائی۔ کہ یہ نشانی کیا ہے۔ مائی جس
عمل نے کہا اے سہل جو اللہ کا گھر دیکھنے کے لیے آئے۔ اس کا حق ہے کہ وہ کعبے
کا طواف کرے۔ جو کعبے کے مالک کو دیکھنے آئے۔ تو کعبے کا حق ہے کہ اس کا [illegible]

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

حضورؐ نے کعبے کا طواف میرے سامنے دیکھو تو سہی سمجھا حج کر کے کا طواف کرے ۔
تیرا بڑا احترام ہے ۔ تیری بڑی شان ہے اسکے لیے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دیا سینے کے سر
تیری بڑی عزت ہے ۔ حضورؐ نے کعبے کی طرف دیکھ کر فرمایا ۔ اے کعبہ مان نہ کرنا ۔
کہ میں محمدؐ تیرا طواف کر رہا ہوں ۔ مگر محمدؐ کے غلام کے ایمان جیسی تیری شان
نہیں ہو سکتی ۔ مومن کے ایمان سے بڑھ کر کعبے کی شان نہیں ۔ تو
مومن سے بڑھ کر کیسے ہو سکتی ہے ۔ (۳۹ — ۳۲)

اگر تو کعبے کی عزت کرتا ہے ۔ تو جس مومن ولی کے سینے میں اللہ جلوہ گر ہے اس
اس کی عظمت ہی نہیں بیان کرتا ۔ اس لیے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا تھا ۔
اے حجر اسود میں نہ سمجھنا میں کہ تجھے چوم رہا ہوں ۔ دنیا اگر میرے محمدؐ نے تجھ کو چوما
ہوتا تو کبھی نہ بوسہ دیتا ۔

آب زم زم حضرت اسماعیلؑ کے قدم سے نکلا ۔ حاجی حج کرنے جاتے
ہیں ۔ اور آب زم زم پیتے ہیں ۔ اتنا ادب والا پانی ہے ۔ کائنات کا ہر پانی
بیٹھ کر پیتا ہے ۔ وہ پانی کھڑے ہو کر پیتا ہے ۔ آب زم زم کھڑے ہو کر
پیو ۔ وضو کا بچا پانی ۔ اس کا ادب ہے ۔ منہ کے پاؤں ۔
میں ہوا پانی اس کا اتنا ادب ہے ۔ لوگ کہتے ہیں جیسے کہ دنیا کھڑے کر درود سلام
کیا ہاں کہتا ہے ۔ پانی کا اتنا ادب ہے تو عمل والے کا ادب ہو گا ۔ کھڑے ہو کر درود
پڑھا جاتا ہے ۔ یہ ادب کا تقاضا ہے ۔ آب زم زم ایک تو اس لیے محترم ہے
کہ اس نے اسماعیلؑ کے قدم کو بوسہ دیا تھا ۔ اور دوسرا یہ ہے کہ آب زم زم
کا وہ کنواں ہے جس میں کمل والے نے کلی کی ہے ۔ اس لیے کہ قیامت تک جب
محمدؐ کے غلام آب زم زم پینے لگیں تو ان کو یاد رہے ۔ کہ فقط اسماعیلؑ ہی نہیں ۔
محمدؐ کی بھی نشانی ہے ۔ اس لیے کہ اس پانی نے عمل والے کے ہونٹوں کو
بوسہ دیا ہے ۔ دعا کیا کرو ۔ اللہ سب کے نصیب جیسی کرے ۔ آج بھی لوگ پردہ
بہار ہو جائے ۔ جو پردہ کعبے کی چھت پر لٹک جائے ۔ تو سمجھو لینا بہار پردہ آ گیا

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

آتا ہے۔ کیسے کیسے ستم گر ہیں کہ اللہ اس کو شفا عطا فرماتا ہے۔

حضرت ربیع بن سلیمان کا حج کرنا ۔۔۔ قافلے کی شکل میں گئے۔ قیام کیا

عورت کو دیکھا ۔۔۔ مردار ۔۔۔ گوشت اتار رہی ہے۔ اسلام میں ہے

کہ جب کہیں حلال نہ ملے تو حرام بھی حلال بن جاتا ہے ۔۔۔ روضے پہ جا کر سنا۔ بادشاہ

نے تمام سیدوں کو قتل کروا دیا۔ لوگ سیدہ سمجھ کر مجھے نوکری نہ دیتے۔ چار بیٹیاں۔

اے ربیع۔ اگر بیٹی کی پیشانی بھوکی رہ گئی تو مدینے میں نبی کو منہ کیسے دکھاؤ گے۔

جیب سو درہم دے دیئے ۔۔۔ میں واپس آ رہا ۔۔۔ جب حاجی واپس آئے۔

تو انہوں نے بھی مبارک باد دی ۔۔۔ رات کو مکی والے آ گئے۔ میری

بیٹی کے ساتھ پیار کیا ہے۔ اللہ کو پیار کیا ہے تو ایک فرشتہ پیدا کر دیا قیامت

تک جو تیرے نامہ اعمال میں ایک حج ہر سال لکھا جائے گا ۔۔۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں نے مکے میں ۱۶ سال گزارے۔ ایک آدمی کو دیکھا

جو پکار رہا تھا۔ لبیک اللھم لبیک ۔۔۔ لا لبیک کی آواز آتی ۔۔۔

یہ تو ۱۴ سال میں اگر ۱۴ سو سال بھی ہو جائیں تو میں لبیک نہیں چھوڑوں گا۔

آسمان سے کاغذ کا ٹکڑا میری جھولی میں گرا ۔ ۔۔ میرے دوست کو قسم سے دور

کر۔ کیا ہوا کہ مجھے لبیک کہتا ہے میں لا لبیک کہتا ہوں میں تو اس کے سر کو جڑا 2

کر رہا ہوں ۔۔۔ یہ میرا محبوب ہے۔ جو سال جتنے حاجی آتے ہیں۔ اس کے صدقے

میں تمام کے حج قبول کرتا رہا ہوں۔

—o—

۱۲-۰۹-۲۰۲۱

۱-۱۱-۱۴۴۳

۵-۲۲-PM بعد عصر

123

M | T | W | T | F | S | S

۳۰ - ۲۹ عشق نبوت اور رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Memo No ______
Date / /

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین = (نوٹ) یہ بیان پہلے ہو گزرا ہے ۱۰۲

تشریح نمبر 30 = انا عرضنا الامانۃ ——— ہمارا قرآن محبوب کی رسالت ہے۔
پہلے بھی یہ تشریح گزری ہے ——— عبادت کی امانت کا بوجھ ——— قاضی ثناء اللہ نے فرمایا۔ ہر چیز عبادت کرتی ہے۔ یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض ——— یہ اصل میں عشق کا بوجھ ہے۔ حضرت آدم کی آواز ——— (اونٹ کی مثال) قرآن کی آیت انا عرضنا ——— آدم سے سوال ——— آگ میں جانا ——— ذبح ——— یوسف کی جدائی۔ مصر میں فروخت آرے میں ذبح ——— کربلا ———

Rahkh

۲۰۲۱ - ۹ - ۱۲
۱۴۴۴ - ۱۱ - ۲ بعد
9 - ۲ - PM

A

(۳۱) انا عرضنا الامانۃ ——— سورۃ احزاب) امانت سے مراد اللہ کی عبادت = قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں ——— انسان نے عشق کا بوجھ ——— بڑے لوگوں کے دل بڑے ہوتے ہیں سلطان باہو نے فرمایا یہ دل دریا سمندروں ——— سعدی نے ذبح اونٹ کی مثال ——— عاشق ہو کر عشق کماویں ——— شیخ مکہ کے دیار سے آ کر ایک مائی کے مکان کے سامنے ٹیک لگا کر بارش کرنا ——— میں نے دل کی کھڑکیاں کھول دیاں ہیں ——— صاحب رسول کا دکھ بیٹھ کہ کے دل کو شکوں ——— (محمد بخش)
اے امہ محبوب حبیب ربانا تے حامی روز حشر دا
آپ یتیم یتیماں تائیں تے ہتھ سر سائے دھردا۔

نماز کے بعد بچوں ـــ محبت ـ رحیا جرین و الفنار کے بچوں ـــ صحابہ کے
بال رکھنا اور لمبے کرنا ـــ بچوں ـــ محبت، بچوں نے کہنا کہ میٹھا رکھنی والا
آ گیا ہے ـــ یہودی کا بچہ ـــ

ـــ یاد شیریں داستان میں دلوایا بالیا ـــ آ دی جا والیل زلفاں والیا ـ

31 B حضرت ایوب کا بیمار ہونا 18 سال ـ جبرائیل نے پوچھا ـــ
اس یہودی بچے کا حبیبا ذہ مدینے کی گلیوں ـــ ـ سرکار نے بچے کے
کفن و دفن کا انتظام ـــ ابوہریرہ کا رونا ـ کہ کاش اس بچے کی جگہ میں
ہوتا ـــ میاں محمد بخش قادریوں کا امام ـ کشمیر کا تاجدار کھڑی کا امام ـ
حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن ـ ایک عورت نے پوچھا ـــ اندھیری گلی
میں اور حسن ہو جاتی ـــ ایک بیٹھا ان کا نہ بولنا ، اس نے کہا کہ میں نے مسواک
اگلی ہے ـــ نعت خوان ایک ہم شبہ ہے نہ کہ ساتھ اٹھا کے بولو ـ تم سے دو رات ہاتھ
نیچے نہیں کرتے ـ کہ بے ادبی نہ ہو جائے ـــ (۵ ـ ـ ۱۰) دونوں ہاتھوں ـــ
کھڑا دھوتا ہے ـ ایک ہاتھ میں ہے اور دوسرا ہاتھ میں ہے ـــ
حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی نے دیکھا جس نے دیکھا ہے وہ بھی دلوانہ ہے اور حسن
ـ حسن یوسف دیکھ کے زلیخا پگھل گئی ـ ہر کملی والیا شہر سے تے ساری دنیا ڈول گئی ـ
حضرت شاہ عبدالرحیم نے عرض کیا کہ حضور آپ بڑے حسین ہو ـــ حسن یوسف کو
شرف حسن کی زکواۃ ہے ـ یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر لوگ مر گئے ـ جس نے
جب دیکھ لیا ہے وہ مرتا نہیں ہے وہ قبر میں زندہ رہتا ہے ـــ سلطان باہو ـ
ـــ نام تنہاں دا باہو جنہاں دی جوڑے ہو ـــ
ایک عاشق جس نے دیکھ لیا کہ مسکرا ہے جس نے دیکھا ہی نہیں ہے ـ
حضرت اویس قرنی کی سرداری ، مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ـــ
عاشقوں کی طرف سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے ـ ایمان کی خوشبو ـــ
صحابہ نے عرض کیا ـ ہم نے گھر چھوڑا آپ کی خاطر ـ وہ کون ہے ـــ

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

برص کی بیماری آ گئی ــــ نشان رہ گیا ــــ ماں کی وجہ سے نہیں آ سکتا۔
آنے والی امت کو بتا رہا ہوں کہ میرا السلام لے کر کائنات کی جس طرف بکھر جا۔
مدینے میں خبر ہو جاتی ہے ــــ تمہاری سچائی اللہ کی آواز مدینے میں جائے۔
= خواجہ خواجگان فقیر محمد چوراہی کے ساتھ مخدوم ۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب ۔
روٹی کا ٹکڑا ــــ بوڑھی ماں نے پکائی ہیں ــــ جو ماں پکاتی تھی وہ اٹھا کے لا رہا ہوں۔

سچے رب دل دیاں اکھیاں دیوے ہوون تے جانن نوں دوروں ــ
ولیاں نوں ہر شے نظر پئی آوے کیا نیڑے کیا دوروں ــ

اویس قرنی نے والدہ سے کہا ــــ میں نے مدینے جانا ۔ صحابہ ہر وقت سرکار کی
زیارت کرتے ہیں ــــ میں نبی کی زیارت کر کے آؤں ۔ کہ ساری دنیا بنانے والے نے
اپنا محبوب کتنا سوہنا بنایا ہے ــــ اویس قرنی نے مدینے میں اونٹ
بٹھا رکھا ــــ حضرت ام المومنینؓ سے پوچھا ــــ فرمایا ۔ مسجد نبوی میں
جا کر بیٹھو ــــ ماں کی وصیت ــــ عرض کی وہ گھر دیکھ لوں جہاں کملی والے رہتے
ہیں ــــ ایک بار یہ ادھر والے سے باتیں کرتے ہیں ۔ کدھر آرام فرما ، دوسری بار اس کھڑکی
میں سے سر نکلواتے ہیں ــــ عائشہؓ نے فرمایا ۔ اویس نے گھر کی دیواروں کو بوسہ دیا۔
جب قیامت کے دن غلاموں میں شمار کر لینا ــ سرکار جب واپس آئے تو
فرمایا خوشبو میرے گھر میں چھوڑ گئے ہو ــــ والدہ نے پوچھا ۔ تو جواب دیا
ماں کی دعا کہ نبی تیری باتیں کرے گا ــــ حالانکہ ماں چاہا رسول کی باتیں
کرے گا ــــ وجہ سیدہ فاطمہ کی شان کی ۔ وصال [illegible] بشارت
کرنا ــــ جوانی کی عمر میں وصال ہوا ــ بیٹی کی جدائی برداشت نہ کی ۔
اونٹنی نے وصال کیا ــــ یعفور کا رونا ــــ یہ جانوروں کا حال ہے ۔ جو جاہ
ایک دن امرودات روشن ــــ میاں محمد بخش نے فرمایا
سے دنیا خدا بخشی نے اس ہاں ... ڈر دے اُفتاں ہیں کر دیا ۔
ٹر جاون محبوب جنہاں دے نہ اوہ چھوڑدے غم رو ۔

چھ ماہ کے بعد حضرت علی گھر آئے۔ تو سیدہ کی تیاری۔ رات کو سرکار کی زیارت ہوئی
سارے نبیوں کو ساتھ لے کر میری روح کا استقبال کرتے —— حضور کی بیٹی کہدیا
معافی دے دی —— (۲) جنازہ رات کو لے کر جانا (۳) میرے بچوں سے پیار کرنا ——
(۴) علی مجھے بھول نہ جانا —— میں انتظار کروں گا —— حضرت علی کی وصیت بھی کی۔
مجھے معاف کر دینا —— بچوں کو سنبھال لینا۔ شکایت نہ کرنا —— امام حسین کا آنا۔
ماں کے قدم چومے —— دو آدمی نظر آئے۔ انہوں نے کہا ماں کی زیارت کرنا۔ ابراہیم
و اسماعیل تھے۔ ——

باپ مرے تے سر ننگا ہووے تے ویر مرن تے کنڈ خالی
ماواں باجھ محمد بخشا تے کون کرے گا رکھوالی

آخری وقت کیا کرنا چاہیے۔

۱۳ — ۰۶ — ۲۰۲۱
۲ — ۱۱ — ۱۴۴۲
بروز اتوار ۲۶ ۔ ۵ — ۴ ۔

نوٹ بیان نمبر 32 میں جیسے گزرا صفحہ ۲۳ پہ موجود ہے۔

۲۷ اِنا عرضنا الامانۃ ——— جہولا — احزاب : تشبیہ پہلے بھی گزر چکی ہے

یہ لفظ اس کتاب کے صفحہ ۲۸ پر موجود ہے — مصطفیٰ آئے دیا تیاں اے گمشیاں ساں

اللہ کی حمد و ثنا کے بعد درود و سلام بارگاہ سید الانبیاء محبوب کبریا شافع روز جزا نبی اکرم شفیع معظم تاجدار بطحٰی سرورِ کائنات فخر موجودات باعث تخلیق کائنات صدر بزم کائنات جانِ کائنات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد ——— واجب الاحترام علماء کرام بانیان محفل نقیب محفل مہمانانِ گرامی انتہائی عزت مآب حاضرین و سامعین ———

قرآن مجید فرقان حمید کی سورۃ الاحزاب کی آیت تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت ——— فرمایا ہم نے اپنی امانت کو پیش فرمایا زمین آسمان اور پہاڑوں پر تو ان سب نے میری امانت اٹھانے سے انکار کر دیا — اور بوجھ اٹھانے سے ڈر گئے۔ اور انسان نے میری امانت کا بوجھ اٹھا لیا۔ علماء نے اس آیت کی تفسیر کرتے کرتے بڑے اقوال نقل فرمائے — وہ کونسی امانت ہے جس کو زمین آسمان اور پہاڑ نہ اٹھا سکے — مگر انسان نے اس امانت کا بوجھ اٹھا لیا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں۔ اور وہ عبادت الٰہی کی امانت تھی۔ ازل کے دن اللہ کریم نے فرمایا۔ اے زمین آسمان اور پہاڑو میری امانت کا بوجھ اٹھاؤ۔ انہوں نے عرض کی یا اللہ کہ اگر ہم تیری عبادت کا بوجھ اٹھائیں تو ہمیں اجر کیا ملے گا ——— قدرت کی آواز آئی۔ کہ جو فرمانبرداری کریں گے۔ ان کے لیے جنت کے نظارے تیار ہیں — اور جو نافرمانی کریں گے۔ ان کے لیے دوزخ کی آگ کے انگارے ہیں۔

اللہ نے ارشاد فرمایا اور یہ سب ڈر گئے۔ زمین آسمان پہاڑوں نے عرض کی یا اللہ ہمیں تیری جنت کے نظارے تو سمجھ میں آتے ہیں۔ مگر ہمیں دوزخ کے انگاروں سے ڈر لگتا ہے — اور ہم تیری عبادت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اللہ نے فرمایا وحملھا الانسان — اور انسان نے میری اس عبادت کا بوجھ اٹھا لیا۔

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

اس مقام پر قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ـــ تفسیر مظہری میں فرمایا۔
وہ امانت عبادت تھی۔ مگر اس امانت کو انسان نے اٹھایا ہے۔ چاہیے تو
یہ تھا کہ انسان ہی عبادت کرتا ـــ فرمایا وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِہ ـــ ورنہ
یہ فرشتے عبادت کیوں کر رہے ہوں گے۔

(۱) سبحان اللہ ایسے ہیں کہ آپ کی آواز مدینے تک جائے۔ نہ میں خود چپ کر کے
بیٹھتا ہوں اور نہ میں بیٹھنے دیتا ہوں ـــ اپنا اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اور جو ہاتھ اٹھا سکے
اس کا ہاتھ اٹھا کر ہو اونچی آواز میں سبحان اللہ ـــ میں کہتا ہوں کہ خدا کرے ان
اللہ کی آواز کو ہوا اٹھا کر لے جائے ـــ مدینے تک جائے۔ اور کملی والے کے گنبد خضراء
کو بوسہ دے کر عرض کرے کملی والے میں ابھی دیکھ کر آئی ہوں۔ کہ آدھی رات ہو گئی
ہے۔ لیکن راہوں میں بیٹھ کر تیری راہ دیکھ رہے ہیں۔
جس کو اللہ نے توفیق دی ہے وہ اونچا بولے سبحان اللہ ـــ میں دعا کرتا ہوں کہ
سبیح والے آمین فرماتے ہیں ـــ وہ جلدی قبول ہو جائے گی ـــ علماء کی آمین کی مہر لگ جائے
گی۔

یا اللہ جو ہاتھ بلند کر کے اونچی سبحان اللہ بولے اسی مہینے مدینے کی حاضری نصیب ہو ـــ یا اللہ
جو اس سے اونچا بولے اسی ہفتے مدینے کی حاضری نصیب ہو ـــ یا اللہ جو اس سے
بھی اونچا بولے آج کی رات سو جائے تو محمد عربی کی زیارت عطا فرما ـــ یا اللہ جو اس سے
اونچا بولے اس کو حالت بیداری اسی محفل میں مدینے کے تاجدار کی زیارت عطا
فرما ـــ ماشاء اللہ ـــ اب کام یہیں پہ رکھتا ہوں ـــ
عرض کر رہا تھا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ انسان نے اللہ کی عبادت کا بوجھ
اٹھا لیا ـــ قاضی ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ یہ فرشتے بھی عبادت کر رہے ہیں۔ دیکھیے
وہ تو قاضی اسلوب ہے معانی الالفاظ ـــ کہ زمین آسمان کا ذرہ ذرہ عبادت کر رہا ہے۔
معلوم ہوا کہ وہ عبادت کچھ اور ہے کہ جس کو اکیلے انسان نے اٹھایا ہے۔
اور سے تھوڑی صوفیاء کا مذہب اور اقوال نقل فرمائے ـــ آپ لکھتے ہیں کہ وہ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No
Date / /

عبادت کا بوجھ نہ تھا ـــ وہ اصل میں عشق کا بوجھ تھا۔ ازل کے دن اللہ کریم نے
ارشاد فرمایا اے زمین و آسمان اور پہاڑوں ۔ کہ میرے عشق کا بوجھ اٹھا لو گے
اللہ نے فرمایا کہ یہ ڈر گئے اور عرض کی کہ یا اللہ ہم سے تیرے عشق کا بوجھ نہ اٹھایا
جائے گا ـــ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کی روح نے جواب دیا۔ اور عرض
کی کہ کوئی نہیں اٹھا رہا تیرے عشق کا بوجھ ـــ اگر اجازت ہو تو میں اٹھا لوں۔
اللہ نے فرمایا زمین و آسمان اور پہاڑوں سے یہ عشق کا بوجھ نہ اٹھایا گیا۔ آ انسان
تم مخلوقات میں سے کمزور ہو کیسے اٹھاؤ گے۔ تو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر
اونٹ مستی میں ہو تو ایک من کی بجائے دو من بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ اور آدم علیہ السلام
پر اس کے جمال کی ایسی مستی چھا گئی۔ کہ بوجھ کی طرف نہ دیکھا ـــ عرض کی اگر اٹھانے
والا اتنا سوہنا ہے۔ جو بھی حکم دے گا میں تعمیل کروں گا ـــ اللہ نے فرمایا
کہ عشق کا بوجھ اٹھا لو گے۔ عرض کی یا اللہ اٹھایا تو نہیں جائے گا۔ مگر اگر تیری
رحمت کا سایہ ہو تو اٹھا لوں گا ـــ اس رنگ کو اللہ نے قرآن میں پیش فرمایا۔
اللہ نے ارشاد فرمایا انا عرضنا ـــــــ جھولا ـــ اللہ نے فرمایا
اے انسان عشق کا بوجھ اٹھا لو گے ـــ عرض کی یا اللہ اٹھا لوں گا۔ قدرت کی آواز
آئی جنت کو چھوڑنا پڑے گا۔ عرض کی یا اللہ چھوڑ دوں گا ـــ فرمایا سارا دکھ بھی
سو سال تک سجدے میں رونا پڑے گا۔ عرض کی یا اللہ رو لوں گا ـــ فرمایا آگ میں
جھولا لٹکانا پڑے گی۔ عرض کی یا اللہ ~~لٹکا~~ آگ میں جھولا لٹکا لوں گا ـــ
فرمایا بیٹے کے حلق پر چھری چلانا پڑے گی۔ عرض کی یا اللہ چلا لوں گا ـــ فرمایا
آرے کے نیچے آنا پڑے گا ـــ عرض کی یا اللہ آ جاؤں گا ـــ فرمایا یوسف
بیٹے کی جدائی برداشت کرنا پڑے گی۔ عرض کی یا اللہ برداشت کر لوں گا ـــ فرمایا
یوسف بن کر مصر کے بازاروں میں بکنا پڑے گا۔ عرض کی یا اللہ بک جاؤں گا۔ فرمایا
صبر کی مار کھانی پڑے گی۔ عرض کی یا اللہ کھا لوں گا ـــ فرمایا کربلا والوں کو جاگنا پڑے
گا۔ فرمایا یا اللہ جاگ لوں گا۔ فرمایا سولی چڑھنا پڑے گا۔ عرض کی یا اللہ چڑھ جاؤں گا

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

فرمایا طائف میں پتھر کھانے پڑیں گے ۔ عرض کی یا اللہ کھا لوں گا ۔ فرمایا مدینہ چھوڑ کر کربلا
آنا پڑے گا ۔ عرض کی یا اللہ آ جاؤں گا ـــــ فرمایا علی اکبر قربان کرنا پڑے گا ۔ عرض کی یا اللہ
کر لوں گا ـــــ چھ ماہ کا علی اصغر دینا پڑے گا ۔ عرض کی یا اللہ دے دوں گا ۔ چھوٹی
سی سکینہ روتی دیکھنی پڑے گی ۔ عرض کی یا اللہ دیکھ لوں گا ۔ فرمایا نیزے پہ چڑھ
کر قرآن پڑھنا پڑے گا ۔ عرض کی یا اللہ پڑھ لوں گا ۔ قدرت کی آواز آئی ـــــ
اگر تو سب کچھ میرے عشق کی خاطر کرے گا تو پھر فرشتے تجھے سجدہ نہ کریں
تو مجھے رب نہ کہنا ـــــ

اگر آپ کا بچہ چھوٹا کام بڑا کر جائے ـــــ تو باپ اندر سے بڑا راضی ہوتا ہے ۔
مگر پھر بھی باپ اپنے بچے کو پیار سے جھڑکتا ہے کہ تجھے کون سی جلدی ہے
جب بڑا ہو جائے گا ۔ تو پھر کر لینا بڑے کام ـــــ

انسان نے جب عشق کا بوجھ اٹھا لیا تو قدرت اندر سے بڑی راضی ہو گئی ۔ پھر
بھی اللہ نے پیار سے بندے کو جھڑک لگائی ۔ فرمایا اے جاہل انسان اپنی جان پر
ظلم کر لیا ہے ۔ عشق کر لیا ہے ـــــ سبحان اللہ کتنا پیار ہے بندے کے بس کی
بات ہی نہیں ـــــ یہ اپنے اپنے نصیب کی بات ہوتی ہے ۔ سیانے لوگ کہا
کرتے ہیں کہ عقل مند لوگوں کے قد بڑے نہیں ہوتے ۔ بڑے لوگوں کے دل بڑے ہوتے
ہیں ـــــ پیر باہو نے فرمایا تھا ـــــ دل دریا سمندروں ڈونگھے ـــــ
دل دریا جب ہوا ۔ سمندر جتنا گہرا ہو تو اندر عشق محمد کی لہریں ہوں تو سبحان اللہ
اپنے آپ ہی زبان سے نکلتا ہے ـــــ اور جس جس کے دل میں عشق رسول
کی لہر ہے ہاتھ اٹھا کر کہو سبحان اللہ ـــــ مصرع اس آیت کا ترجمہ پیر باہو
نے فرمایا ـــــ جس جس نے سخی سلطان باہو کے مزار پر میرے ساتھ جانا ہو وہ
کہے سبحان اللہ ـــــ ~~[illegible]~~ عارفوں کے سلطان نے فرمایا

ـــــ عاشق ہوویں تے عشق کماویں دل رکھیں وانگ پہاڑاں ہو ـــــ
(نوٹ یہ شعر مکمل پہلے ہی گزر چکا ہے)

KHURRAM PAPER PRODUCTS

نوجوانو ـــــ اگر حسن ہو تو عشق چل کر خود آتا ہے ۔ اور حسن اس طرح کا ہو
کہ بنانے والا اسے بنا کر کہے مجھے میری قسم ہے بشر کے جیسا میں نے بنانا چاہا ویسا بن گیا ہے۔
جب حسن کی نگری کا تاجدار اپنی جگہ پر تشریف فرما ہے۔ عشق چل چل
کر آ رہا ہے ۔ عشق کبھی حبشہ سے بلال بن کر آ رہا ہے۔ عشق کبھی روم
سے صہیب بن کر آ رہا ہے ـــ کبھی فارس سے سلمان بن کر آ رہا ہے۔
کبھی قرن سے اویس بن کے آ رہا ہے ـــ عشق کا نام کبھی ابوبکر ہے ۔ عمر
ہے ـــ عثمان ہے ۔ علی ہے ۔ عشق روپ بدل بدل کر آ رہا ہے ـــ حسن
اپنی جگہ پر تشریف فرما ہے ـــ

اونچا نہ بولنا کبھی تمہیں نظر نہ لگ جائے ـــ اگر ہم حشر میں آ گئے
تو میں بھی حشر میں آؤں گا ـــ لنگر کھا کر بھوک مٹ جائیگی ۔ اگر محمد کا ذکر سن
کر سبحان اللہ کہو گے تو زندگی میں دکھ مٹ جائیں گے۔

آئیے آج اس کا ذکر سنو گے ۔ جس نے ایک جھلک محمد کی دیکھی ہے ۔ اس کے بعد
کسی کو نہ دیکھا ہے ـــ آؤ امام العاشقین کا ذکر سنو ـــ عشق بکتا
بکتا اس نگری میں آتا جہاں حسن قیام کر رہا تھا ـــ عشق کا رنگ کالا ہے
(۴۳ ـــ ۴۲) غلام بن کر مکے کی منڈی میں بک رہا ہے ۔ کوئی اس کے بھاؤ مول لگا
رہا ہے مگر خریدتا کوئی نہیں ہے ۔ مکے کی منڈی میں خریدنے والا عبداللہ بن جدعان
ہے ۔ قریب آ کر پوچھا تیرا نام کیا ہے ۔ غلام خریدنے سے پہلے انٹرویو کر رہا ہے۔
میرا نام پوچھا ہے ۔ فرمایا میرا نام بلال ہے ۔ میں تمہیں عشق کی راہ میں ڈالنے
لگا ہوں ـــ

کہاں سے آئے ہو ۔ حبشہ کے رہنے والا ہوں ۔ کبھی غلامی کی ہے ۔ فرمایا میرا
ابا جی رباح بھی غلام ہے میرا دادا بھی غلام ہے ـــ میں خاندانی غلام ہوں ۔ بولی
لگ گئی ۔ ارزاں قیمت پر خریدا گیا ـــ عبداللہ بن جدعان خرید کر لے گیا ۔ گھر جا کر
کہنے لگا اسے بلال ۔ مکے کے پہاڑوں میں میرے اونٹ چرایا کر ـــ ان حبشیوں کو

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

کو اللہ نے رنگ سیاہ عطا فرمایا ہوتا ہے - اور آواز بڑی سریلی ہوتی ہے - حضرت
بلال نے فرمایا - کہ مکے کی پہاڑیوں میں عبداللہ بن جدعان کے اونٹ چراتے - اور
سے تو اونٹ چراتے چراتے اپنی سریلی آواز سے مکہ میں دنیا کے نغمے گاتا تھا -
ایک دن پہاڑوں سے تو آواز ٹکرا کے اپنی آواز فرشتوں کے کانوں میں پڑی -
اور فرشتوں نے اس کی آواز کو سن کر وجد آگیا - فرشتوں نے عرض کی یا اللہ اس
کی آواز بڑی حسین و جمیل ہے — دنیا کے نغمے گا رہا ہے - اللہ نے فرمایا
فرشتو - ٹھہر جاؤ - تھوڑی دیر کے لیے میرا محبوب آ جائے گا - اس کو میں محبوب
کی غلامی عطا کروں گا - پھر آواز اس کی ہوگی - نغمہ میرا ہوگا - جگ بھی سنے گا -
اور رب بھی سنے گا -

ے کالا رنگ تے حبش دا رہن والا کیتا عشق بلال نے کُل لا کے
کاہ حبشی بلال نوں کہن کافر تلیاں وچ مارن کِل لا کے
کلہ حبشی کدا نہیں بلال پیا شس ویکھو آ اپنا ڈِل لا کے
کالا رنگ بلال دا ونڈ چھڈیا حور دے مکھڑے تے تِل لا کے -

حضرت بلال فرماتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ بن جدعان کے گھر میں کام کر رہا تھا میرے
قریب عمار بن یاسر بیٹھے ہوئے ہیں بھی غلام تھا وہ بھی غلام تھا - فرماتے ہیں کہ کام
کرتے کرتے اچانک میری نگاہ اٹھی تو باہر گلی میں ایک حسین و جمیل گزرے - بلال
فرماتے ہیں کہ وہ گزر سا گئے مگر میرا دل بھی ساتھ ہی لے گیا -
حضرت بلال نے حضرت عمار کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا اے عمار یہ کون ہے
حسن و جمال کا پیکر - حضرت عمار فرماتے ہیں کہ بلال کیا تجھے نہیں پتہ فرمایا
میں تو مکے میں نیا نیا آیا ہوں مجھے نہیں معلوم یہ کون ہے - عمار فرماتے ہیں کہ قریشیوں
کے سردار کا پوتا ہے - کعبے کے متولی کا پوتا ہے - اس کا نام محمد ہے - اس صورت
جیسی حسن و جمیل ہے - اس کی سیرت اتنی حسین و جمیل ہے - حضرت عمار فرماتے

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

کہ میں نے جب حضرت بلال کو بتایا تو حضرت بلال پہ وجدانی کیفیت آ گئی۔

حضرت بلال فرماتے ہیں کہ اگلا دن سارا میں دروازے میں کھڑا رہا۔ کہ وہ

محبوب گزرے تو میں اس کی دید و زیارت کروں ـ (۲۹ ـ ۴۸)

کالے کنڈل اینہ زلف ماہی دے جمال بھلے ہیں گہرا

اکو نال اکو ہیلا محمد تے لٹ کھڑیا دل میرا

رات کی نیند گئی۔ بلال فرماتے ہیں کہ میں ہر وقت انتظار کرتا ہوں کہ کس وقت

سوہنا گزرے تو میں اس کی دید کروں ـــ میرا دل کرتا ہے کہ میں پیر باہو

پوچھ کے آؤں کہ عشق کے ماروں کو رات نیند کیوں نہیں آتی ـــ یا تو اونچا

کر کے جھولو۔ تاکہ مجھے معلوم ہو کہ میں کس صبر کے ستان میں نہیں بیٹھا۔ حضور کے

دیوانوں میں بیٹھا ہوں ـــ پیر باہو نے فرمایا

عشق ماہی دے اینہ چال آئیاں اینہ کنگلیاں کوں جگاوے ہو۔

میں کی جاناں اینہ ذات عشق دی جہڑا در در جا جھکاوے ہو۔

نہ خود سوویں نہ سون دیوے راتیں ستیاں آن جگاوے ہو

میں قربان اس عشق کہنڑں باہو جہڑا وچھڑے یار ملاوے ہو

بلال فرماتے ہیں دلوں کا سکون اور راتوں کا آرام گیا ـ ہر وقت انتظار کرتا تھا کہ

وقت گزرے تو یار کی دید کروں ـــ عمار بن یاسر کو ایک دن چار 6 دکر

کافروں نے بلال کے کمرے میں بے ہوش کر کے گرا دیا ـــ آدھی رات کے

وقت بلال نے عمار کو ہوش کرا کے فرماتے ہیں بلال تجھے کیوں مارتے ہیں۔

اے عمار میں ان کو دیکھا کر کہتا ہوں ہوں کہ اللہ ایک ہی ہے۔ بلال کہتے ہیں کہ

عمار سمجھانے والا یا بلال تو خود کرتے ہو ـــ رب کبھی کبھی ایک ہوا ـــ تجھے پتہ ہے

معلوم کعبے میں 360 بت ہیں یہ خدا ہیں۔ تجھے کون کہتا ہے رب ایک

ہے۔ عمار بن یاسر کہتے ہیں ویسے تو میرا دل کہتا ہے ایک ہی ہے۔ بلال فرماتے

ہیں کہ میرا محبوب کہتا ہے۔ عمار بن یاسر کہتے ہیں وہ جو کبھی بھی گلی سے گزرتا

M | T | W | T | F | S | S — Memo No ______ Date / /

ہے اور مجھے بڑا خوبصورت لگتا ہے نا ۔ وہی میرا محبوب اور رسول ہے ۔ اور وہی تو بتاتا ہے کہ اللہ ایک ہے ۔ بلال سوچنے لگا ۔ عمار کہتے ہیں بلال کیوں سوچ رہا ہو ۔ بلال سوچ سوچ کر کہتے ہیں ۔ کہ عمار یار عقل نہیں مانتی کہ اللہ ایک ہوگا ۔ رب کون کون سے اعمال کام کریگا ۔ 360 خداؤں سے ہمارے کام نہیں ہوتے ۔ عمار بن یاسر کو بلال فرماتے ہیں ۔ کہ عقل نہیں مانتی کہ رب ایک ہوگا ۔ مگر اگر وہ سوہنا کہتا ہے تو ایک ہی ہوگا ۔

بلال نے کلمہ پڑھا ۔ لوگوں نے پوچھا کلمہ کیوں پڑھا ہے ۔ بلال نے فرمایا اے دنیا والو ۔ کسی نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتا دیکھ کر کلمہ پڑھا ۔ کسی نے سورج واپس ہوتے دیکھ کر کلمہ پڑھا ۔ کسی نے درختوں کو چلتے دیکھ کر کلمہ پڑھا ۔ کسی نے پتھروں کو کلمہ پڑھتے دیکھ کے کلمہ پڑھا ۔ فرمایا میں ایک ہی بلال ہوں جس نے محمد کا رخ انور دیکھ کے کلمہ پڑھا ہے ۔ (۔۔ ـــ ۲۵)

بلال نے کلمہ پڑھا ۔ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ ۔ کہا کرتے اے محبوب نہ میں نے آپ جیسا نہ پہلے دیکھا ہے اور نہ بعد میں دیکھوں گا ۔ وما رأیت أحسن من رسول اللہ ﷺ ۔ تجھ سے بڑھ کر کوئی شے خوبصورت نہ دیکھی ہے ۔

بلال نے کلمہ پڑھا تو مکے میں واویلا شروع ہو گیا ۔ اب تو غلام بھی محمد کا کلمہ پڑھنے لگے ۔ امیہ بن خلف ، اور ابو جہل آ گئے حضرت بلال کے مالک کے پاس آ گئے ۔ عبداللہ بن جدعان کے پاس ۔ امیہ بڑے رعب سے کہنے لگا عبداللہ کچھ ہوش کر تیرے غلام محمد کا کلمہ پڑھ رہے ہیں ۔ عبداللہ بن جدعان اتنا امیر بندہ ہے اس کو معلوم ہی نہیں ہے ۔ کہ میرے غلام کتنے ہیں ۔ اس کو معلوم نہ تھا کہ میرے غلاموں میں کوئی بلال بھی ہے ۔ عبداللہ بن جدعان ابو جہل کی طرف دیکھ کر کہنے لگا ۔ وہ کون بلال ہے جس نے محمد کا کلمہ پڑھا ہے ابو جہل کہنے لگا کہ کوئی حبشیوں کا بیٹا غلام ہے ۔ تیرا اونٹ چراتا ہے اس نے محمد کا کلمہ پڑھ لیا ہے ۔ عبداللہ بن جدعان بڑا بے نیاز تھا کہنے لگا کہ جاؤ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

جو جی میں آئے تو مار دو ۔ امیہ ابو جہل چلے تو عبداللہ بن جدعان آواز دے کر
کہنے لگا ۔ ٹھہرو ۔ جب ٹھہر گئے تو عبداللہ کہنے لگا ۔ یہ کون بھی ہے ۔ اسے
مارنے سے پہلے اس سے محمد کا کلمہ چھڑوا لینا ۔ میرے واسطے بڑی غیرت
ہے ۔ کہ میرے غلام محمد کا کلمہ پڑھ رہے ہیں ۔ ادھر سے امیہ ابو جہل چلے ۔
ادھر بلال فرماتے ہیں کہ میں اونٹ چرا رہا تھا ۔ امیہ نے جا کر بالوں سے
پکڑا بالوں سے پکڑ کر امیہ اپنے گھر لے گیا ساری رات مارتا رہا ۔ جب صبح
ہوئی ۔ تو دوسرے غلاموں سے کہنے لگا ۔ سارا دن تم اس کو مارو ۔ رات کو
پھر میں ماروں گا ۔ اگلی رات آ گئی ۔ امیہ مار رہا تھا ۔ مار مار کر بلال کے
بالوں کو کھینچا ۔ کہنے لگا بلال ۔ بتا محمد کا دامن چھوڑتا ہے کہ نہیں ۔ بلال
نے ایسے دیکھ کر فرمایا ۔ اے ظالم ۔ بتا دے اگر میں نہ چھوڑوں تو کیا کرو گے ۔
امیہ کہنے لگا میں تیری جان نکال لوں گا ۔ بلال نے فرمایا اے ظالم
نکال دے میری جان ۔ اگر محمد کا ایمان ہی نہ رہا ۔ میں اس جان کو کیا کروں ۔
نوجوانوں امیہ حضرت بلال کو مار رہا تھا ۔ میرے سیالکوٹ کا قلندر
اور لاہور کا درویش مصور پاکستان حضرت علامہ اقبال کی روح تڑپ گئی ۔
اور اقبال فرماتے ہیں کہ

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں ۔
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں ۔

بلال کو مار رہا ہے امیہ تو بلال یار کے آستانے کی طرف دیکھتا ہے ۔ تو دیکھ کر
کہتا ہے اے مکی والے

ہر جفا ہر ستم گوارا ہے ۔ اتنا کہہ دے کہ تو ہمارا ہے ۔

اگر آپ میرے ہیں تو مجھے سارا کچھ قبول ہے ۔ نوجوانوں دن کو بھی مارتا
ہے رات کو بھی مارتا ہے ۔ حضرت بلال فرماتے ہیں ۔ وہ اتنا مارتا ہے ۔ مار مار
کر تھک جاتا ہے ۔ اور کہتا ہے اے بلال تو بلال نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں

محال کہ جھوٹا کہا جاتا ہے۔ تاریخ عرب میں ہے کہ جب کسی غلام نے مالک کی
جوتی اس کی اجازت کے بغیر دھوپ سے اٹھا کر سایہ میں رکھی تو اس کو مار
پڑتی ہے کہ اس کو بغیر اجازت ہاتھ کیوں لگایا — مگر آج جس طرح امیہ
نے بلایا تو ڈٹا پایا۔

انیس الجلیس میں علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔ کہ جب حضرت بلال
آزاد ہو گئے۔ ایک دن کسی نے حضرت سرکار مدینہ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلال مکے کی گلیوں میں بڑا اکڑ اکڑ کر چلتا ہے۔ فرمایا
جاؤ بلال کو بلا کر لے آؤ — جب بلال سامنے آئے تو حضور نے فرمایا۔ بلال
کیا تجھے نہیں معلوم۔ یمشون علی الارض ھونا — رحمان کے بندوں کی نشانی ہے۔ کہ
جب وہ زمین پر چلتے ہیں تو اکڑ کر نہیں چلتے۔ گنہگاروں کو جھکا کر چلتے ہیں۔ بلال
رونے لگ گئے۔ عرض کی کملی والے مجھے کیوں آپ فرماتے ہیں۔

حضور نے فرمایا بلال لوگوں نے مجھے آکر تیری شکایت دی ہے۔ کہ تم بڑے
اکڑ کر چلتے ہو۔ جب یہ سنا تو حضرت بلال کی چیخیں نکل گئیں۔ ہاتھ باندھ کر عرض
کی کہ حضور میں تو غلاموں کا بیٹا ہوں۔ حبشیوں کی اولاد ہوں۔ عرض کی کملی والے
کیا میں اکڑ سکتا ہوں۔ فرمایا لوگ کہتے ہیں بلال بڑا اکڑ کے چلتا ہے۔ بلال نے
میرے نبی کے قدموں پر ہاتھ رکھے۔ عرض کی اے کملی والے اگر سچ پوچھو تو میں
غلاموں کو رطب اور دیدہ آپ کے دربار سے ملا ہے۔ عرض کی اے کملی والے
میں تو دن رات مار کھاتا رہا ہوں۔ عرض کی اے کملی والے جب سے آپ کا عشق
ملا مگر امیر ہوا ہوں — آج کس بات کو اکڑ کر چلتے دیکھتا ہوں۔ اندر سے تیرے
عشق کی آواز آتی ہے۔ اے بلال اکڑ اکڑ۔ سمجھتا ہوں کر اکڑ سکتا ہے۔ اللہ
تم سچا ہو کہ کیوں نہیں اکڑ سکتے —

مار سنے والے مار رہے ہیں۔ دن رات مار پڑتی ہے۔ تھک گیا ہے نہیں گھاٹے
بلال کون سی مستی ہے۔ بلال نے دیکھا کہ گھاٹے ہوش اڑ گئے (۴۵-۵۳)

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

فیصلت الذی کا کفر ـــ کیا مجھے درد تکلیف نہیں ہوتی ۔ تو حضرت بلال نے فرمایا ذرا
قریب آ ۔ نزدیک آیا تو فرمایا کان قریب کر ۔ فرمایا ہے تو بے ایمان ہے مگر
مجھے یہ تو بتا کہ کبھی تو نے عشق کیا ہے ۔ کہنے لگا وہ کیا ہوتا ہے ۔ فرمایا ظالما
تجھے کیا معلوم وہ کیا ہوتا ہے ۔ فرمایا ـــ
ـــ عشق کرداسے اپنی مرضی دے کم نہ اوہنوں رہ دیکھدا اے کراہ ویکھدا ۔
اوہدے چھٹے چاہے ہووے جھکا دیوے عاشق داسر نہ اوہ کعبہ تے نہ کربلا ویکھدا ۔
امیہ حیران ہو کے کہنے لگا بلال مجھے تیری بات سمجھ میں نہیں آئی ۔ میں درد
پوچھتا ہوں اور تو عشق سنا رہا ہے ۔ بلال فرماتے ہیں بے وقوفا ۔ عقل کی بات
تو ایک ہی ہے چاہے اس کو درد کہہ لو یا اس کو عشق کہہ لو ـــ
امیہ کہنے لگا بلال مجھے میری زبان میں سمجھا کہ تجھے درد کیوں نہیں ہوتا ۔ فرمایا
امیہ سن ـــ آپ فرماتے ہیں تو نے کبھی غور کیا ہے کہ جب تو نے مجھے مارنے کے
لئے کوڑا اٹھایا ہے ۔ اور میں آنکھوں کو بند کر لیتا ہوں ۔ امیہ نے کہا یہ تو میں نے
بار بار دیکھتا ہوں ۔ میں جب بھی مارتا ہوں تو آنکھوں کو بند کر لیتا ہے ۔
فرمایا او ظالم کبھی عشق نہیں کیا ۔ عشق کے گھر کا قانون ہے کہ عاشق
جب آنکھ بند کرے تو سامنے معشوق آجاتا ہے ۔ جب بھی عبد آنکھ بند
کرتا ہے تو محبوب سامنے ہوتا ہے ۔ طالب جب بھی آنکھ بند کرے تو سامنے مطلوب
ہوتا ہے ۔ فرمایا بلال جب امتی آنکھ بند کرے تو سامنے رسول آجاتا ہے ۔
فرمایا ظالما عشق کا قانون یہ ہے کہ جب سامنے محبوب ہو ۔ کوڑے تو ایک
طرف رہ گئے ۔ جان نکل جاتی ہے ۔ معلوم نہیں ہوتا ـــ
جب محبوب سامنے ہو انگلیوں کو کاٹا جائے معلوم نہیں ہوتا ۔ یار
سامنے ہو ۔ کوڑوں کی کیا خبر ہو ـــ (ایک ہاتھ سے کبھی نہیں دھویا جا
سکتا ـــ ایک ہاتھ تم لگاؤ ۔ ایک ہاتھ میں لگاؤں ۔ ذکر عاشقوں کے اکام کا کرتے
ہیں ـــ اپنے دل دھو کر لے جائیں ـــ مار تو ابو جہل کو پڑنا چاہیئے تھی ۔ امیہ

عتبہ عتیبہ کو پڑنی چاہیے تھی مار فرعون نمرود ہامان شداد جب لوگوں کو پڑنی چاہیے تھی — جنہوں نے انا ربکم الاعلیٰ کے دعوے کیئے۔

آگ میں چھلانگ لگائے تو عشق کا بندہ — جلتے کوئلوں پر لیٹے تو اصل عشق کا بندہ — آرے کے نیچے آ کر ٹکڑے ہوا تو عشق کا بندہ۔ سولی پر چڑھے تو عشق کا بندہ۔ میں نے عرض کی یا اللہ جن کو مروانا چاہیے تھا۔ ان کو کچھ نہ کہا گیا۔ تو عشق کے بندوں کو روز مار پڑتی ہے۔ کسی صوفی نے بڑا خوبصورت جواب دیا۔ جب اگلا دور تھا۔ جب کسی مائی نے بازار سے برتن خریدنے کیلئے جانا۔ تو مائی نے بجا کر دیکھنا — چیک کرنا کہ برتن پکا ہے یا کچا — پکی آواز آ جائے تو خرید لیتی — کچا برتن تو مائی نہیں خریدتی — جب انسان عشق کی منڈی میں بکنے کے لئے آتا ہے تو پھر مار ہی بجا کر دیکھتا ہے۔ کہ کہیں کچا تو نہیں آگیا — میاں محمد بخش نے خوبصورت ترجمہ فرمایا ہے — چلیں میاں صاحب کے دربار میں —

— ٹکیاں بہہ بیری نوں لگدے کچھ کچے ای جھڑ جاندے

سر جھڑے نال پکن محمد اوہ ای روڑے کھاندے۔

مار تو پکے کو پڑتی ہے۔ امام الاولیاء تاجدار ولایت حضرت خواجہ سلیمان تونسوی ایک گلی میں جا رہے تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ایک بیری کو پتھر مار رہے تھے۔ ایک پتھر خواجہ سلیمان تونسوی کی پیشانی پر لگا۔ خون نکل آیا۔ تو بچے کو پکڑ کر فرمایا مجھے کیوں مارا ہے۔ بچہ رونے لگ گیا۔ کہنے لگا بابا میں نے آپ کو نہیں مارا فرمایا کس کو مارا ہے۔ عرض کی میں نے بیری کو مارا ہے۔ ولی لجپال ہوتے ہیں فرمایا اس بیچاری کو کیوں مارتے ہو۔ تو بچے نے کہا بابا میں نے بیری کو پتھر مارا ہے کیونکہ وہ بیر گراتی ہے — خواجہ سلیمان تونسوی پر چیخ مار کر وجدانی کیفیت ہو گئی۔ جب ہوش آئی تو دیکھا بچہ دوڑ رہا تھا — دوڑ کے بچے کو پکڑا۔ فرمایا سارے بچے اکٹھے کر کے لاؤ۔ سارے بچے جب آئے تو ایک ہی نظر کر کے سب کو ولی بنا کر فرمایا۔

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No

Date / /

اے بچے مجھے چھوٹے سے کو پتہ ہے۔ کہ بھیڑی کو پتھر مارا تو بھیڑی بھی گر جائی گی۔
اگر ولی کو پتھر مارا تو ولی کچھ نہیں دیتا ــــ

دوستو۔ اللہ شہرے اور چہرے رنگ نہیں دیکھتا۔ رب شہری ممبر کا نسل
اور برادری کا بھی نہیں دیکھتا۔ رب کسی کے قد و قامت نہیں دیکھتا۔ اگر رب
کو خوبصورت پسند ہوتے تو ابولہب جیسا خوبصورت پورے مکے میں نہیں ہے۔
اتنا خوبصورت ہے کہ اصل نام عبدالعزیٰ ہے۔ اس کو ابولہب اس لیے کہا جاتا
ہے۔ کہ لہب عربی زبان میں آگ کے شعلے کو کہا جاتا ہے۔ جب آگ بھڑک
کر سرخ رنگ کی ہو جائے تو اسے لہب کہتے ہیں۔ ابولہب کا رنگ اتنا سرخ
اور سفید ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابولہب ہے۔ کہ آگ کے شعلے کا بھی باپ
ہے۔ اتنا خوبصورت ہے۔ نسب اتنا اعلیٰ ہے کہ اس کا نسب وہی ہے جو رسول
کا نسب ہے۔ نبی کا سگا چچا لگتا ہے۔ اس کی نسبت میں فرق ہے۔ اس کا نسب
میں فرق نہیں ہے۔ ما اغنی عنہ مالہ ــــ اس کے پاس دولت اتنی ہے
جب مکے میں قحط پڑا تو اس کے پاس اتنا مال ہے۔ کہ لوگوں کے پاس کھانے کو لقمہ نہیں
ہے۔ اس کے پاس اس وقت گھر میں ۳ کلو سونا موجود ہے۔ دیگر سامان تجارت
اس کے علاوہ ہے۔ دولت بھی بڑی ہے خوبصورت بھی بڑا ہے۔ طاقت بھی بڑی
اولاد بھی بڑی ہے۔ مکے کا سردار ہے۔ قریشیوں کا سردار ہے۔ میں نے عرض
کی یا اللہ آپ کو کیسا لگتا ہے۔ اللہ فرمایا۔ تبت یدا ابی ــــ اللہ نے فرمایا
ابولہب تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ تو برباد ہو جائے۔ تیرا بیڑا غرق ہو جائے۔
عرض کی یا اللہ یہ خوبصورت بڑا ہے۔ اللہ فرمایا میں کیا کروں خوبصورت بڑا ہے۔
اس کو اپنے حسن پر غرور ہے۔ مجھے اپنے محبوب کا رنگ خوبصورت لگتا ہے۔
اس نے میرے محبوب کا رنگ ہی نہیں چڑھایا۔ عرض کی یا اللہ پھر خوبصورت کون ہے
فرمایا مکے میں دیکھو۔ رنگ کا بھی گورا ہے۔ ذات کا بھی چوہدری کا ہے۔ طاقت بھی ہے حسن
بھی ہے۔ جوانی بھی ہے۔ اللہ نے فرمایا مجھے خوبصورت نہیں لگتا۔ عرض کی یا اللہ خوبصورت

M T W T F S S　　Memo No ______　Date / /

کون ہے ۔ زنا یا کلے کے دو کرے محلے میں دیکھو وہ رنگ کا بھی سیاہ ہے ۔ ذات کا بھی
غلام ہے ۔ کوئی جوتی بھی پہننے والا ـــــ اس کی کمر بھی جھکی ہوئی ہے ۔ اس کا لباس بھی بے کار
ہے ۔ چہرے پر گرد و غبار ہے ۔ آواز آئی بڑا سا تو پیارا ہے ۔ کیونکہ میرا نام بلال ہے ۔
(۱- ـــ ۵۸) کیونکہ تو نے میرے یار کا رنگ چڑھایا ہے ۔

ے دل کالے کالوں منہ کالا چنگا جے کوئی اس نوں جانے ہو ۔

منہ کالا دل اچھا ہووے تاں یار پچھانے ہو ۔

میاں محمد بخش نے قلم توڑ کے رکھ دیا ـــ میاں صاحب جب اس رنگ کی طرف
گئے ۔ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ میاں صاحب نے فرمایا ہے ۔

ے کچا رنگ اوہ گلاری والا چڑھدا لہندا رہندا

پیر عشق بنی دا رنگ جہاں اوہ چڑھیا کدے نہیں لہندا

برصغیر کی 72 گدیوں کا پیر نقشبندیوں مجددیوں کا مین ہیڈ آفس
خواجہ خواجگان حضور پیر سیدنا سید فقیر محمد چوراہی رح یہ وہ بابا ہے ۔ جس
کی گھوڑیوں کو چارہ ڈالنے والا پیر جماعت علی شاہ بن گئے ۔ حضور پیر جماعت
علی شاہ صاحب چورہ شریف کے باہر ایک پانی کا نالہ ہے ۔ اس علاقے
کی زبان میں اس کو قصی کہتے ہیں ۔ اس ندی ـــ سے پیر جماعت علی شاہ بابا جی
کی ایک گھوڑی کو غسل کروا کے لائے ۔ جس گھوڑی پر بابا جی سفر فرماتے تھے ۔
بابا جی دیکھ کے فرمایا جماعت علی گھوڑی تو بڑی خوبصورت نہلائی ہے ۔ تو پیر
جماعت علی کے لبوں سے نکل گیا حضور مجھے تو گھوڑے نہلانے کا طریقہ آ گیا
ہے ۔ بابا جی فرماتے ہیں ذرا ادھر آ ذرا میرے سینے لگ جا ۔ سینے لگا کر ایک
ہی نگاہ ـــ ولایت کی ساری منزلیں طے کروا دیں ۔ اور فرمایا ، اگر تجھے
گھوڑے نہلانے کا طریقہ ہے تو مجھے بندے نہلانے کا طریقہ آتا ہے ۔
جب محدث علی پور کے پیر لاثانی کی بات آتی ہے ۔ اور اپنے پیر کے ساتھ کھڑے
گزر رہے تھے ۔ تو فرمایا جماعت علی ذرا ادھر آ ہمارا کنگا ہو جا میں ابھی آیا ۔

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

پیر جماعت علی وہیں قیام فرما رہے۔ تو بابا جی تین دن کے بعد آ گئے۔ دیکھا تو پیر جماعت
علی وہیں کھڑے ہیں۔ فرمایا جماعت علی اٹھو کھڑے ہو۔ عرض کی حضور آپ نے فرمایا
تھا کہ یہیں کھڑے ہو جانا ہے۔ تو میں یہیں کھڑا ہوں۔ سینے لگا کر ولایت کی ساری
منزلیں طے کروا کر فرمایا۔ آج جماعت علی تو میرے راہوں میں طے رہے ہو۔ تو قیامت تک
زمانہ تیرے راہوں میں کھڑا ہوگا ——— (۵۰—۱—۱) یہ ہے بابا چورے والا۔
یہ ہے رنگ محمد والا جو چڑھ جائے تو کبھی نہیں اترتا۔ بابا جی سرکار ایک
گلی سے گزر رہے ہیں للاری کپڑے رنگ رہا ہے۔ یہ بھی سلسلہ وہ ہی ہے سید
بابا جی کے ولایت کا نور دیکھ کر۔ بس بابا جی دو گھڑی میری دکان پر بیٹھ جائیں۔
اس نے کام کرتے کرتے عرض کیا بابا جی یہاں میں آپ کی پگڑی کو رنگ دوں۔ بابا جی نے
اپنا کپڑا اس کو دیا۔ وہ رنگ دینے لگا۔ اس نے کہا بابا جی کیا کرتے ہو۔ بابا جی نے
فرمایا آپ کیا کرتے ہو۔ اس نے عرض کیا حضور میں تو کپڑے رنگتا ہوں۔ تو بابا جی نے
فرمایا میں بھی للاری ہوں۔ اس نے کہا میں تو کپڑوں کو رنگ دیتا ہوں۔ فرمایا میں تو
دل کو رنگ دیتا ہوں۔ اس نے عرض کیا حضور یہ لو کپڑا لے جاؤ۔ بابا جی نے
کپڑا لے کر بازار میں چلے جا رہے ہیں۔ تو للاری نے کہا بابا میں نے کپڑا رنگ دیا ہے تو آپ
بھی رنگ دے جائیں۔ مجھے بھی اپنی کاریگری دکھا جا۔ بابا جی فرمایا جا للاریا ———
اگے کپڑے رنگتا تھا۔ اب دلوں کو رنگ دیا کر ——— وہ للاری کون ہے وہ
راولپنڈی کا تاجدار حافظ عبداللہ جس کا نام عیدگاہ کے تاجدار
— عشق محمد دا رنگ ——— فرمایا تیرا رنگ اتر جائے گا مگر میرا نہ اتر سکے گا۔
پیر سید مہر علی شاہ کو نے بھی فرمایا تھا۔ جا تجھے دنیا دیکھے گی۔ آپ
کے والد گرامی پیر سید فضل [illegible] صاحب آپ وزیرآباد کے قریب کلر سیداں ایک گاؤں
ہے۔ آپ وہاں تشریف فرما تھے۔ کہ آپ اپنی داڑھی مبارک کا خط بنا رہا تھا۔ ایک
گاؤں کا حجام ——— ۲۰ سال تک حجام نہ بولا ——— یہ اس اصول کا بنا
ہے۔ جس نے گناہ کر کر کے بہتر دن سے کلمہ پڑھوا لیا ———

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date / /

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم ہمیشہ شاہ کی عقیدت رکھیں ۔۔۔ جزاء المحسنین کی ہے

میاں صاحب نے فرمایا ۔ (۳۲ — ۸ · ۱ — ۱)

سچے مرد اپنے صفاتی والے جو کچھ کہیں زبانوں

مولا پاک مدد اور ہمارا اپنے پکی خیر اسانوں ۔

تو میں طرح کر رہا تھا ۔ یہ رنگ محمدی چڑھتا ہے مگر کسی کی نگاہ سے چڑھتا ہے ۔ حضرت بلال تک تک کر جب تھک گئے ۔ کملی والے صحابہ کرام میں تشریف فرما ہو کر فرمایا کہ کوئی ہے ۔ جو میرا بلال خرید لے ۔ عشق کی دنیا کا تاجدار ابوبکر صدیقؓ تشریف فرما ہیں فرماتے ہیں ۔ کہ میرا خیال آیا ابوبکر اتنے غلام اگر اپنی مرضی سے خریدے ہیں ۔ ایک غلام یار کی مرضی کا بھی خرید لے ۔ خاموشی سے اٹھ کر چلے ۔ دروازے کے پاس گئے تو حضور نے فرمایا ۔ اگر بلال کو خریدنے جا رہے ہو تو میرا حصہ بھی لے جانا ۔ ابوبکر نے پیچھے دیکھ کر کہا ۔ کیا حصہ لے کر جاؤں میں بھی اسی کا ہوں میرا مال بھی تیرا ہے ۔ ابوبکر چلتے چلتے جب مکے کے چوک میں آئے امیہ چوک میں بلال کو مار رہا تھا ۔ بلال بے ہوش تھے اور خون رواں تھا ۔ کئی من کا پتھر ظالموں نے بلال کے سینے پر رکھا ہے ۔ لوگ مکانوں کی چھتوں پر بلال کا تماشہ دیکھ رہے ہیں ۔ جو بھی گزرتا ہے جو بھی ہاتھ میں آتا ہے حضرت بلال کو مار دیتا ہے کیونکہ انسان نہیں سمجھتے ۔ ابوبکر صدیق کی آنکھوں میں دیکھ کر آنسو آ گئے ۔ اور حضرت نے فرمایا امیہ حیا کر اس غریب نے تیرا کیا بگاڑا ہے ۔ کیوں مار رہا ہے ۔ امیہ بڑے غصے سے بولا ۔ ابوبکر خاموشی سے گزر جا ۔ ان غلاموں کو ہم نے ہی بگاڑا ہے ۔ اگر اتنا غصہ لگتا ہے تو خرید لے ۔ ابوبکر تڑپ کر فرمایا بولی بول میں تو گھر سے ہی اسی کام پر آیا ہوں ۔ امیہ کی زبان سے نکل گیا ۔ لوگ گرما گرمی بازار میں اکٹھے ہو گئے ۔ امیہ کا خیال یہ تھا ۔ کہ میں بلال کو نہ بیچوں گا مگر اسے مار مار کر جان سے مار دوں گا ۔ کہ دوسرے غلام ڈر کی وجہ سے محمدؐ کا کلمہ نہ پڑھیں گے امیہ کو خیال آیا کہ اب زبان سے نکل گیا ہے ۔ تو بولی بول ۔ سوچ کر کہتا تھا ۔ کہ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

بولی اتنی اونچی ہو گی کہ ابوبکر خرید نہ سکے۔ سودے کا سن کر کہنے لگا اگر
بلال خریدنا ہے تو ایک ہزار درہم لوں گا۔ لوگ کہنے لگے۔ اس کو کسی نے ہزار کا
خریدنا ہے۔ اگر بلال کو کھوٹے سکوں میں کوئی بیچے تو خریدے گا کوئی نہیں۔
مگر واہ صدیق آپ کے عشق پر قربان ایک ہزار درہم کی تھیلی نکال کر
امیہ کے ہاتھ میں رکھ دی۔ فبہت الذی کفر کافر کے ہوش اڑ گئے۔ اور
بپھر گیا۔ کہنے لگا۔ دو ہزار کہنے تھے۔ بھول کر ہزار کہہ دیئے۔ ابوبکر نے دوسرے ہزار کی تھیلی
اسے دے دی۔ اس نے صدیق کی طرف دیکھا کہنے لگا ابھی سودا مکمل نہیں
ہوا۔ وہ دیکھو۔ جو آپ کے پاس مصر کا غلام ہے نا۔ بڑا خوبصورت غلام۔ وہ بھی دے دو
فرمایا وہ بھی تیرا۔ اس کی بیوی۔ فرمایا وہ بھی تیری۔ سفید اونٹ۔ اس کے بچے فرمایا
جاؤ سب تیرے غلام۔ امیہ نے حیرت سے صدیق کی طرف دیکھا۔ عقلمندوں
کی صفوں میں لوگ کہنے لگے۔ امیہ جا کر سودا کر کے کیوں پھر رہا ہے۔ یہ بلال
صدیق کو امیہ سے جانے نہیں۔ تو کہنے لگا جا صدیق بلال لے جا۔
ابوبکر نے زور لگا کر بلال کے سینے سے پتھر ہٹایا۔ بے ہوش تھے۔ دامن پکڑ کے فرمایا
اٹھو۔ بلال تیرے خریدار آ گئے ہیں۔ جب بلال اٹھنے لگے تو نہ اٹھا گیا۔ ابوبکر کے
دامن کو پکڑ کر جب بلال و صدیق چلنے لگے۔ امیہ نے آواز دی۔ ابوبکر ذرا میری بات
سنو۔ کہنے لگا۔ میں نے تو سنا تھا۔ کہ تم عرب کے بڑے عقل والے تاجر ہو۔ مگر
آج تو بڑے نقصان کا سودا کیا ہے۔ کہنے لگا کس طرح۔ اس نے کہا کہ بلال کو میں نے
کھوٹے سکے کے برابر فروخت کروں تو کوئی نہ خریدے۔

ہزاروں میں خرید کر لے چلے ہو۔ بڑے نقصان کا سودا کیا ہے۔ ابوبکر نے فرمایا
اے ظالم انسان میں خریدار بن کے نہیں آیا۔ آج تو میں عاشق بن کے آیا ہوں۔ تاجر مال
دیکھ کر سودا کرتے ہیں۔ عاشق یار کا جمال دیکھ کر سودا کرتے ہیں۔ فرمایا اے ظالم
میں واقعی بڑا عقلمند تاجر ہوں۔ فرمایا نقصان کا سودا میں نے تو نہیں کیا ہے۔ کہنے لگا میں
نے تو ہزاروں کمائے ہیں۔ ابوبکر فرماتے ہیں اے ظالم۔ تو نے کیا عشق نہیں کیا۔ عشق تو

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

میں یار کی پسند دیکھی جاتی ہے۔ فرمایا بلال میرے یار کو پسند آگیا ہے، فرمایا رب کعبہ
کی قسم ہے۔ دو ہزار کا فروخت کر دیا ہے۔ آج مجھ روم فارس کی بادشاہی مانگتا۔
میں بلال کے قدموں پہ نثار کر دیتا ــــ اگر مجھے آج خود بھی بکنا پڑتا تو میں بلال کو
خرید لیتا ــــ

جب صدیق بلال کو خرید کرکے چلے تو بلال کو نہ معلوم کہ کون خرید کرکے جا رہا ہے۔
نگاہیں اٹھائیں تو سوچنے لگے۔ کہ کل کس اور کا غلام تھا۔ اور آج کس اور کا بن گیا ہوں۔
بلال نے پوچھا۔ کہ کتنے کا خریدا ہے۔ تو صدیق کی چیخ نکل گئی۔ فرمایا آج عشق
کا منڈی میں بکا ہے مگر بڑی قیمت میں بک کے آئے ہو ــــ بلال نے جب اپنا
مول سنا تو تو میاں صاحب نے فرمایا

اوگنہار کو چنیا کو نہیں تکی نت نکاری
پر سائیاں مل خرید کی سستو دسا کے قیمت بھاری۔

بلال و صدیق جب چلتے چلتے آئے دربار رسالت ہی جب دروازہ کھلا حضور رسالت
تشریف فرما ہیں۔ جب بلال پہ نگاہ پڑی تو نبیوں کے امام نے اٹھ کر ایک بازو
جا کر صدیق کے کاندھوں پر اور دوسرا اپنے کاندھوں پر رکھا ــ کملی والے چلتے چلتے
بلال کو آمنے سامنے بٹھایا۔ میرے نبی سامنے بیٹھ گئے تو بلال کی نگاہیں نیچی ہیں
میرے آقا نے فرمایا بلال میری طرف دیکھو۔ بلال نے رو کر عرض کی اے محبوب
ہم غلاموں نے کبھی مالکوں کے چہرے نہیں دیکھے ہم نگاہوں کو جھکا کر رکھتے ہیں۔
میرے آقا نے فرمایا بلال اب نگاہوں کو اٹھا کے رکھو ــ تم دنیا دار کا غلام
نہیں بلکہ رب کے یار کا غلام بنے ہو ــــ

حضرت بلال رو دیے تھے۔ حضور نے فرمایا اے بلال بڑی مار کھا کے آئے ہو
تجھے انعام عطا کروں۔ تو صحابہ نے عرض کیا کملی والے بلال کا کیا انعام ہے۔ میری سرکار
نے فرمایا دنیا والو۔ ساری امتوں سے پہلے میری امت جنت میں جائے گی ــ سارے
نبیوں سے پہلے میں جنت میں جاؤں گا۔ فرمایا بلال تیرا انعام یہ ہے۔ کہ تم محمد

KHURRAM PAPER PRODUCTS

سب سے پہلے جنت میں جاؤں گا۔ عرض کی کملی والے محبوب جنت کا قفل کون کھولتا
ہے۔ بلال مجھ سے پہلے جائے گا۔ فرمایا میں یہ جس سواری پر بیٹھ کر میں جنت میں
جاؤں گا۔ اس کی لگام پکڑ کے آگے آگے میرا بلال چلتا ہو گا۔

سوہنا لگتا ہے کہ جنت کا جمال اچھا ہے ۔
پوچھیے سچ تو محمد کا بلال اچھا ہے ۔

چوہدری دو قسم کے ہوتے ہیں۔ زمیندار چوہدری مر جائے تو چوہدراہٹ ختم ہو جاتی
ہے۔ مگر محمد کا نوکر کملی پوش کے مر جانے کے بعد قبر میں بھی چوہدراہٹ موجود رہتی ہے
اصل چوہدری تو کملی والے کے غلام ہوتے ہیں ۔

بلال جب کعبے پر چڑھنے لگے تو قد نہ پہنچا حضرت بلال نے سرکار کی طرف
دیکھا۔ میرے آقا نے فرمایا صحابہ بلال کے پاؤں کے نیچے کاندھے رکھو کر کعبے پر چڑھا دو
عرض کی کملی والے۔ میں غلام ہوں۔ آپ کے صحابہ کے کاندھوں پر پاؤں کیسے رکھوں۔ فرمایا
ان کے کاندھوں پر پاؤں رکھ کر چڑھ جا۔ (لہ۳ ـ ۱۸ ـ ۱) آنے والی امتوں
کے عزیزوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ جو نیچے ہوتے ہیں۔ محمد آسرا دے کر اونچا بنا
دیتا ہے۔ کعبہ بلال کے قدموں کے نیچے ہے۔ اذان شروع ہو گئی۔ ابوسفیان بھی
بھی دیکھ رہے ہیں۔ غلاموں کے بیٹوں کو امیروں کے کعبے پر چڑھا دیکھا۔ بڑے بڑے
لوگوں نے نالش کی۔ بلال مستی میں آذان پڑھے جا رہے تھے۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ خیال
آیا کہ کعبے کی طرف رخ کر کے اذان پڑھی جاتی ہے۔ اور بلال تو کعبے کی چھت پر
کھڑا ہے۔ رخ کدھر کیا ہے۔ صحابہ نے بلال کی طرف دیکھا۔ عاشق دیکھ کر حیران
رہ گئے۔ بلال اذان پڑھے جا رہے تھے۔ جدھر جدھر کملی والے چلتے جا رہے تھے بلال
بھی اپنا رخ ادھر ادھر موڑ رہے تھے۔ اور بلال نے محبوب کی طرف اذان پڑھ رہے
تھے۔

ہے در ہم شد دا خانہ کعبہ حج ضروری کر لیے ۔
تقدیر رکھ محبوباں والا چل دوارہ ملیے ۔

لوگ کہتے ہیں نبی کا خیال آجائے تو نماز نہیں ہوتی۔ حضرت بلال نے فرمایا، جب تک
نبی کی طرف نہ دیکھوں میری اذان نہیں ہوتی ـــ اسے بے وقوف جہان دا حبیب
نماز میں السلام علیک ایہا النبی جب پڑھتا ہے تو نبی کا خیال آتا ہے کہ نہیں۔
جب کہتا ہے منہ طرف خانہ کعبہ دے۔ جب کعبے کا خیال آنے سے نماز نہیں
ٹوٹتی ـــ اور اس طرح نبی کا خیال آنے سے کیسے ٹوٹ جاتی ہے نماز ـــ
حضرت بلال نے باقی ساری عمر کملی والے کے قدموں میں گزار دی۔ جب حضور
علیہ السلام کا دنیا سے آخری وقت آیا۔ جب صحابہ نے حضور علیہ السلام
کے بغیر پہلی بار نماز اکیلے پڑھی تو حضرت بلال نے رو کر کہا ـــ آہ بلال آج
محمد کے بغیر نماز پڑھ رہا ہے۔ حضور کی اونٹنی حضور کی جدائی میں۔ اس
نے تین دن نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا ـــ اس نے زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ حضور
گدھا ـــ مدینے کی گلیوں میں پھر رہا تھا۔ اور خود کشی کر رہا تھا ـــ سوچنے کی بات
ہے۔ جب حضور کی جدائی میں جانوروں کا یہ حال ہے تو حضرت بلال کا کیا حال
ہوا ہوگا۔ حضرت بلال نے مدینے کی گلیوں کو سینے لگانا ـــ اور رو رو کر کہنا۔
کہ محمد کہیں میرا یار دیکھا ہو ـــ

شہر گئے میں اپنے دلدار دلاں دے وطنوں حکم جدا ماراں
اجڑی بستی نظر پیا آوے کنڈ دتی جد یاراں ۔

حضرت بلال حضور کی جدائی برداشت نہ کر سکے۔ مدینہ چھوڑ کر ملک شام چلے گئے
حضرت صدیق کا یہ حال ہے۔ مدینے کے باہر کھڑے رہتے ـــ محبوب کا انتظار کرتا
تھا ـــ حضرت بلال کا راستہ روکا۔ صحابہ کو فرمایا میرا راستہ نہ روکنا۔ کیونکہ میرا
دل میرے نبی کے بغیر نہیں لگتا ـــ صدیق کو جواب ـــ چھ ماہ کے بعد۔ زیارت
ہوئی ـــ مدینہ آنے کا حکم فرمایا ـــ کہ جلدی کر مدینے آجا۔ میرا دل کر رہا تھا۔
مدینے کی دیواروں اور خاک کو چومنا ـــ مسجد نبوی میں آنا ـــ منبر پر حاضری۔
صحابہ کرام نے بلال کو سینے لگایا ـــ اذان سنا ـــ صحابہ کو فرمایا۔ جب

147

میں اذان پڑھتا تھا تو اذان والے کو دیکھتا تھا ۔۔۔ اگر یار نظر میں نہ آیا تو اذان
نہیں پڑھوں گا ۔۔۔ امام حسین نے آ کر حکم فرمایا ۔۔۔ جب اذان
ہوئی تو مدینے میں کہرام مچ گیا ۔۔۔ صحابہ کرام مسجد نبوی کے ستونوں کو پکڑ کر روتے
ہیں یہ بھی ہے ۔۔۔ زار زار کو کر روتے ہیں ۔ پردہ دار عورتیں بھی باہر آ گئیں ۔۔۔ مالکان
مالکن اپنے بچوں کو دودھ پلا کر باہر آ گئیں ۔ اور بچوں نے پوچھا اسلام بلال آ گئے ہیں
کوشش تک آئیں گے ۔ واپس چلے گئے ۔۔۔ [illegible]
آخری وقت بیوی کا رونا ۔۔۔ اور بیوی کو جواب دیا ۔ داتا صاحب
نے لکھا ہے جیسے بلال کی قبر میں نبی کو آتے دیکھتا ۔۔۔

دوسرے مجلس کا ذکر ۔۔۔ حضرت حسین ۔۔۔ جو سنگار کو سند آ گیا ۔ عورتوں کو
کو خیال کب گزرے ہے اس کی زیارت کرو ۔ دعائے نبوت ۔۔۔
اور بچوں کا مثل ۔۔۔ جو میرا ہوگا ۔ رب اس کو کچھ نہ ہے رکھا ۔

امام دارمی نے لکھا ہے ۔۔۔ آخری وقت آیا ۔ یا ابا میں نے سنا آخری نبی آ گئے
یا رسول اللہ آ جاؤ ۔ تب تک بچیاں دفن ہوتی زمین گئیں ۔ کسی کی پیر دوڑ سے
جنت کا ٹکٹ بنا دیا ۔۔۔ میاں صاحب نے فرمایا ۔
دعا کی پیر اس دے بابل پشتران کی جاگیر ان
جب اپنا میں کچھ نہ کہنا ۔ اب دعا دیاں تقدیراں ۔

[illegible]

۲۰۲۱ — ۰۶ — ۱۲
۱۴۴۲ — ۱۱ — ۲ جمعرات
۹ — ۱۳ — pm

ہے انا اعطینک الکوثر ـــــ پر قرآن مجید کی سورۃ کوثر الفاظ کے لحاظ سے
سب سے چھوٹی سورۃ ہے ۔ عظمت کے لحاظ سے قرآن مجید کی سب سے بڑی
سورۃ ہے ـــــ

میرے شیخ کامل میری جان میرے ایمان میری ہر چیز کے مالک نگیناں دنیا جہاں کے اندر
میرے لجپال داتا ہیں ۔ جس کا کھایا ہے اس کا گا رہے ہیں ۔ جو سیدہ زہرا پاک کے بابا کا
کھا رہا ہے وہ انہی کیلئے سبحان اللہ ـــــ اب سبحان اللہ کی آواز اگلے سال تک یہاں
سے سبحان اللہ کی آواز ـــــ جب گاڑی میں بیٹھ جائیں اگلی فرنٹ سائیڈ پر
سواری سوتی نہیں ہے ـــــ اور ہم پیچھے ہو فرنٹ پر لیٹ کر ہم سارے نیند میں
نہیں آسکے ـــــ

آئیں سیدہ پاک کے دروازے پر حاضری کیلئے چلیں ـــــ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
انا اعطینک الکوثر ـــــ جب حضور علیہ السلام ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا کوثر جس
کے حالات کو اللہ تعالیٰ سیدہ خدیجہؓ کے بطن سے بیٹے عطا فرمائے سرور عالم کے بیٹے
بچپن میں وصال کر گئے ۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کا بطن اطہر سے اللہ کریم نے اپنے محبوب کو
بیٹا عطا فرمایا ـــــ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ـــــ سرکار کے بیٹے کا وصال ہوا ۔ مکے کے
کافروں نے بیت اللہ کے صحن میں محفل سجائی ـــــ (۱۰ ـ ۰۲ ـ ۱۰) اور باتیں کرنے
لگے ـــــ کہ آج کے بعد کوئی محمدؐ کو بیٹا نہ جانے ۔ اور محمدؐ کو آج کے بعد کوئی گالی نہ
دے ـــــ آج کے بعد کوئی محمدؐ کو تکلیف نہ دے ۔ عاص بن وائل مکے والوں کا بہت بڑا چوہدری
اور سردار ہے ۔ الٹو کر کہنے لگا ۔ کہ اب محمد عربیؐ کا بیٹا زندہ ہی نہیں ہے ۔ جب محمد کا وصال
ہوگا ۔ اس کے بعد نہ محمد کا کوئی نام لے گا ۔ نہ کوئی ذکر کرے گا ۔ چند دن کی بات
ہے جس دن محمد کا وصال ہوگیا ۔ اس دن کے بعد حضورؐ کا ذکر بھی ختم ہو جائیگا ۔ ایسے
الفاظ میں کہہ کر کفار کو کہنے لگا ۔ پنجابی میں جس کا کوئی بیٹا نہ ہو اور وہ مر جائے
اس کو کہتے ہیں کہ اوتر ہو گیا ـــ یہ جو پنجابی کا لفظ (اوتر) ہے ۔ عاص بن وائل
کہنے لگا ۔ محمد جو اس کا ہے بیٹا نہیں ہے ۔ اس کا ذکر کوئی نہ کرے گا ۔ ادھر کافر

چیٹنگ کر رہے ہیں۔ ادھر نبی ﷺ کو ذہن کے دل کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ایک غم
تو یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بیٹے کا وصال ہو گیا ہے۔ اور مشرکوں کے طعنے میرے نبی کا غم
دوگنا ہو گیا۔ حضور ﷺ نے رو کر آسمان کی طرف دیکھا۔ عرض کی مولا کافر طعنے
مار رہے ہیں تیرے محمد کو۔ کہ اب محمد کا بیٹا نہیں ہے۔ یا اللہ میرا بیٹا بھی نہیں ہے۔
اب میری نسل کیسے جاری ہوگی۔ نسلیں بیٹوں سے جاری ہوتی ہیں۔
میرا بیٹا نہیں ہے۔ میری چار بیٹیاں ہیں۔ عرض کی مولا۔ اب میرے بعد میرا ذکر
کون کرے گا۔ میری نسل کیسے جاری ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس وقت اپنے محبوب پر سورۃ الکوثر نازل فرمائی۔ انا اعطینٰک
الکوثر۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو تسلی عطا فرمائی۔ اللہ نے فرمایا کملی والے محبوب
آپ نے رونا نہیں کیا ہوا اگر میں نے بیٹا واپس لے لیا ہے۔ بعد میں نے کوثر دے
دیا ہے۔ عرض کی یا اللہ کوثر بیٹوں کا نعم البدل کیسے ہے۔ فرمایا انا اعطینٰک الکوثر
میں آپ کو کثیر اولاد دے دوں گا۔ یا اللہ کافر طعنے دیتے ہیں کہ محمد کا بیٹا نہیں ہے۔
اور میری نسل کیسے جاری ہوگی۔ اللہ نے فرمایا اے محبوب بیٹے بھی میں ہی عطا کرتا
ہوں بیٹیاں بھی میں ہی عطا کرتا ہوں۔ فرمایا اگر میں چاہوں۔ بیٹوں سے میں نسلیں
جاری کر دیتا ہوں۔ اگر میں چاہوں گا تو بیٹیوں والوں کے نام مٹا دوں گا۔ اللہ
نے فرمایا اے کملی والے محبوب کافر طعنے دیتے ہیں۔ محمد کا ذکر کون کرے گا۔ فرمایا
کملی والے محبوب آپ کو میں کوثر دے دوں گا۔ جگ بھی ذکر تیرا کرے گا۔ رب بھی
ذکر تیرا کرے گا ———— (۴۹ — ۳) اے کملی والے محبوب تیرا شہزادہ جلوہ ہے
شہر شہر سید ہوں گے۔ گاؤں گاؤں سید ہوں گے۔ ہر گوشے میں سید ہوں گے۔ ہر ملک
میں سید ہوں گے۔ کافر طعنہ دیتے ہیں کہ اے محبوب تیرا بیٹا کوئی نہیں مگر اے محبوب
تیرا دشمن ابتر جائے گا۔ میں کثیر اولاد دوں گا۔ قیامت تک سید ہوں گے مگر
دنیا دیکھے گی۔ یہ سید اولاد علی کی ہیں۔ اور آل نبی کی ہیں۔

اللہ فرمایا یہ لوگ بے وقوفیاں کر رہے ہیں کہ کہتے ہیں تیرا بیٹا کوئی نہیں ہے

فرمایا محبوب ہم نے اُن کو ایک دو نہیں چار کو سکھلایا ہے۔ جو بیٹے ہیں مگر آپ کو کوثر عطا فرمایا
ہے کہ کوثر اولاد کی ملکہ ملے گا۔ فرمایا محبوب بیٹے والوں کے نام مٹ جائیں گے۔ آپ کا
نام اس طرح کا دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واذکر فی الکتاب ابراہیم ـــــ وغیرہ
لوگو یاد کرو نبیوں کا ذکر کتاب میں ـــــ مگر جب محبوب کی باری آئی سے ورفعنا
لک ذکرک ـــــ فرمایا دنیا والو ہم نبیوں کا ذکر کرو۔ میں محبوب کا ذکر
کروں گا ـــــ کافر کہتے ہیں ذکر مٹ جائے گا۔ محبوب کا ذکر میں بلند کر دوں گا۔
اے محبوب انا اعطینک الکوثر - فرمایا محبوب گلی گلی سید ہوں گے۔ اور انشاء اللہ کر کے
ہیں گے۔ کہ یہ سید اولاد علی کی آل نبی کی ہے۔ (عارف کھڑی شریف بابا)

ـــ آل نبی اولاد علی دی صورت شکل اوہناں دی

نام لکھیاں تکو پاک یٰسین رحمن دے اندر دی جاندی۔

آل نبی دا منگتا میں کنگال

یہ اس بیٹی کا ناز ہے ـــ جب مشرکوں نے طعنے دیئے تو اللہ نے فرمایا محبوب آپ کیوں
دکھی ہیں۔ اے محبوب اگر بیٹے واپس لے لیے ہیں۔ مگر میں نے بیٹی اس عطا کی ہے
اس سے نسل چلائیں گے۔ انا اعطینک الکوثر - یہ عظمت رسول اللہ کی بیٹی کی
ہے۔ یہ شان ہے جسم زہرا پاک بیٹی کی ہے۔
کائنات کی ہر بیٹی اپنے باپ کے گھر خدا کی رحمت بن کر آئے۔ فرمایا بیٹے نعمت ہوتے
ہیں مگر بیٹی رحمت ہوتی ہے۔ آنکھ نعمت ہے۔ ہاتھ ـــ قدم ـــ زبان ـــ ہاتھ
یہ تمام نعمتیں ہیں۔ اللہ سوال کرے گا قیامت کے دن کہ بتا ہاتھوں سے کیا کر کے
آئے ہو۔ آنکھ کا حساب ہو گا۔ قدم ـــ پانی ایک ایک گھونٹ کا حساب دینا
ہو گا۔ رحمان رب کریم معاف بھی کر دے۔ اس کا حساب نہ ہو گا ـــ بیٹے نعمت ہوتے
ہیں مگر حساب ہو گا۔ کائنات کی ہر بیٹی چاہے چوہدری کی ہو یا مُصلی کی ہر بیٹی خدا کی
رحمت بن کر آتی ہے۔ آج لوگ مبارک باد دیتے کہ خدا کی رحمت ہو گئی ہے۔ اور بیٹی
کی پیدائش پر پریشان ہوتے لوگ دیکھے گئے ہیں۔ رب چوتھی بیٹی بھی دے تاکہ نبی کی

صفت پوری ہو جائے - یہ بیٹی رحمت بن کر باپ کے گھر آئی تھی - سیدہ زہرا ام
اس کے گھر میں رحمت بن کے آئی - جو جہانوں کے لیے رحمت بن کے آئے ہیں - وہ
فاطمۃ الزہرا ہے - سب شہیں سردار فیصل آباد کا عاشق رسول نے جب رسول
اللہ کی عظمت دیکھی تو فرمایا

دل مصطفیٰ دا چین تے قرار فاطمہ مولا علی دے گھر دا شنگھار فاطمہ
بیٹے شہید باپ نبی جنت دی حکمراں تے سالار فاطمہ
سردار جو بھی منگنا ایں در فاطمہ توں منگ
ایہہ مختار رب دی بیٹی اے مختار فاطمہ

یہ وہ بی بی مختار کی بیٹی فاطمہ ہے - میرے سیالکوٹ کا قلندر نے فرمایا اے بی بی دی بی بی فاطمہ کیسی شیریں والدہ کی شریعت کی بندش یار میرے قدموں میں نہ ہوتی - جتنی شہرت سے لائے لوگ کعبے کا طواف کرتے ہیں میں تیری چوکھٹ کا طواف کرتا

سیدہ خدیجہ فرماتی ہیں - اللہ نے تین بیٹیاں تو پہلے بھی عطا فرمائی ہیں - مگر جب چوتھی بیٹی کی باری آئی - آپ فرماتی ہیں جب فاطمہ میرے شکم میں آئی تو 9 ماہ میں نے اپنے وجود سے مشک و عنبر کی خوشبو محسوس کرتی رہی (~~ـــــ~~ ۲۶
جب سیدہ فاطمہ دنیا پر آ گئیں - مکی والے نے اپنی گود میں بیٹی کو بٹھا لیے سرکار نے زلفوں کو سونگھنا - کبھی بیٹی کے ماتھے کو بوسہ دیتے - کسی نے عرض کی مکی والے محبوب لوگ اولاد کو چومتے ہیں - مگر آپ سونگھتے ہیں - میرے آقا نے فرمایا میری بیٹی کا نام زہرا ہے - زہرا جنت کے پھولوں کی کلی کو کہا جاتا ہے میری بیٹی جنت کے پھولوں کی کلی ہے - جب میں فاطمہ کو سونگھتا ہوں مجھے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

وہ فاطمہ جس سے مصطفیٰ کو جنت کی خوشبو آئے - اور جس کو دنیا میں آتے ہی گود محمد عربی کی نصیب ہو جائے - اس کی شانوں کو کون بیان کرے - جب مصطفیٰ کی دل کرے تو مصطفیٰ کے کاندھوں پہ بیٹھ جائے - وہ فاطمہ جو مصطفیٰ کے گھر میں پلی ہو - سیدہ فاطمہ کا وکیس کا عالم ہے - ادھر میرے نبی نے اعلان نبوت کر دیا۔

جب کافر پاوتے میں پتھر تو بجلی والے کا خون چلتا ہے۔ جب سرکار گھر آتے ہیں تو
سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ـــ سیدہ فاطمہ اپنی والدہ کے ہاتھ بٹھاتی ہیں ـــ اپنے والد کی گود میں
بیٹھ کر خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور رو رو عرض کرتی ہیں۔ آج میرا جی کرتا ہے کہ میں رب
سے پوچھوں کہ میرے والد کو کیوں مارتے ہیں۔ یہ بیٹیاں ماں کا دوسرا روپ
ہوتی ہیں ـــ بڑا پیار رکھتی ہیں اپنے والد کے ساتھ۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ۔ میرے
آقا کی بیٹی اپنے ابا جان کا خون صاف کر رہی ہیں۔ سیدہ کو میرے نبی کے سینے لگایا۔ اور فرمایا
بیٹی ان کافروں نے رب سے دنیا خرید لی ہے۔ اور تیرے والد نے رب سے آخرت خرید لی
ہے ـــ مولانا روم فرماتے ہیں۔ ماں بیٹی عائشہ صدیقہ اکٹھی بیٹھی ہیں۔ حضرت
فاطمہ سیدہ عائشہ سے چھ سال بڑی ہیں۔ رشتے بڑے ہوتے ہیں عمر بڑی
نہیں ہوتی ـــ (۲۹ ـــ ۳۸) آداب بڑے ہوتے ہیں ماں اور بیٹی اکٹھی بیٹھی
ہیں۔ چوہدری کی بیٹی ہو تو اس کو بھی اپنے آپ پر ناز ہوتا ہے کہ میں چوہدری
کی بیٹی ہوں۔ اور جو ہو محمد ﷺ کی بیٹی ـــ اس کو اپنے آپ پر کتنا ناز
ہوگا۔

حضرت فاطمہ نے عرض کی اماں جی مقام تو آپ کا بھی بڑا ہے۔ مگر آپ کبھی میرا مقابلہ نہیں
کر سکتیں ـــ اماں عائشہ نے پوچھا۔ بیٹی وہ کیسے۔ تو سیدہ زاہرا نے فرمایا
اماں جی آپ کسی بھی مقام پر پہنچ جاؤ ـــ آپ ایک غلام کی بیٹی ـــ تو میں آقا کی بیٹی۔
آپ ایک مرید کی بیٹی تو میں پیر کی بیٹی ـــ آپ صدیق کی بیٹی تو میں محمد ﷺ کی بیٹی ـــ
تو آپ کا اور میرا مقابلہ نہیں ہے۔ اب اماں عائشہ بھی بڑی فصیح تھیں۔ آپ
نے فرمایا بیٹی سچ ہے آپ کا اور میرا مقابلہ نہیں ہے۔ یہاں آپ نبی کے آقا کی بیٹی۔
یہاں میں نبی کے غلام کی بیٹی ـــ تو آپ پیر زادی۔ اور میں مرید کی ـــ آپ آقا کی
اور میں غلام کی بیٹی ـــ فرمایا بیٹی یہ تو دنیا کی باتیں ہیں مگر قیامت معلوم ہو جائے
گا کہ آپ تو علی کے ساتھ جائیں گی۔ اور میں نے محمد ﷺ کے ساتھ جانا ہے
اماں عائشہ صدیقہ کا جواب سن کر سیدہ فاطمہ چپ ہو گئیں۔ مولانا روم فرماتے ہیں

۔ حضرت عائشہ نے دیکھا کہ سیدہ فاطمہ پریشان ہیں۔ یہ دیکھ کر اماں عائشہ نے سیدہ فاطمہ کا ہاتھ چوما ۔۔۔ اور سر کو سینے سے لگایا۔ اور فرمایا فاطمہ پریشان نہ ہو۔ یہ تو دنیا کی باتیں ہیں۔ جہاں آپ کا مقام ہے۔ کبھی کبھی میں بھی دعا کرتی ہوں ۔ یا اللہ مجھے عائشہ نہ بناتا۔ فاطمہ کے سر کا ایک بال بنا دیتا ۔۔۔ جہاں سیدہ فاطمہ کے سر کا بال بننے کے لئے اماں عائشہ صدیقہ ترس رہی ہیں۔ ۔۔ زہرا جن کے گھر میں آنے سے پہلے جبرائیل بھی اجازت مانگتا ہے۔ اور گردن جھکا کے گزرتے ہیں۔

حضرت ام ایمن فرماتی ہیں۔ ایک دن سیدہ زہرا کے گھر سے ہو کر آئی دوپہر کا وقت ہے۔ حضور کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں تو حیران ہوں۔ فرمایا۔ اماں جی کیوں ۔۔۔ حضرت ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے دیکھا ہے کہ فاطمہ سو رہی ہے۔ اور حسین کا جھولا خود چل رہا ہے۔ اور چکی خود چل رہی ہے۔ دانے بھی خود ڈال رہے ہیں اور آٹا خود ہی نکل رہا ہے۔ اور یا رسول اللہ میں بڑی پریشان ہوں گا۔ کونین کے والی نے فرمایا اماں جی ۔۔۔ پریشان نہ ہونا ۔۔۔ فرمایا اماں جی اصل معاملہ یہ ہے۔ کہ آج میری بیٹی نے روزہ رکھا ہے اللہ کو رحم آیا تو جبرائیل دوڑو میں زہرا پر نیند طاری کر دیتا ہوں۔ کام کر کے زہرا تھک گئی ہیں۔ زہرا تھوڑا آرام کر لے۔ جا فاطمہ کے گھر کے کام کر کے آؤ ۔۔۔ (۳۳-۳۴) اے فاطمہ تیری عظمت پہ صدقے جاؤں۔ تیری دہلیز پر کھڑی ہونے کیلئے جبرائیل بھی ترستے ہیں۔

یہ بیٹی اپنے باپ سے پیار کر آتی ہے۔ اور رسول اللہ کا پیار اتنا کا کائنات میں بے مثال ہے۔ حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں میں ایک دن حضور کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ فرماتے ہیں ہم جب بھی حضور سے کوئی عرض کرتے کوئی بات سے پہلے یا تو بار بار عرض کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ فداک امی وابی ۔۔۔ اے اللہ کے محبوب سب سے پیارے والدین قربان ہوں۔ یہ بات اس طرح ہے۔ صحابہ کرام جب

M T W T F S S
Memo No ______
Date / /

شعور سے عرض کرتا ہوں تو پہلے یہی جملہ بولتے ہیں — حضرت عثمان بھی
یہ ادب کا جملہ تھا — مولا علی بھی — بلال بھی — حضرت عمر فرماتے
ہیں ایک دن میں کملی والے کی بارگاہ میں حاضر تھا — میں نے دیکھا سیدہ زاہرا آ رہی
ہیں — سر تا پا تک پردہ ہے۔ بیٹی جب آ رہی ہے کملی والے اٹھ کے کھڑے
ہو گئے — جب حضور اٹھ کے کھڑے ہو جائیں تو کلمہ میں بات کوئی سی باقی ہے —
بیٹی باپ کے سینے لگ گئی — بیٹی نے باپ کا ہاتھ چوما — باپ نے بیٹی کا ماتھا
چوما — عمر فاروق فرماتے ہیں کہ معلوم ہو گیا کہ کملی والے کو بیٹی کے ساتھ کتنا پیار رکھا۔
میرے آقا نے سینے لگا کر فرمایا — (فِدَاكِ اُمِّی اَبِی یا فاطمہ) فرمایا بیٹی فاطمہ
سارے جگ کے ماپے محمد پر قربان ہیں مگر محمد کے والدین تجھ پر قربان ہیں —
زہرا کی عظمت کو کون بیان کرے — کسی کے گھر میں ایک آدمی وکیل ہو تو
کسی کی برادری میں ایک بندہ تھانیدار ہو — کسی کے خاندان میں کوئی ایک جج
ہو تو — کسی عہدے اور منصب پر فائز ہو جائے — تو برادری چوہدریوں کی ہو جاتی
ہے — ساری برادری اور خاندان اس ایک بندے پر فخر کرتا ہے — گھر میں
ایک عظمت والا ہو — تمام کا ناز بنا جاتا ہے — اور جس گھر میں سارے ہی عظمت
والے ہوں — جس گھر میں علی بھی ہو — بنی — زہرا بھی — حسن — حسین
بھی ہو — جس خاندان میں تمام ہی ناز والے ہوں — اس خاندان کی عظمت
کو کون بیان کرے — ○

○ اللہ اللہ نبی دا گھرانہ ہے گھرانہ وراء الوراء ہے۔
اس میں حسنین ہیں — فاطمہ ہیں — اس گھرانے میں مشکل کشا ہے۔

گرمی میں دوپہر کا وقت ہے — شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ فرماتے ہیں میرا
نبی کا دل محبت آئی کہ بیٹی کو مل کے آؤں — سرکار دو عالم صبح دوپہر شام
ہر وقت بیٹی کو ملنے آتے تھے — کملی والے اور سیدہ پاک زہرا کے مکان میں ایک
ہی دیوار ہے — اس دیوار میں ایک کھڑکی ہے اس سے سارا دن بیٹی کو

KHURRAM PAPER PRODUCTS

دیکھتے ہیں۔ اتنا بیٹی کے ساتھ پیار ہے۔ دل میں محبت آئی کہ بیٹی کو مل کے
آؤں۔ حضور سیدہ پاک کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ مگر معمول کا وقت ہے
حضور نے دیکھا کہ سیدہ تنور میں روٹیاں لگا رہی ہیں۔ آپ فاطمہ تو مجھے پیڑے
بنا کر دو میں روٹی بنا کر دوں۔ فطرت کی نگاہ نے دیکھا کہ سیدہ اپنے باپ
کو پیڑے بنا کر دے رہی ہیں اور نبیوں کا امام روٹی لگا رہے ہیں۔ میرے نبی کو معلوم
تھا کہ قیامت تک امت کی ماؤں بہنوں نے روٹی بنانی ہے۔ تو سب کو خیال
آئے کہ محمد کی سنت ادا کر رہی ہوں۔ میرے نبی نے روٹی پکانے کو بھی عبادت
بنا دیا ہے (۵۸-۴۰) چند روٹیاں لگا کر حضور علیہ السلام اپنے حجرہ
پاک میں آئے تھوڑی دیر کے بعد سیدہ بھی آگئیں۔ میرے بابا پریشان ہوں
میرے آقا نے بیٹی کو دیکھا تو اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ سینے لگا کر فرمایا بیٹی
خیر تو ہے پیچھے پیچھے میرے پاس آ رہی ہو۔ عرض کیا ابا جی میں بڑی
پریشان ہوئی۔ جتنی روٹیاں میں نے لگائی ہیں وہ پک کر تیار ہو گئیں۔ جو آپ
نے لگائی ہیں وہ پکی نہیں ہیں۔ میرے آقا نے سینے لگا کر فرمایا بیٹی زہرا
یہ دنیا کی آگ ہے یہاں دوزخ کی آگ بھی آ جائے یہ روٹیاں پک نہیں
سکتیں۔ کہ ان کو ہاتھ محمد کے لگے ہیں۔

(۱۷) سیدہ پاک کا رشتہ طے ہونا۔ حضرت علی نے رشتہ پوچھا
حضرت علی نے سر گوڈوں میں دبا لیا۔ (43-25)
حضور علیہ السلام نے معانقہ کر کے سینے لگایا۔ میرے والدین کی طرف
سے۔ اللہ نے عرش پر علی اور فاطمہ کا نکاح کر دیا۔ صرف
زمین نکاح عرش پر ہوا ہے۔ جس کا رشتہ کوئی کراوے
جس کا رشتہ رب نے کروایا ہے۔ آج ہم جا بجا پوچھتے ہیں۔
رشتہ پہلے طے ہو گیا۔ مگر جا بجا اور بعد میں پوچھا ہے (۴۶-۴۵) اگر میرے
آقا چاہتے تو عرب کے کسی سردار کے بیٹے سے اپنی بیٹی کی شادی کر سکتے

تھے۔ کسی بادشاہ کے ساتھ ۔۔۔ مگر میرے نبی نے اپنی بیٹی کا رشتہ اس
صحابی کو دیا۔ جو فقیر صحابی کو دیا۔ میرے نبی نے فرمایا اپنی بیٹیوں کا رشتے کیا
کرو مگر کو نفیسوں اور کاروبار کی طرف نہ دیکھو ۔۔۔ یہ دیکھو کہ میرے کا محبت کا زندہ
کتنا ہے ۔۔۔ تلوار گھوڑا زرہ ۔ زرہ بیچ دیتے کہ ہم رب کے شیر ہو۔
علی کی زرہ میں سینے پر لوہا ۔ کمر میں کپڑا لگا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ اس کی وجہ کیا
ہے۔ فرمایا مجھے کبھی پیچھے کی طرف بھی ضرورت ہی نہ پڑی ۔۔۔ ضرورت تو
تلوار کی بھی نہ تھی ۔۔۔ جب جہاد کی آواز آتی تو دوڑ کے باہر جاتا۔ سیدہ
نے کہا ۔ یہ تلوار تو لے جاؤ۔ فرمایا وہیں ۔۔۔ کسی کافر سے چھین لیں گے۔
بازار میں بیچنے کے لیے گئے عثمان غنی ملے ۔۔۔ 480 درہم میں سودا
ہوا ۔۔۔ عثمان نے زرہ بھی واپس کر دی
شادی نبی کی بیٹی کی علی کی ۔۔۔ رشتے کا مشورہ ابوبکر عمر نے دیا۔ بارات
مولا علی کی اور دوسرے حضرت عثمان لے گئے ۔۔۔ قیامت تک کے سیدوں پر
احسان ہے نبی کے صحابہ کے ۔۔۔ بارات چلی ۔۔۔ جس بارات کا
دولہا مولا علی ہو۔ دلہن زہرا ہو۔ باراتی ابوبکر صحابہ کرام کا نام ۔۔۔ بارات
بھنگڑے دھمالیں نہیں جا رہی بلکہ محمد پر درود پڑھتے جا رہے ہیں۔ منزل پالی میں تم
گئی مسجد نبوی میں گئی ۔۔۔ نکاح خواں نبی جس کا کام ہو ۔۔۔ جب بارات
اس طرح کی ہو۔ باراتی ۔۔۔ دولہا۔ دلہن۔ نکاح خواں اس طرح کے ہوں۔ اور بیٹے
بھی تو جنت کے سردار بنتے ہیں ۔۔۔

نوٹ: آج جس طرح کی شادی ہوتی ہے حضور کی شریعت کو پیچھے چھوڑ دیا جاتا
ہے۔ (نکاح ہو گیا رخصتی نہ ہوئی ۔۔۔ چھ ماہ نکاح کو ہو گئے۔
ام ایمن نے عرض کی سرکار کی بارگاہ میں عرض کی ۔۔۔ اتنی حسین شادی
ہو گی۔ ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں ۔۔۔ سیدہ کا اثاثہ کو اپنی ماں کی یاد
سے باپ کے ساتھ سر رکھا ہوا ۔ ویران گنبد خالی ۔

مانواں باجھ محمد بخشا کون کرے رکھوالی ۔۔۔

سرکار نے فرمایا - اے بیٹی مجھے بھی اپنی ماں سمجھو ۔۔۔ باپ کا پیار بھی
دوں گا - اور ماں والا پیار دوں گا ۔۔۔ اور دعا مانگی ۔۔۔ سیدہ
نے سائل کو کنگھا دے دیا ۔۔۔ اچھے کپڑے دیئے وہ سوالی تھا - جو حضور
نے دیا ۔۔۔ لن تنالوا البر ۔۔۔ اور ہم بھی سخاوت کرتے ہیں - اور
حسین نے کربلا میں اپنی اولاد قربان کر دی ۔۔۔ (عارف کھڑی)

مالاں والے سنگی نہیں ہوندے سنگیاں مال نہیں ہوندے
اینویں اوکھے ویلے جانیں سنگی کنگال نہیں ہوندے -

(2) غار سیدہ میں دعا کے امت - ناشناس دوزخ کے اوپر سے گزرنا
ہوگا ۔۔۔ ابو ہریرہ نے تلاش جاری کی ۔۔۔ چرواہے کو پوچھا - اس
نے کہا کیسا تھا - جواب دیا کوئی ایسا جیسا ہو تو بیان نہ کر -

رشتہ کراں بیان کی اس بے مثال دا
ڈٹھی نہ کوئی اکھ ثانی جیسے لال دا

چرواہے نے بیان کیا ۔۔۔ محمد ﷺ بیٹی کو خاموش کرا دو - یہ قیامت میں اسی طرح
کر لیں گے ۔۔۔ سیدہ دلوں میں ملتا سیدہ ۔۔۔ امام حسین فرماتے
میں میری والدہ نے کبھی اپنے لئے اولاد کے لئے دعا نہ مانگی - میں مانگی کہ یا اللہ اگر میری عبادت
قبول ہے تو میری بیٹی کی امت کے گناہ معاف فرما دے - آج کیا ہمارا فرض
نہیں کہ ہم ہر سانس میں ان کو یاد کریں ۔۔۔ حق مہر میں بھی امت
کی بخشش ۔۔۔ سعادت مند ہوتی ہے جو اپنے شوہر کو ۔۔۔

(3) حضرت عثمان کی دعوت ۔ قدموں کے برابر غلام آزاد ۔۔۔
جنت کے کمانے - جتنے قدم سرکار کے ۔۔۔

(4) حضور کے وصال کے بعد سیدہ فاطمہ کا حال - صحابہ کرام کا حال . جانوروں کا
حال - حضرت بلال کا حال ۔۔۔ مدینے کی گلیوں میں بچوں کو پوچھنا - صدیق اکبر

158

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______

Date / /

حضرت سیدہ فاطمہ کا وصال 28 سال کی عمر ـــــ باپ کا چھوڑا برداشت نہ ہوسکا.

چار وصیتیں ـــــ پہلے بھی بیان گزر چکا ہے امام حسین کو روضہ رسول پہ بھیجا گیا

بعد میں حضرت علی اور فاطمہ کی گفتگو ـــــ امام حسین کا آنا کر راستے میں دو آدمی

ملے ۔ ابراہیم و اسماعیل ـــــ

مانواں والے مانواں دے کول سٹے قبراں دا لے جاندے

ہر موکیاں مانواں والے اودود آتے چپ کر جاندے ـــــ

میری بہن کی امت کی بخشش کر دے ـــــ ہم بھی انکے اعمال پر زندگی گزاریں ـــــ

مسجد میں دعا شیں مانگیں تو ادنیٰ ہے میں نیچا ہوں ـــــ دنیا کے امتحان میں نقل لگا تے

میں فیل ہو جاتا ۔ دنیا میں محمد کی نقل کرنے ـــــ حشر میں پاس ہو جائے گا ۔ سیرت

محمد دیکھ کر فرشتے بھی حیا کر رہے ہیں ۔ حضور کے چہرے جیسا ۔ چہرہ ـــــ حضور کا

غلام جا رہا ہے (مدینہ ولو ڈز سٹر) جاڈراں سالگرہ ـــــ

ـ٥ـ

Abbas

۲۰ ـــ ۲ ـــ ۲۰۲۱

۹ ـــ ۱۱ ـــ ۱۴۴۲

بروز اتوار ۲۴ ـــ ۱۲ PM

شہدائے کربلا

Memo No
Date / /

یا ایتہا النفس المطمئنہ ——— جنتی = سے

جی کردا اے درداں نوں دنیا تے کھلار دیاں
شبیر شیرا غم توں غم دنیا دے وار دیاں۔

اصغر نوں دفن کر کے سید نے کیہا مولا
تشنہ اصغر دے ہونٹاں شیرے نام توں وار دیاں۔

رب جان کے سید دی ہمشیرہ تے ورت گئیاں
سیر ویر دا یا جھولی زلفاں نوں سنوار دیاں۔

اماں نوں حسین کیہا میرے لئی دعا کریو۔
نانے دی محبت دا ہر قرض اتار دیاں

شبیر دے لوں لوں تے جھیڑیاں سن جلدیاں۔
کمدنر امیراں دے ویسدے نوں ہتھیں حیدر مار دیاں۔

(تمہید) اللہ تعالیٰ ان راتوں کا صدقہ جو امام حسین نے کربلا میں گذاریں
——— ذکر حسین کرنا حق اہلبیت کا زیادہ بنتا ہے۔ کیونکہ اس
اہلبیت ہی اصل حسینی ہیں ——— اور ذکر حسین ایک دو چار محافل کا محتاج
نہیں ہے۔ کربلا میں امام حسین نے اپنی اور اپنے رفقاء کی شہادتوں کو یہ کہہ
فرما کر قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو اس قدر مشغول کر دیا ہے کہ ہم
بس اتنی کہتے ہیں کہ حسین حسین حسین کرتے ہیں تو امام حسین کے
علی اصغر کے ایک خون کے ایک قطرے کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔

امام حسین وہ شخصیت ہیں۔ جن کا جب بھی سننے کا دل کرتا ہے فاطمہ
کی گود میں نیند کرتا ہے ——— اور اس کا جب بھی کھیلنے کا جی کرتا ہے وہ
محمد کے کاندھوں پر کھیلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یا ایتہا النفس المطمئنہ اے اطمینان
والی جان رجوع کر اپنے پروردگار کی طرف اس حال میں کہ تو اس پر راضی

ہے۔ اور وہ رحمٰن مہربان تجھ پر راضی ہے۔ پس داخل ہو جا میرے بندوں میں۔ اور
میری جنت میں داخل ہو جا ۔ معلوم ہوا کہ جب تک اس کے بندوں میں داخل
نہ ہوئے ۔ جنت کا داخلہ نہیں ملتا ۔ اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد
فرمایا ۔ اے سکون والی جان ۔ یہ سکون والی جان کون ہے ۔ (۲۷-۳۰)
اطمینان کس کو کہا جاتا ہے ۔ ایسے دل کو جو خوشی ملے اس کو اطمینان کہا جاتا
ہے ۔ دکھ اور مصیبت کے بعد جو خوشی نصیب ہو ۔

قرآن مجید نے فرمایا کہ اللہ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام سفر میں
جا رہے تھے کہ آپ نے مردہ جانور دیکھا ۔ جس کی ہڈیاں اور جسم جدا جدا تھے ۔
بال اس کے جسم سے جدا ہو گئے ۔ حضرت خلیل نے عرض کی یا اللہ کیف
تحی الموتیٰ ۔ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قال اولم
تؤمن ۔ کیا تیرا ایمان نہیں ہے کہ میں مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہوں ۔ اللہ کے نبی ابراہیم
نے عرض کی قال بلیٰ ۔ ولکن لیطمئن قلبی ۔ اے الٰہی اگر زندہ کر کے دکھا دے
تو میرے دل کو سکون آ جائے ۔ اللہ کریم چار پرندے ابراہیم علیہ السلام
کو ذبح کروا کے زندہ کر دیئے ۔ مردوں کو زندہ ہوتے دیکھ کر جو ابراہیم کو
پختگی ملی اللہ کے قرآن نے اس کو اطمینان قلب فرمایا ۔

پھر گویا رب نے ارشاد فرمایا یاایتہا النفس المطمئنۃ ۔ اے اطمینان اور
سکون والی جان ۔ حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ۔ آپ فرماتے ہیں
اطمینان کا معنی کیا ہے ۔ انسان کی آنکھ کے سامنے سے ساری کائنات اوجھل
ہو جائے ۔ پریشانی اور مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ جائیں اور اس پریشانی میں
اللہ کی یاد میں جو انسان کو سکون ملے اس کو اطمینان کہتے ہیں ۔

کائنات کے سردار نے ارشاد فرمایا ۔ قرآن اہلبیت کے ساتھ ہے اور
اہلبیت قرآن کے ساتھ ہے ۔ پل صراط پر بھی قرآن اور اہلبیت اکٹھے ملیں گے
آئیں ۔ کربلا کے ٹیلے پر کھڑے ہوئے امام حسین سے اس آیت کی تفسیر

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

کروا کے آئیں ۔۔ اگر قرآن پڑھ کے سمجھ نہ آئے محمد کی آل کی۔ تو ممبر قرآن پڑھا
اور قرآن محمد کی آل کی شان سنا دے گا ۔۔ اگر قرآن کی سمجھ نہ آئے تو محمد
کی آل کے دروازے پہ آ جانا میرے محبوب محمد کی آل قرآن پڑھ کے قرآن کی شان سنا دیں
گے ۔۔ قرآن آل کی سمجھ دے رہا ہے۔ لیکن آل قرآن کی سمجھ دے رہا ہے۔
میں نے اور سب نے کسی نے عالم حافظ قاری سے قرآن پڑھا۔ آئیے۔ ان
آیات کی تفسیر امام حسین سے کروا لیں۔ امام حسین نے قرآن پڑھا جس
کے گھر میں قرآن نازل ہوا ہے ۔۔ جس نے قرآن والے معلم کی بیٹھک
قرآن پڑھا ۔ قرآن کو ۔۔ یا ایتھا النفس ۔۔ جنتی ۔۔ اطمینان
جس کو کہا جاتا ہے۔ کہ مشیت خدا ہوتا ہے۔ انسان کی آنکھ کے سامنے اس کی
کائنات اجڑ جائے۔ آئیں ذرا امام عالی مقام کی حیاتی کی طرف دیکھیں۔
مدینے سے چلے۔ مکے کی طرف جا رہے ہیں۔ مدینہ چھوڑ رہے ہیں وہ حسین گھر میں
اپنے رب کا ذکر کر رہے ہیں۔ مکے میں آئے پھر بھی رب کا ذکر کر رہے ہیں۔ جب
کربلا کی طرف چلے حسین نے پھر بھی اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ اس کی اولاد پہ پانی بند
کر دیا گیا ۔۔ اس کے سامنے حر شہید ہوا ۔۔ بیٹے کی لاش ہے۔ اس
کے بھائی کے بازو کاٹے گئے ۔۔ اصغر کے حلق ۔۔ معلوم ہے حسین کربلا کے میدان
میں حسین کو رب کے ذکر میں کتنا سکون مل رہا ہوگا۔ کہ سر نیزے کی نوک پہ
چڑھا ہوا ہے۔ پھر بھی رب کا ذکر کر رہے ہیں ۔۔ اس کو اطمینان کہا جاتا
ہے ۔۔ معلوم ہے حسین کو کربلا کے میدان میں کتنا اطمینان ہے۔ دشمن ترس
گیا اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھنے کے لیے ۔۔ اس کی آنکھ کے سامنے اس کی ساری
کائنات شہید ہو گئی مگر رب کا ذکر کر رہے ہیں ۔۔ اس کو اطمینان کہا جاتا ہے۔
اے اطمینان والی جان ۔ اے حسین اب لوٹ آ اپنے پروردگار کی طرف
لاشوں کے جھرمٹ میں حسین کھڑے ہو کر آسمان کی طرف رخ انور کر کے دیکھ کر
پوچھ رہے ہیں ۔۔ راضی ہو ۔۔ آسمان سے آواز آتی ہم تم سے لاشوں

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

میں کھڑے ہو کر یہ پوچھنے والے حسین ۔ تم بتاؤ کہ تم راضی ہو ـــ مجھ کی تربت کی طرف دیکھ کر عرض کی میں ابھی بھی راضی ہوں ـــ آواز آئی ارجعی الی ربک ـــ اللہ نے فرمایا اگر مجھ پر اس طرح ہے تو میں اس طرح راضی ہوں ـــ حسین تو تو مجھ پر ہر سر راضی ہے ـــ میں تجھ پر اس لئے راضی ہوں کہ تم مجھ پر چلے ہو ۔ فرمایا قیامت تک جو تجھ پر مر جائے ۔ میں تو اس پر بھی راضی ہوں ـــ پر بھی راضی ہے وہ بھی راضی ہے ـــ میاں بخش نے فرمایا ؛

سے جنہاں دکھاں وچہ میرا دلبر راضی ہو سکھ اونہاں توں وارے
دکھ قبول محمد بخشا ایہہ راضی رہن پیارے ۔

دیکھو یارو حسین تھے کربلا میں لٹا کھل اٹھا حسین نے کھیلا ہے کہ نانے کا دین بکتا ہوا خرید لیا ہے کہ جو قیامت تک حسین پر مر جائے ۔ اللہ اس پر بھی راضی ہے ۔

شب معراج بلندی کی مصطفیٰ پر ختم ہو گئی ـــ اللہ تعالیٰ نے جب نعلین حضور کو عرش عظیم پر بلایا ـــ عرض کی یا اللہ وضو کیا ہے ۔ فرمایا کملی والے اگر کوئی دنیا دار تنکا اٹھا کر تیری عظمت کو عقل سے تولے گا ۔ تو اس کو تیری عظمت تو نظر نہ آئے مگر تیری نعلین کا تلوا نظر آئے گا ـــ ساری کائنات کی بلندیاں اپنے محبوب کے قدموں پر ختم کر دیں ـــ دیکھو ۔ ہر عظمت بلندی مصطفیٰ کے قدموں پہ ختم ہو جائے مگر جو چڑھ کر مصطفیٰ کے کاندھوں پر جائے ۔ پھر اس حسین کی بلندیوں کو کون بیان کرے ـــ (۲۹-۳۶)

امام الانبیاء کو حسین کے ساتھ کتنا پیار علیہ السلام تھا ۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ صحابی رسول حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو چادر کے نیچے کچھ لپیٹ کے آئے تو جب چادر کھولی تو ہرنی کا چھوٹا بچہ ۔ تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں جنگل سے گزر رہا تھا ۔ تو میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہرنی کا بچہ ہے تو میں حسین کے لئے تحفہ لے جاؤں ۔ ہر محب کا دل کرتا ہے کہ میں اپنے محبوب کو تحفہ

دوم۔ حضور علیہ السلام کے ایک صحابی ہیں حضرت عبداللہ۔ کہتے کہ آپ
مدینے کے ایک یہودی کی دکان سے ادھار چیزیں خرید خرید کر تحفے دیتے
ہیں۔ تو جب یہودی نے اپنے پیسے واپس مانگے تو حضور کی بارگاہ میں
آکر عرض کی حضور پیسے دلا دو۔

ہرنی کا بچہ پیدا ہوا کر کے عرض کی حضور تحفہ لے کر آیا ہوں۔ امام حسن نے ہرنی کا بچہ
دیکھا تو عرض کی نانا ابو کیا ہے فرمایا ہرنی کا بچہ ہے۔ ہم کو بھی دے دو۔ تو حضور علیہ السلام
نے ہرنی کا بچہ دے دیا۔ آپ گھر آئے تو امام حسین چھوٹے تھے۔ ———
امام حسین کا رونا ۔ ہرنی کا بچہ لے کر آنا ——— سرکار نے فرمایا تو ہے تو جانور
سمجھ گیا ہے۔ جالا ——— بچوں کے بغیر نہیں رہ سکتی ——— میں حسین کو
روتا نہیں دیکھ سکتی ——— آج ہرنی حسین کو روتا نہیں دیکھ سکتی ہے۔
تو جب کربلا کے میدان میں اپنے بچوں کی لاشوں کو اٹھا کر روتا ہو گا تو
اس وقت علی والے پر کیا گزر رہی ہوگی ———

دیوبندیوں کا مولوی حاجی امداد اللہ صاحب جس نے امداد المشتاق میں لکھا ہے
مولانا قلندر صاحب کی بات ——— عورت نے کہا۔ ہم نبی کی اولاد کو
مانتے ہو اور سے تو زیارت بھی مانگتے ہو ——— آج تو کھلے بیداری کی
حالت میں نبی کی زیارت ہوگئی ہے۔

اور جو پیار کرے رسول اللہ کی اولاد کا ——— یزید نے کربلا میں زینب
کا ادب کیا۔ یہ احترام کیا ——— ے

ے آل نبی اولاد علی دی صورت شکل او نہاں دی اے۔ جاندا
نام لیتاں لکھو پاپ ساڑیاں پہندے شامل اندر دی

۳ آل و اولاد بشیر دی منگتا

ضرب شفاعت محمد ثانی ہیں۔ صدقہ شاہ جیلانی
اینی سوہنی بنی فاطمہ ——— میں دست و داماں آل رسول

بنی پاک کے یہ دو لال ایسے ہیں سر سے لیکر پاؤں تک حسنین
بنی پاک کی تصویر تھے ۔ ویسے تو رب نے کملی والے جیسا دوسرا
نہیں بنایا ۔ حضور کے وصال کے بعد علی بہ کثرت امام کا جی چاہتا
ہم محمد کی زیارت کر سکتے آتے ہیں ۔ شہزادوں کی صورت دیکھ بات
بنی کی شکل ۔ جب بچہ پیدا ہو تو ماں کہتی ہے یہ بچہ باپ پر گیا ہے
یہ فلاں رشتہ دار پر گیا ہے ۔ اور حسنین حضور کے لعاب چوم
لیتے تھے ۔ وہ نانے پر نہ جاتے تو کس پر جاتے ۔
امام کے دروازے پر سائل کا آنا ۔ پچاس ہزار درہم دے دیا ۔
جب سائل پیسے اٹھانے لگا تو اس سے نہ اٹھائے گئے ۔ فرمایا
مزدور کی مزدوری بھی ہمیں دینا ہی دوں گا ۔ دروازے پر بھی امام
حسن کے وعدے مانگے ۔ صورت و سیرت نبی کی طرح
ایک سائل کو دس ہزار بکریاں دے دی ۔ سب تو نبی کا کلمہ بھی پڑھ کر دیا
اور سب کا اعلان بھی کر دیا تھا کہ لوگو ۔ محمد تو اتنا دیتے ہیں کہ فقر ہی
کا خوف ہی نہیں رہتا ۔ نواسہ اس نبی کا ۔ اور بیٹا اس علی
کا ہے ۔

مالاں والے ایہہ سخی نہیں ہوندے سخیاں مال نہیں ہوندے ۔
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں سخی کنگال نہیں ہوندے ۔

(ح) حضرت علی نے سائل کو ایک روٹی کی بجائے سامان کا اونٹ ہی
دیا دیا ۔ اور قنبر نے عرض کی کہ حضرت مجھے خوف محسوس ہوا
کہیں مجھے بھی نہ دے دو ۔ بیٹا اس علی کا ۔ اور نواسہ اس
نبی کا ۔ ان کی صورت و سیرت نبی جیسی ۔
حضرت امام حسن سے منقول فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آکر
کہا کہ آپ نسل رسول ہیں ۔ (۳۵ - ۴۹)

علی کے گھر کے صحن کی رونق ہے ۔ میرے اولاد نہیں ہے دعا کریں تاکہ میرے اولاد ہو
۔ یہ عادت آج کی نہیں ہے بلکہ بڑی پرانی ہے ۔ کہ ہمیشہ مشکل کے وقت اللہ والوں
کے پاس جانا ۔ فرمایا استغفار پڑھا کرو ۔ ایک اور آدمی آیا کہ حضور
بارش نہیں ہو رہی ۔ فرمایا استغفار پڑھا کرو ۔ میرے مال میں کمی ہے ۔ اس کو
استغفار کا کہا ۔ ایک مرید نے عرض کیا حضور ان سب آدمیوں کو ایک ہی
وظیفہ ارشاد فرمایا ۔ بیماریاں پانچ ہیں اور دوائی ایک ہی ہے ۔ فرمایا میں نے
یہ دوائی اپنے پاس سے نہیں دی رب کے قرآن سے دی ہے ۔ امام حسن نے
قرآن پڑھ کر سنایا ۔ یرسل السماء ۔۔۔ الخ ۔ سورۃ نوح
اس نے عرض کیا اے امام آپ کی بڑی شان ہے کہ ہر بات کا جواب قرآن سے
دیتے ہیں ۔ فرمایا کیوں نہ قرآن پڑھ کر جواب دوں ۔ اس کی زبان کو بوسہ دیا ہے
جس سے رب نے قرآن نازل فرمایا ہے

امام حسن نے سفید رنگ کا نیا لباس پہنا ہے ۔ امام حسن کے غلام سے
سالن امام حسن پر گرا ۔ جب غصے سے جلال آیا ۔ تو غصے سے غلام
کی طرف دیکھا ۔ اور غلام نے قرآن پڑھا ۔ والکاظمین الغیظ ۔ کہنے لگا
ایمان والوں کی نشانی ہے کہ غصہ پی جاتے ہیں ۔ فرمایا میں غصے کو پی جاتا ہوں ۔ غلام
نے اس آیت کے اگلے الفاظ پڑھے ۔ والعافین عن الناس ۔ ایمان والوں کی نشانی
ہے کہ وہ معاف کر دیتے ہیں ۔ امام حسن نے فرمایا جا میں نے معاف کیا
غلام نے آیت کے اگلے الفاظ پڑھے ۔ واللہ یحب المحسنین ۔ اللہ احسان
کرنے والوں سے پیار کرتا ہے ۔ امام حسن نے فرمایا ۔ جا ۔ میں نے غصہ بھی پی لیا
معاف بھی کر دیا ۔ اور احسان کرتے ہوئے تجھے آزاد بھی کر دیا

تو دوستو جن کے غلام ہوں ان کو اتنا قرآن آتا ہے جن کے گھر میں نازل ہوتا
رہا ہے ۔ ان کو کتنا قرآن آتا ہوگا ۔ سوچا نہ ہر بات کا جواب قرآن کریم سے دیں ۔
اہلبیت کو جب بھی کوئی سید نظر آئے تو قدموں کو بوسہ دیتے ہیں کہ پیار

رسول کی آل ہے۔ ہم تو ان درختوں کے سائے کو بھی سلام کرتے ہیں جن کے سائے
میں مدینے کے تاجدار نے آرام فرمایا ہے۔ ہم تو مدینے کی ہواؤں کا بھی ادب کرتے
ہیں جن ہواؤں میں حضور کے سانسوں کی خوشبو ہے۔ اور جن کے رگوں میں خون
رسول ہے کیوں نہ ہم ان کا ادب کریں ۔

بغداد کا شہر ہے اور ایک بیوی اپنے خاوند سے شکایت کر رہی ہے۔ کہ بچوں
نے آج کچھ نہیں کھایا ہے۔ اس نے کہا صبح کوئی کام کروں گا مزدوری ملے گی تو کچھ نہ کچھ
لاؤں گا۔ اور جو بیوی شکایت کر رہی ہے وہ بھی سید زادی ہے۔ اور خاوند بھی
سید زادہ ہے۔ صبح سے شام تک سید زادہ گلیوں میں پھر رہے ہیں کہ کوئی کام
کروا لے۔ چار دن ہو گئے ہیں بچے بچوں نے کچھ نہ کھایا۔ اور جب گھر جاؤں گا۔
تو بچے پوچھیں گے۔ کہ بابا جی کیا لے کر آئے ہیں۔ اور بادشاہ کا فرمان ہے کہ جو جنید
کو گرا دے گا۔ اس کو انعام ملے گا ۔ کان کے قریب کہا کہ تم مہمان
ہو۔ اور میں نبی کی آل ہوں ۔ سید زادے کو سینے پہ بٹھا دیا ۔ مل مرحبا
کشتی ہوئی ۔ بادشاہ کو کہا کہ میں کوئی شمر نہیں کہ سید کے سینے پر بیٹھتا۔
میں کوئی یزید نہیں کہ نبی کے بیٹے پر ظلم کرتا۔ جنید کو آدھی رات کے
وقت خواب میں نبی کی زیارت ہوئی ۔ فرمایا اے جنید میں قیامت میں تیری لاج رکھوں
گا۔ جس طرح تم نے میرے بیٹے کی لاج رکھی ہے ۔ دوستو۔ سیدنا غوث پاک کا کیا
طریقت پر چل کے دیکھو 2 ۔ جنید غوث پاک کے پیر ہیں ۔

جو ادب کرے نبی کی آل کا ۔ اس کو کتنی والا جو انعام عطا کیا جاتا ہے کہ دیکھ لے
تو غوث پاک پیروں کے پیر ہیں۔ اور جنید بغدادی غوث پاک کے پیروں کے پیر ہیں۔
عرض کیا حضور یہ مرتبہ کہاں سے لیا۔ فرمایا نمازیں زکواۃ ادا کر کے نہیں لیا محمد کی
آل کا ادب کر کے حاصل کیا ہے ۔

آل نبی دا جہڑا غلام ہے اس بندے نوں رب منظور کردا ۔

صدقے آل نبی دے سچیا یار رو ۔ دکھ درد ساڈے زمانے دا دور کر دا ۔

۲۱۰۰۵

167

امام حسین نے سر تو دے دیا۔ مگر قرآن کو دل سے نہ گرنے دیا ۔
آج بھی سجدہ شکر اللہ اونچا کر دے گا ۔

M T W T F S S

Memo No

Date / /

یزید میدان کربلا میں امام حسین کا ادب نہ کر سکا ۔ حضرت ابراہیم
غفور کے صاحبزادے کا وصال ۔ امام ملا عبدالرحمن جامی نے کہا ۔۔۔ امام حسین
کو بھی دانش دان پر ۔۔۔ جو دو صدیوں کے بعد بھی سید اشرف خوبصورت ہیں ۔
دو نشان حسین ہوگا ۔ جو نبی کے امام کا بیٹا ہوگا ۔ حضرت ابراہیم نبی نے
اپنے بیٹے کو پیار کیا ۔ کہ بابا وسوسے کیا ۔ کہ خلیل تو پیار اپنے مگر بیٹے سے بھی
کرتا ہے ۔ ذبح کا حکم ۔ وسوسوں نے کیا ۔
اللہ نے دیا جو آپ کو پیارا ہیں ۔ ہم کو بھی پیارے ہیں ۔ میرا بیٹا لے
جا ۔۔۔ امام حسین کو بلایا ۔۔۔ تو حسین نے جواب دیا میں تمام قربان کر دوں
گا ۔۔۔ حسین نے نانا کا وعدہ وفا کر دیا ۔ اپنے عزیزوں کو قربان
کر رہے ہیں ۔۔۔ قاسم ۔ عباس ۔ وہب بن علیہ ۔۔۔ امام علی بیٹے کے لاکھوں
کو دیکھ صبر کو آزما رہے تھے ۔ جو صبر کرے اس کو بے حساب اجر ملتا ہے اللہ
جو صبر کرے بے حساب کر جائے ۔۔۔ (۳۰ ۔ ۱۰ ۔ ۱)
کربلا کے میدان میں امام عالی مقام ایک ایک کو روانہ کر رہے ہیں ۔ اب
علی کے لال کا دل کر رہا ہے کہ اب میں آپ خود جاؤں ۔ جب اکبر حجرے میں نانے
کی دستار سر پر رکھی تو دیکھنے والوں نے دیکھا ۔ تو معلوم ہوا کہ آمنہ کے حجرے سے
شب اسریٰ کا دولہا معراج کرنے جا رہا ہے ۔ علی اکبر کا آنا ۔۔۔
حسین کا خوبصورت بیٹا ۔۔۔ جس کی صورت نبی والے سے ملتی ہے ۔ مدینے کے
لوگ تصویر مصطفیٰ کہتے تھے ۔۔۔ جب فاطمہ کے حجرے میں کی آنکھ پر تھے تو مدینے
کی گلیوں میں [illegible] سننے والوں کا میلہ لگتا ہے ۔ باپ کی بارگاہ ۔۔۔ شہسوار
کی تمنا ہے ۔۔۔ جب بیٹے جوان ہوتے ہیں تو باپ جوان ہو جاتے ہیں
بیٹوں کے جنازے اٹھانے والدین کے لیے مشکل ہو جاتے ہیں ۔۔۔ دوسرے لوگوں کی
اولاد مروا دی ۔۔۔ اپنے بیٹے کو بچا لیا ۔

۲۰۲۱ - ۰۶ - ۲۷
۱۴۴۲ - ۱۱ - ۱۶
اتوار PM ۷ - ۴

M T W T F S S (۲۵ ——— عارف ...) Memo No ——— Date / /

اسے پیارے یا ایہا الناس قد جاءکم برھان من ربکم ——— جس کا تکرار رہے ہیں اس کا
گا رہے ہیں اور جس کا یقین ہے کہ میں حضور کے لنگر پر پرورش پائی ہے۔ رہے سبحان
اللہ ——— اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یا ایہا الناس قد جاءکم برھان ———
فرمایا اے انسانوں تمہارے پاس میری طرف سے میرا محبوب میری دلیل بن کر آیا
ہے۔ وانزلنا الیکم نورا مبینا ہ اور فرمایا ہم نے اس دلیل کے ساتھ ایک نور مبین
نازل فرمایا ——— علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آیت مبارکہ میں لفظ برھان سے
مراد ذات مصطفیٰ ﷺ ہے اور نور مبینا ——— سے مراد قرآن مجید ہے۔ تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اے انسانو تمہارے پاس میری طرف سے میرا محبوب دلیل بن کے آگیا ہے۔
دلیل ہمیشہ کسی دعوے کی ہوتی ہے۔ اور یہ اصول ہے کہ دعویٰ پہلے ہوتا ہے
اور دلیل بعد میں ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ہمارے اس اجتماع میں کوئی بندہ
یہ دعویٰ کرتا ہے۔ کہ میں حافظ قرآن ہوں — تو ہم پوچھیں گے کہ اگر تم حافظ قرآن ہو
تو ہم کیسے مان جائیں کہ تم حافظ قرآن ہو — تو اگر وہ قرآن زبانی سنا دے۔ تو
بات درست ہے ———

اللہ نے فرمایا میرا محبوب دلیل بن کر آیا ہے۔ عرض کی یا اللہ دعویٰ تو پہلے ہوتا
ہے۔ دلیل بعد میں ہوتی ہے لیکن محبوب پہلے آگئے۔ اللہ فرماتا ہے میرے جیسا کوئی نہیں
فرمایا میرا دعویٰ یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ ——— میرے جیسا معبود کوئی نہیں۔ تیرے
جیسا کوئی نہیں ہے۔ اللہ ہم نے تجھے دیکھا نہیں ہے۔ کبھی سامنے آ ——— ہم دیکھ
کر بتائیں کہ تیرے جیسا کوئی نہیں ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ میں سامنے تو نہیں
آؤں گا۔ کیونکہ میری صورت ہی نہیں ہے۔ عرض کی یا اللہ پھر تیرا محبوب تیری
دلیل کیسے بن گیا ہے

اللہ قیامت میں پوچھے گا ہاتھوں سے "وتکلمنا ایدیہم" ۔ سوال ہو گا کہ
تمہارے ہاتھ کیا کرتا رہا ہے۔ تو ہاتھ کہے گا یا اللہ جب بھی تیرے محبوب کا نام آتا ہے
میں اونچا ہو ہو کر سلام پیش کرتا رہا ہوں ——— (۱۳۱ — ۹۱)

KHURRAM PAPER PRODUCTS

اللہ تعالیٰ نے درستی دی بابا پہلوان کا سن ____ نور مبین ہو گا۔ فرمایا بس دعویٰ کرتا
سنو کہ میرے جیسی ہستی کوئی نہیں فرمایا میری دلیل بنا کر میرا حبیب آ گیا ہے۔ محبوب
دلیل کیسے بن کے آیا ہے۔ فرمایا آؤ آ کر میرا محبوب دیکھ لو۔ میرا محبوب دیکھ کر
مان جاؤ گے کہ مصطفیٰ جیسا کوئی نہیں۔ تو خدا جیسا کون ہو سکتا ہے۔ اللہ
نے فرمایا میرا دعویٰ ہے کہ لا الہ الا اللہ ____ فرمایا میرے جیسا معبود کوئی نہیں۔ عرض کی یا رب
دنیا نے پتھروں کے خدا بنا لیے ____ چاند سورج ستاروں کو معبود بنا لیا۔ لوگوں نے
اپنے جیسے انسانوں کی پوجا کر لی ____ عرض کی یا اللہ کیسے مانیں؟ ہم دیکھ کر بتائیں
کہ تیرے جیسا کوئی نہیں ہے۔ فرمایا کہ لا تدرکہ الابصار۔ مجھے کوئی آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔
میری تو صورت ہی کوئی نہیں ہے۔ عرض کی یا اللہ کیسے معلوم ہو گا کہ تیرے
جیسا کوئی نہیں۔ فرمایا میری تو صورت کوئی نہیں۔ تصویر اس طرح کس بنا کر بھیج
دیتا ہوں۔ دیکھنا اس کو ہے اللہ مانتے ہی ہے۔ زیارت اس کی ہے اور عبادت میری کا ہے
اللہ نے اپنے محبوب کو بھیجا۔ فرمایا کملی والے محبوب لوگوں نے تو مجھے
دیکھنا ہے۔ اور میری تو صورت کوئی نہیں۔ عرض کی یا اللہ کیسے معلوم ہو گا کہ تیرے
جیسا کوئی نہیں ہے۔ اللہ نے اپنا محبوب بنا کر بھیجا۔ فرمایا اے محبوب لوگوں
نے مجھے دیکھنا ہے۔ کملی والے تیرا اس طرح کر لیتے ہیں۔

زلف تجھے دے دوں گا۔ جسم اپنی رکھ دوں گا۔ آنکھ تجھے دے دوں گا۔ دیکھنا
اپنا رکھ دوں گا ____ لب تجھے دے دوں گا۔ بولی اپنی رکھ دوں گا (۱۴ ـــ)
ہاتھ تمہیں دے دوں گا۔ کام میں رکھ لوں گا۔ قدم آپ کو دے دوں گا چلنا اپنی رکھ دوں گا۔
صورت تجھے دے دوں گا۔ درمیان جلوہ اپنا رکھ دوں گا۔

زمانہ سوہنے محبوب آپ کو اس طرح کا بنا کر بھیجوں گا کہ دیکھیں گے آپ کی طرف
اور مانیں گے مجھے۔ اللہ نے تیرا اتنا سوہنا بنا کر بھیجا دیکھتے تو مصطفیٰ کو رہے مگر مانتے
خدا کو رہے۔ کملی والے ایک دن مدینے سے باہر سیر کو آئے۔ اونٹ
خریدنے کا واقعہ ____ طارق نامی آدمی ____ اونٹ بیچ کو سعد آیا ____

M T W T F S S | Memo No ____ | Date / /

عورت نے کہا کہ میں نے دیکھا۔ باقی لوگوں پر دھوپ تھی، مگر اس پر بادل کا سایہ تھا۔
جنہوں نے محبوب کو دیکھا ہے۔ (۲۲) شاہ ولی اللہ کو فالج ہوا۔ امام بوصیری
کو بھی فالج ہوا تھا۔ تو میں بھی اس محبوب کو بھی پکار کر دیکھوں ——— ماں کا بیٹا
پیارا لگتا ہے۔ اسی طرح امتی کو نبی پیارا ہوگا۔ شاہ عبدالرحیم کا خواب
عرض کی کہ حضرت یوسف بھی بڑے خوبصورت تھے۔ امام غزالی نے لکھا ہے۔ تفسیر یوسف
میں آپ جو چیز کھاتے تھے۔ اور مصر کی اندھیری گلی سے گزرتے تو روشنی ہو
جاتی۔ ایک عورت نے پوچھا کہ یوسف آپ بڑے خوبصورت ہیں آپ خود بنے ہو یا
کسی نے بنایا ہے۔ فرمایا اگر بنانے والا دیکھے تو کہاں یوسف کیوں جائیں ———
زلیخا نے کہا۔ اے یوسف اب میں آپ کو کیا دیکھوں میں نے تو بنانے والا دیکھ لیا ہے۔
یوسف کو عورتوں نے دیکھا ——— ان عورتوں نے کہا نہ بنایا تھا۔ کہ دیکھے تو یوسف
نظر نہیں آتا ——— (گھر جا کر سبحان اللہ کہہ لینا) وقطعن ایدیھن ———
——— کریم ——— مصر کی عورتوں کی انگلیوں کے ٹکڑے ہو گئے۔ مگر محمد کی انگلی اٹھا کر
چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ——— ے

ے حسن یوسف دیکھ کے اک زلیخا پگھل گئی۔
پر کملی والیا مکھڑے تے ساری دنیا ڈُل گئی —

= فرمایا حسن یوسف تو محمد کے حسن کی زکوٰۃ ہے ——— جنید بغدادی سے
سوال زکوٰۃ کا مسئلہ۔ یہود کے صحیفوں میں پڑھا تھا۔ یوسف کو دیکھا۔ آملی
نے کنوئیں میں ڈیرہ لگایا ——— یوسف نے پوچھا تم یہاں کیوں آئے۔ کہا شیوں نے بچے یہاں
نہ پھینکا۔ مگر میری انتظار یہاں لے کر آئی ہے۔ اس نے حسن یوسف کو دیکھا۔ ادھر گیا۔
اللہ نے محبوب کے پردے ڈال دیئے ——— (۳۱ — ۳۵) فرمایا میرے
حسن پہ ستر ہزار پردے ہیں جسے آج تک کسی نے نہ دیکھا ہے۔
شاہ عبدالرحیم نے عرض کیا ... بادشاہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ فرمایا حسن یوسف
دیکھ کر ساری دنیا مر رہی تھی۔ مگر جس نے ایک مرتبہ دیکھ لیا ہے وہ تو مر ... ہم تو

KHURRAM PAPER PRODUCTS

قبر میں بھی زندہ رہتا ہے ـــــ جنہوں نے حسین محمد دیکھا ہو وہ کب مرتے ہیں۔ حضرت
پیر مہر علی جب حج پر گئے تو وادی قمرہ میں سو گئے۔ عصر کی سنت نہ پڑھ سکے۔ تو خواب میں
حضوری رہے ہیں مہر علی جو محمد کی شان ہو وہ محمد کی سنت نہیں چھوڑتا۔ تو خواب سے
بیدار ہو کر الہامی نعت لکھی ـــ اج سک متراں دی ودھیری اے۔ اس میں آپ زیارت
میں ہے۔ اس صورت تیری میں جان آکھاں ـــــ جو نبی کو دیکھ لے وہ مرتا ہی نہیں
ـــ نام نشانیاں دا باہر صبر جنہاں دی جھولی ہوئے ـــ
حضرت پیر مہر علی نے فجر کی نماز پڑھائی تو گولڑہ کے ریلوے اسٹیشن جی کی سیر کر رہے
ہیں۔ درود شریف بھی پڑھ رہے ہیں۔ اور انگریز کا واقعہ جس نے چڑیا کو مردہ کر دیا
ـــ کو اٹھا کے ہوا میں مر گئی۔ فقیر نے چھوڑی اور اپنے گھر گئے ـــ
سو بیو مٹی کلا بل ... لا تشعرون ـــ جو محمد کو دیکھ لیتے وہ مرتے نہیں۔ وہ تو مردوں
کو بھی زندہ کر دیتے ہیں۔ چشتیوں میں بزرگ۔ خواجہ برہان الدین اگر میں مر گیا
تو میری قبر چشتیوں بنانا ـــ لاہور مرید کے گھر فوت ہو گئے ـــ مرید کہتا گا۔ اور نہ
جھگڑا انتظام ہو گا۔ ہم یہیں مریں گے ـــ دس سال زندہ رہنے کے بعد چشتیوں میں
فوت ہو گئے ـــ

ـــ ایہہ تن میرا چشماں ہووے تے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہو ـــ
حضرت عائشہ صدیقہ کی گود میں حضور لیٹے ہوئے ہیں اور آپ زیارت کر رہی ہیں۔ رات
کے ستاروں جتنی نیکیاں ـــ جب یہ نبی کو ادب کی وجہ سے کئی ہستیاں سوال نہ کرتے
مگر عائشہ جو دل چاہتا ہے فوراً سوال کرتی ہے۔ سوال کرتی ہیں یا رسول اللہ آپ مجھ سے کتنا
پیار کرتے ہیں ـــ بیگ کرتے نبی کے سے تو پیار۔ رب کرتا نبی کے سے تو پیار اور وہ نبی کو
پوچھ رہی ہے مجھ سے کتنی محبت کرتا ہے۔ عائشہ مجھے تجھ سے اتنا پیار ہے
ایک مرتبہ حضور نے فرمایا اے عائشہ دور لگا دوں ـــ ایک مرتبہ فرمایا اے عائشہ آج بلا لیو کا
ہو گیا ہے ـــ سوال کیا۔ وہ غلام کون ہے جس کی نیکیاں ستاروں کے برابر ـــ
غار میں 3 دن 3 رات محبوب کی زیارت کی ہے۔ کائنات میں جو بڑی عبادت ہے

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

عمر فاروق نے صدیق سے کہا یہ بہت نیکی مجھے دو۔ — مدینے والے لوگ اونچی جگہ
پہ کھڑے ہو کر انتظار کرتے — جب ہجرت کے دن مدینے والے کہنے لگے۔ کہ ہم تو دراصل
محمد کا انتظار کر رہے تھے۔ کوئی ابوبکر کے ہاتھوں کو بوسہ دے رہے تھے۔ —

خواجہ خواجگان امام نقشبند رہبر امام الاولیاء تاجدار ولایت در دربار کے ملکوں سے لاہور۔
حضرت باقی باللہ سرکار — کو مرید نے پوچھا۔ کہ حضور ہمارا نام باقی باللہ کیوں ہے۔
باقی کس کو کہتے ہیں۔ اور فانی کس کو کہتے ہیں — فرمایا جو میرا جنازہ پڑھانے آئے اس
سے سوال کرنا — جب باقی باللہ کے جنازے کی قطاریں بن گئیں۔ انتظار ہو رہا ہے کہ
کوئی آئے اور جنازہ پڑھائے۔ ایک آنے والا سوار نظر آیا۔ اس کے چہرے پر نقاب ہے۔
جنازہ پڑھایا اور چل دیا — مرید نے جا کر قدم پکڑ کے عرض کی۔ سوال ارشاد فرمایئے کہ باقی
کیا ہے اور فانی کیا ہے۔ اس نے نقاب ہٹایا — مرید دیکھ کے حیران رہ گئے۔ جس کا جنازہ
پڑھایا وہی باقی باللہ — جس نے پڑھایا وہی باقی باللہ — فرمایا فانی وہ پڑا ہے۔ باقی ادھر
جا رہا ہے — (نامعلوم کا واقعہ) جو سکے دن باقی باللہ کے سے گزرا ہے باقی اللہ
بن جاتا ہے — چادر کا سر پہ کر دیا۔ فرمایا مدینے والو — جی تو یہ ہے میں تو غلام ہی رہوں گا۔
یہ علیحدہ بات ہے کہ پاس رکھو رکھو پارس نے رنگ اپنا دے دیا ہے — ..
— کبھی رنگ للاری والا چڑھے اللہ سیندرا ای سیندرا
ہر عشق بن دا ایہہ رنگ محمد چڑھیا کدے نہ لہندا۔
درسِ شکو۔ اگر تم بھی چاہتے ہو کہ تم سونا بن جاؤ۔ تو محمد کا رنگ چڑھا لو۔
کی محمد — وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — بلال کا کعبے کی چھت پہ
اذان دینا — دوران کعبہ طواف کے وقت فضالہ بن عمیر نے قتل کا ارادہ کیا۔
جب فتح مکہ کے دن سرکار آ گئے — سینے پہ ہاتھ لگایا — کفر نکل رہا تھا
ایمان اتر رہے تھے — مکہ میں ملاقات کو کہتے تھے فضالہ — میں تو محمد کی ملاقات
کر کے آ رہا ہوں — (۳۰، ۷ —) — اللہ نے اتنا سونا بنا کر بھیجا
یہودی کے لڑکے کا واقعہ — نبی کی محبت پیر لشکر کے وقت جو بنی لوگوں کے بیٹوں

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

۔ اتنی محبت ــــ امد علی کے بیٹے سے کشش محبت تھی ۔ فتح مکہ کے دن کسی کے

دیوار کے ساتھ ٹیک لگا ــــ ایک آدمی کے لمبے بال ــــ چھ ماہ کے

بچے کو چھاؤں میں پالش کرنا ــــ حضرت رحیم بخش ــــ زکوٰۃ کے ایک کو

کو منانا کہ ہمارا کملی والا آقا ــــ بچے سے ۵ سے

۔ عشق کردا سوال نہیں مرضی دے کم نہ ایہہ راہ ویکھدا نہ کدراہ ویکھدا

ایہہ جتھے جا ملیوے جھکا دیوے عاشق دا سر نہ ایہہ کعبہ تے نہ کربلا ویکھدا

۔ یاد شہر دامن دیوا بالیا آدمی جا ڈالیں زلفاں والیا۔

وہ محبوب اپنے ہے حسن کو جو ہم کھلائے وہاں آجاتے ہیں اگر کوئی مشر میں آجائے وہاں ہم

حضرت ایوب کا بیمار ہونا ــــ حضرت نے اس بچے کا جنازہ پڑھایا ؟

۔ اے محبوب حبیب ربانا حامی روز حشر دا

آپ دے پیشم پیشیمان تانگین ہتھ سر تے دھر دا۔

بسر کے بال لمبے ــــ ہر بچے کو پیار کرنا ــــ یہودی کے بچے کی محبت

سرکار کے نعلین کو اپنے سینے سے لگانا ــــ مسجد کے ساتھ ٹیک لگانا (۳۹-۱۵-۱)

یہودی والے بچے کا واقعہ پہلے بیان گزرا ہے

۔ جنہاں عشق نمازاں پڑھیاں او کسے کا نہیں مرد

ایہہ مرداں دے درباراں اتے ویکھدے دیوے بلدے

حضرت بلال نے فرمایا میں نے محمد کا چہرہ دیکھ کے کلمہ پڑھا ہے

بلال سے اکڑ کر چلنا ــــ حضرت بلال کا واقعہ پہلے بیان گزرا ہے

Abbas

۲۱-۲ ــ ۷ ــ ۳

۱۴۴۲ ــ ۱۱ ــ ۲۲

۱۴۴۲ ــ ۱۱ ــ ۲۲

سنہ ۴۳ ــ ۳

کیفیت

شانِ مولائے کائنات ؑ

۶ سے اِنّما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس ! ———— ذکرِ علی کرنا حقیقی
مسلمانوں کا منشا ہے۔ ہم اہلبیت وجاہت سرکار دوعالم ؐ کے اہلبیت اطہار کے
بھی مقدم ہیں۔ ہم صحابہ کرام کے بھی مقدم ہیں۔ ہم اس ہر چیز کے ساتھ پیار کرتے ہیں۔
جس کی نسبت حسین کے نانے کے ساتھ ہو جائے۔ ہم حضور تاجدار صداقت کے ساتھ
محبت اور ان کا ذکر کریں — تو اس لئے کرتے ہیں کہ ابوبکر ہمارا امام ہے کیونکہ مصطفیٰ ؐ
کا مقدم ہے۔ ہم مولائے کائنات کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ مصطفیٰ ؐ کا جگر ہے۔ ہم سیدہ
آمنہ و حلیمہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ان کی عظمت و شان بڑی ہے کہ وہ مصطفیٰ ؐ کی مائیں ہیں۔
ہمارا ایمان ہی یہی ہے جو مجدد الف ثانی کا ایمان ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یااللہ دنیا کے
سارے رشتے ایک طرف رہ گئے۔ میں بھی اس واسطے نہیں مانتا کہ قدرت کا ثانی
بنانے میں زمین کی بنیاد بنا دی ہے۔ آواز آئی کہ کیوں مانتے ہو کہ میں تو تجھے بھی
اس لئے خدا مانتا ہوں کہ تو میرے محمد کا خدا ہے ——

ہم تو ہر اس چیز سے پیار کرتے ہیں جس کی نسبت رسول کریم علیہ السلام کی
ذات کے ساتھ ہو جائے — تو آج میں جس ہستی مبارک کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ وہ ہستی
حضور پر نور علیہ السلام سے ایسی نسبت والے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا
یا علی انت منی۔ اے علی فی الدنیا والآخرۃ۔ اے علی تو دنیا میں بھی محمد کا بھائی ہے۔ اور آخرت
میں بھی محمد کا بھائی ہے

یہ قرآن مجید کی آیت تطہیر پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ انما کلمہ حصر ہے۔
اس کا معنی ہے۔ اس کا علاوہ نہیں اللہ نے فرمایا۔ اس کے علاوہ اس کا ارادہ نہیں۔ کہ اے
نبی کے گھر والو سے کہ تم سے تمام پلیدگیوں کو دور کر دوں — اور تم کو خوب پاک و صاف
کر دوں۔ سب عرض کی یااللہ یہ تو نے ارادہ فرمایا ہے۔ اور الارادہ ہم بھی صبح کرتے ہیں
شام بھی کرتے ہیں مگر ٹوٹ جاتا ہے۔ خالق کائنات نے ارشاد فرمایا میرے ارادے
نہیں ٹوٹتے — فرمایا میرے ارادے کی شان یہ ہے۔ اذا اراد شیئا ان یقول — فرمایا میرے کن
کا نام ہے ارادہ۔ میرے فرمانے سے ہو جاتا ہے۔ اب ارادہ یہ ہے کہ ان کا نبی کے گھر والو

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

میں تم سے تمام پلیدگیاں دور کر دوں ۔ اور تم کو خوب پاک و صاف ستھرا کر دوں

جب کونین کے والی نے فاران کی چوٹیوں پر کھڑے ہو کر اعلان نبوت فرمایا ۔ تو کفار مکہ نے سوال کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اگر تم رسالت کے دعوے دار ہو ۔ تو رسول تو پہلے بھی آ چکے ہیں ۔ انبیاء تو پہلے بھی آئے ہیں ۔ اللہ نے ہر ایک کو ڈیوٹی لگا کے بھیجا ۔ تم اللہ کو نسا لے کر آئے ہو ۔ تو خالق نے ارشاد فرمایا اے محبوب ۔ یہ تو سارے میری پوچھنے لگے ۔ تو بتا دو آپ بتانے ہیں ۔ اور سارے آپ کی پوچھتے ہیں تو میں ان کو بتاؤں ۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ۔ پروردگار نے فرمایا میرے محبوب کو سے نہیں پوچھنے والو ۔ میں نے نبی میں بنایا ہے شاہد مبشر بنایا ہے ۔ میں نے مبشر بنایا ہے ۔ نذیر بنایا ہے ۔ جب پانچ کی شان کا ارشاد فرما دیا ۔ ([illegible])

وداعیا الی اللہ ۔ فرمایا اے کملی والے شیطان میرے بندوں کو ورغلا کر لے گیا ۔ فرمایا میرے بندوں کو میری طرف دعوت دے دو ۔ تو سرکار نے عرض کی اے رب القدوس تو بڑا سبز وکا دن میں بھی بلاؤں گا ۔ اور رات میں بلاؤں گا ۔ اللہ نے فرمایا مازاغ کے سینوں والے محبوب شیطان نے میرے بندوں کو پلید کر دیا ہے ۔ وثیابک اسی شانوں کے ساتھ بھیجا ہے ۔ اور میرے بندوں کو پاک کر دو ۔ نبی نے عرض کی یا اللہ میں دن رات تیرے بندوں کو پاک کروں گا ۔ یا اللہ میں تو دن رات تیرے کام کرتا رہوں گا ۔ میرے گھر کا خیال کون کرے گا ۔ تو اللہ نے فرمایا انما یرید اللہ لیذھب ۔ اللہ نے فرمایا مازاغ کے سینوں والے محبوب دن رات میرے بندوں کو پاک کرتے رہو ۔ اپنے گھر والوں کی فکر نہ کرنا ۔ ان کو میں پاک کروں گا ۔ کائنات میں بس ایک ہی گھرانہ ہے ۔ جس کی طہارت کی ذمہ داریاں عرش والے خود اٹھا رہا ہے ۔ ([illegible]) فرمایا ان کو میں پاک کروں گا ۔ جو اللہ کا بن جائے اللہ اس کا ہو جاتا ہے ۔ اللہ فرمایا کملی والے محبوب آپ میرے کام کیا کریں ۔ اور میں خود تیرا کام کرتا ہوں ۔ آپ میرے بندوں کو پاک کریں تو میں آپ کے گھر والوں کو پاک کر رہا ہوں ۔ جس کی طہارت کی ذمہ داریاں عرش والا خدا لے رہا ہے ۔

اللہ اللہ نبی دا گھرانہ ۔ پر گھرانہ دا ایہہ الوارا ہے ۔

M T W T F S S

Memo No

Date / /

جب ابراہیم و اسماعیل نے کعبہ بنا لیا تو سامنے کھڑے ہو کر عرض کی یا اللہ تیرا گھر بن گیا ہے
اجازت دے دے ہم اپنے گھر جائیں — وضع للناس — ببکۃ مبارکا — اللہ نے فرمایا
میرا گھر تیار ہو گیا ہے تو لوگوں نے اس گھر کا طواف کرنا ہے۔ اس گھر میں اعتکاف کرنا ہے۔ لوگوں
نے رکوع سجود کرنے آنا ہے۔ اللہ نے فرمایا تم دونوں باپ بیٹا نبی ہو — اللہ نے کہا جا رہے ہو
مگر جاتے جاتے ایک کام اور بھی کر جاؤ — ان طہرا بیتی للطائفین — جو قیامت تک
میرے گھر کے طواف کرنے والوں — جب اللہ کے گھر کی باری آئی تو اپنا گھر نبیوں سے صاف
کروایا — جب محمد کے گھر کی باری آئی — فرمایا آپ کا گھر میں صاف کروں گا —
اللہ نے اپنا گھر تو نبیوں سے صاف کروایا۔ مگر جب محمد کے گھر کی باری آئی — نمازی کو
حکم ہے کہ پلیدی کے نزدیک نہ جانا — حاجی کو حکم ہے کہ خبردار پلیدی کے نزدیک
نہ جانا — زاہد — ہر اہل ایمان کو حکم ہے — مگر پلیدی کو حکم ہے کہ خبردار
محمد کی آل کے نزدیک نہ جانا — ہے

اللہ اللہ بی بی دا گھرانہ — ہر گھرانہ وارا دا لور لگے

اس میں حسنین ہیں۔ فاطمہ ہے اس گھرانے میں مشکل کشا ہے

اگر آج کسی کے خاندان میں ایک بندہ تحصیلدار بن جائے — ہمارے گھر کا تحصیلدار ہے — معلوم
ہوا جس کے گھر تحصیلدار ہو — اس گھر والے کی کیا شان ہے — جس گھر میں نبی بیٹھا ہے، علی بیٹھا
ہے — اگر کسی خاندان میں عظمت والا بندہ ہو — تو وہ سارے خاندان کا فخر اور ناز ہوتا ہے۔
اللہ نے فرمایا یبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم — علی العالمین — فرمایا بنی
اسرائیل والو میری نعمتیں یاد کرو کہ میں نے تمہیں نعمتیں عطا کی ہیں — ان لوگوں نے
فرمایا کہ میں نے بنی اسرائیل پر من و سلویٰ اتارا ہے — جس گھر میں من و سلویٰ اترے
وہ تو فضیلت والے ہوئے — اور جس گھر میں نبی بیٹھا ہو — علی بیٹھا ہو — زہرا، بیٹھا حسنین بیٹھا ہو
فضیلت علی کی سے ہے =

آپ اپنی والدہ فاطمہ بنت اسد کے شکم اطہر میں آئے تو کبھی کبھی آنا ہوا اسلام
نبی کے گھر میں آنا — تو حضرت علی کی والدہ نے کھڑے ہو کر استقبال کرنا۔ ایک دن

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

فرمایا اے وحی جان ۔ میری ماں کے بعد آپ میری ماں ہیں ۔ بیٹوں کے لیے مائیں اٹھ کر کھڑی نہیں
ہوتیں ـــــ بیٹا مائیں آتی ہیں تو بیٹے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں ۔ آپ ماں جی اگر میں آ جاؤں تو
اٹھ کر کھڑے نہ ہوا کریں ـــــ مولا علی کی والدہ نے عرض کی ۔ آپ میرے میں اٹھ کر کھڑی
ہوتی ـــــ جب آپ آتے ہیں ۔ یہ بچہ جو میرے بطن میں ہے ۔ یہ میرے پیٹ میں اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے ۔
اور بچے ہنس دیا ۔ اور کہا ہائے امی جان ـــ کھڑی ہو ۔ یہ دیکھو نبیوں کا امام آ رہا ہے ۔
یہ وہ علی ہے جو ماں کے شکم میں بھی محمد کا ادب کرتا ہے ۔ پیر باہو فرماتے ہیں ۔

علم پڑھیاں جوہر نہیں بنندا جہڑے ہوون ذات کمینے ہو ۔
پیتل لکڑی سونا نہیں بنندا بھانویں ہون نگ خزینے ہو ۔
شوم کولوں کدی دا دہنیں ملدی بھانویں ہون لکھ نگینے ہو ۔
میاں ادب دی سجاتہ نہیں مرا کامل باہو بھانویں پڑھ ویکھ مدینے ہو ۔

مستدرک میں امام حاکم نے لکھا ہے ۔ حضرت امام ملا جامی نے بھی لکھا ہے ۔ جب حضرت
علی کی ولادت کا وقت آیا ۔ مولا علی اپنی والدہ کے شکم میں ہیں کو دہشن کے دالی
اپنی دھی کے ساتھ طواف کعبہ کر رہی ہیں ۔ جب چوتھے چکر کی باری آئی تو میرے آقا نے بھی
دیکھا ۔ وحی کا رنگ سرخ ہے اور تکلیف کے آثار نمایاں ہیں (۵۰ ـــ ۳۱)
میرے آقا نے فرمایا وحی خیر ہے ۔ اس طرح ہے کہ جب بچے کی ولادت کا وقت قریب
ہے ۔ حضور نے فرمایا طواف پورا کرو ۔ عرض کیا آپ محبوب ۔ اس طرح لگتا ہے کہ طواف پورا نہ ہوگا
مگر میں نہ جانا چاہتی تھی ـــــ اچانک کعبے کی دیوار پھٹ گئی اور ہاتف سے آواز آئی کہ
اگر اپنے گھر نہیں جا سکتی تو آ جا میرے گھر آ جا ۔

مولا علی کی امی جان کعبے کے اندر ۔

اللہ کا گھر ہے بیت المقدس ہے ۔ جس کے اندر اعتکاف بیٹھی ہیں ۔ عیسیٰ علیہ السلام
کی ولادت کا وقت آگیا ـــ رب کائنات نے فرمایا اے مریم فرمایا عیسیٰ کی ولادت کا وقت قریب
ہے ۔ اے مریم بیت المقدس سے باہر آ جا ۔ قبلہ اول کے اندر عیسیٰ کی ماں مریم بیٹھی ہیں
آواز آئی باہر آ جا ـــ جب علی کی ولادت کا وقت قریب آیا ۔ ماں باہر بیٹھی ہے ۔

M T W T F S S
Memo No
Date / /

آواز آئی اندر آ جا ——— مقام اپنا اپنا ہے ——— وہ نبی ہیں۔ یہ صحابی کہلا سکتا ہے۔
اور حسین کی والدہ کو باہر بھیجا جا رہا ہے۔ ماں کو اندر بلایا جا رہا ہے۔ علی کی ولادت کعبے میں۔
اور شہادت مسجد میں۔ یہ کعبہ بھی مسجد من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ——— یہ بھی مسجد
اور یہ بھی مسجد۔ علی نے پیدا کعبے میں ہو کے مسجد میں ہو کر شہادت پایا۔ یہ ثابت ہے کہ علی کے نعرے
لگانے والو۔ علی کا تعلق یا تو مسجد سے ہے یا کعبے سے لگا ہے ——— اور میرے نعرے لگانے والو یا تو
کعبے جانا یا مسجد میں جانا ——— کہیں اور جگہ علی کے ملنگوں کے پیچھے نہ جانا ———

کعبے وجہ ولادت چھوڑ دی

مسجد وجہ شہادت چھوڑ دی۔

اور سنو وجہ گلی والے دا [illegible] یہ ذکر عبادت چھوڑ دی۔

کعبے میں ولادت ہوئی کو معلوم ہوا کہ علی پاک ہے۔ عورت بچے کو جنم دے۔ چالیس دن
عورت نماز نہ پڑھے۔ قرآن مجید کی جلد کو ہاتھ نہ لگائے۔ چالیس دن تک کعبے کا طواف
نہ کرے۔ اس لئے کہ ماں پاک نہیں ——— واہ علی تیری پاکیزگی پر صدقے جاؤں۔ عورت کو
کعبے کے پردے کو ہاتھ نہ لگائے۔ یہ کتنا پاک بچہ ہے۔ جو کعبے میں پیدا ہو رہا ہے۔ ویطہرکم تطہیرا
مولا علی کی والدہ جب تین دن کے بعد لے کر کعبے سے جب نکل آئیں ——— سرور کائنات کو
خبر ہوئی۔ ماشاء اللہ کر کے بڑا خوبصورت بیٹا عطا ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا چچی [illegible] دکھائیں۔
مولا علی کی والدہ نے رو کر نبی کی گود میں رکھا ——— عرض کی یا رسول اللہ بیٹے نے آنکھیں نہ کھولیں
آپ نے فرمایا [illegible] میں [illegible] کرو۔ آنکھیں کھول کر میرا نبی کی طرف چلا۔ اور فرمایا چچی
آپ جو سمجھ رہی ہیں کہ اس کی آنکھیں نہیں۔ فرمایا اے چچی اگر میں بتاؤں تو علی کی آنکھوں کی طرح
دو جہاں میں آنکھیں نہیں ——— حسن رخ کی زیارت کر رہے ہیں۔ علی فرماتے ہیں
جب مولا علی جوان ہو گئے تو ایک دن حضور علیہ السلام نے فرمایا علی۔ بچپن میں آنکھ کیوں نہ کھولی تھی۔
چند دن کی عمر ہے اور حضور اس وقت کی بات پوچھ رہے ہیں۔ تو علی تم جب سے اللہ کا
حبیب ہے۔ تو عرض کیا رسول اللہ [illegible] کہ آپ کا چہرہ دنیا میں [illegible] پہلی نظر سے ماں کو
دیکھے۔ تو میں نے عرض کی یا اللہ۔ یا رسول جب تک آپ نہ تشریف لائے تو اندر سے آواز آئی

KHURRAM PAPER PRODUCTS

علی آنکھوں کو کھولو ۔ وہ بن آنکھ کے ہے ـــ اے شخص میرا جیسا ہو وہاں شہر میں مرشد دیکھ کے رہا ہوں۔
علی مشرکاں شان ہو صورت مگر اے علی جاتے ہیں کعبہ دیکھنے لگا کر ہم لاکھوں روپے (۴۳ ۔۔۔)
جاؤں وہ کعبے میں پیدا ہو کر کعبے کو عمر بھر نہیں دیکھ رہا ۔ کہا اے کعبہ تجھے بعد میں دیکھوں گا۔ کیوں
تجھے دیکھیں تو ایک حج ہوتا ہے۔ مگر مرشد کا دیدار وہ کروڑوں بار حج ہوتا ہے ـــ رسول کریم نے
فرمایا اے علی آپ نے مجھے دیکھے بغیر آنکھ نہ کھولی۔ مگر تجھے انعام دوں۔ اللہ علی وجہ علی عبادت ۔ فرمایا
آج کے بعد جو آنکھ تجھے دیکھے گی۔ وہ علی کو نہ دیکھ رہی ہے مگر وہ اللہ کی عبادت کر رہی ہے۔
جس کو دیکھنا عبادت ہے۔ اس کی اپنی عبادت کا مقام کیا ہوگا ـــ جس کا ذکر
عبادت بن جائے ـــ اس کی اپنی عبادت کا کیا عالم ہوگا ـــ علی نبی کی گود میں آئے۔
نبی علیہ السلام نے فرمایا آج بھی اس کو گھٹی دی ہے کہ نہیں (۴۳ ـــ ۴۴ ۴۴) عرض کی یا رسول
اللہ کون ہے جو آپ کے بغیر علی کو گھٹی دے ۔ تو حضور پاک نے اپنی زبان حضرت علی کے منہ میں
رکھ دی ـــ مولا علی زبان نبوت کے چوسنے لے رہے ہیں۔ مولا علی فرماتے تھے کہ لوگو ہزار رات نامعلوم
کس کس رنگ میں گزرتی ہیں۔ اندھیری بخشش کی ہر گھڑی رات محمد کی زبان کے چوسنے کے ہر گھڑی تھی ـــ تو جو لوگ
آج کسی کو گھٹی دیتے ہیں ـــ کس کو معلوم کہ ـــ یہ مقام حیرت ہے کہ مولا علی آگئے۔ تو زبان نبوت
کی گھٹی مل گئی ـــ

حضرت امام حسین آئے تو گھٹی نبی کی زبان ـــ چلے۔ یا آل محمد کو گھٹی ملی لے کر
تو خالق کائنات نے فرمایا آ دنیا والو میں نے تیرا میٹھا بنایا ہے مگر اتنا میٹھا تو میں نے بنایا ہی نہیں۔
ایسی میٹھی زبان ہے۔ تو قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ـــ انہ لقول رسول
کریم ـــ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب کے سننے والے محبوب تیری بولنے کی شہد ہے۔ ایک
بار رسول نے ہستیاں میں دو لوگوں جہاں قرآن کر دوں لگا ـــ ایسی میٹھی زبان جس میں کبھی خدا بولے
اور کبھی مصطفیٰ بولے ـــ وہ زبان جب دہن علی میں گئی ـــ تو مولا علی حضور کی زبان کو چوس کے ہی میں
ویسے ہی نہیں میں نے فرمایا۔ انا مدینۃ العلم ـــ تو نبوت علی سے شہر علم مدینہ
کے دروازہ ہیں ـــ جب محمد معلم کے ہوں گئے ـــ آج ذرا حضرت مولا علی کی حیات طیبہ
کا مطالعہ کریں ـــ کہ یہ مقام کہاں سے ملا ہے۔ تو مولا علی ـــ جب کسی نے سوال

M T W T F S S

Memo No

Date / /

کیا ہے۔ ایک دن آپ نماز پڑھنے جا رہے تھے تو ایک یہودی دوڑ کر قریب آ کر کہنے لگا آپ کا
ایک قدم مسجد میں ہے تو رک گئے تو کہنے لگا۔ اے علی میرے سوال کا جواب یہاں اسی وقت دو۔ کہنے لگا
کہ کون سے جانور ہیں جو انڈے دیتے ہیں۔ اور کون سے جانور ہیں جو بچے دیتے ہیں۔ تو یہودی
کا خیال تھا کہ علی کو اتنا وقت لگے گا جانور کا نام لے کر بتانے لگا۔ جواب سنانے لگے تو نماز رہ جائے گی۔
تو حضرت علی نے فرمایا کہ تم تو نماز کی بات کرتے ہو۔ تو شیر خدا نے فرمایا سن سوال
کرنے والو ——— تو گنتی کر میں نماز پڑھ کر آیا ——— جب مولا نماز پڑھ کر آئے تو سارے
یہودی بیٹھ کر گنتی کر رہے تھے ——— وہ علی کو گنتی میں ڈالنے کے لیے آئے تو
علی نے ان کو گنتی میں ڈال دیا۔ تب یہودیوں کے بڑے عالم کے پاس جا کر پوچھا۔ تو اس
نے کہا۔ یا تو جانور اس نے آپ بنائے ہیں یا جس نے جواب دیا ہے جن کے کان باہر ہیں بچے
دیتے ہیں ——— تو یہودی بھی حضرت علی کے سامنے ہاتھ باندھ کر عرض کرنے لگا کہ

ہے شور لا فتیٰ دار حیدر جلی ہے ——— جدھر بھی دیکھو علی علی ہے

صحابہ کرام بیان کرتے ہیں حضور کے دور میں کہ منافق مومن کی پہچان کیا ہے ———
اس نے کہا اے علی آپ کس سکول میں پڑھنے گئے۔ آپ سوال بغیر سوچے کے جواب دیتے ہیں
آپ نے دو ہاتھ پر ہاتھوں کی انگلیاں کتنی ہیں — کہنے لگا۔ پانچ دیا تو نے سوچ کے جواب
نہیں دیا — کہنے لگا ہر وقت یاد سب ہوتا ہے۔ اسی طرح کائنات میرے سامنے ہوتی
ہے ——— ہے جدھر بھی دیکھو علی علی ہے ———

کوفے کی جامع مسجد کا منبر ہے۔ کس نے سوال کیا اے علی — نبی کے علم پر طعن کرنا
یہودیوں کا کام ہے۔ وہ محمد کا منبر نہیں ہو سکتا — حضرت علی نے فرمایا میں نبی نہیں
ہوں۔ نبی کا منبر ہے جو پوچھنا ہے پوچھ لو ——— یا سب کا یا میں پوچھتا ہوں کہ حلال
حضرت علی کو یہ بھی معلوم ہے کہ کون حلال کا ہے اور کون حرام کا ہے۔ دوسرے
سوال کیا ——— کیا اللہ کو دیکھا ہے ——— ایک نگاہ میں خدا کی زیارت کرتا
ہوں اور دوسرا اس وقت نہیں کر سکتا ——— جبرائیل کہاں رہتا۔ اللہ سوالی کہتا ہے
کہ جبرائیل کہاں ہیں ——— اگر نورانی فرشتہ لباس بدل کے بیٹھا ہو میں تم بتا سکتا ہوں

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S | Memo No ____ Date / /

(نور از دار حسن جل ہے)

تو اس کی نورانیت میں فرق نہیں آتا ۔ حضرت علی نے یہ نہ فرمایا کہ میں تو
سدرۃ پہ رہنے والا ۔ اور میں زمین پہ رہنے والا ۔ مجھے کیا خبر ہے کہ جبرائیل کہاں ہے
چاروں طرف دیکھا ۔ جبرائیل نے کہا ۔ جدھر بھی دیکھو علی ہی علی ہے
(۴۴ ۔ ۱ ۔ ب ۔ ۱) معراج کی رات کے بعد [illegible] میں جہاں سے گزرا تو
وہاں کی مخلوق مجھے ملنے کے لئے اشتیاق رکھتے ہیں ۔ علامہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کو جہاں
سے بھی دیکھو ۔ ہر سمت کا علیحدہ حسن ہے ۔ حضرت علی منفرد نظر آئیں
گے ۔ اس کو حسن کی طرف سے دیکھیں تو بے مثال ہے ۔

حضرت علی کو جہاں سے بھی دیکھو منفرد نظر آئے گا ۔ عظمت دیکھو تو بے مثال ہے
طاقت بے مثال ۔ جو ہو بھی شیر خدا ۔ تو حضرت شیر خدا مدینہ کی گلی میں جا رہے ہیں ۔
ایک سواری پہ پہلوان رستم کا آیا ۔ اس نے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر کہا ۔ کہ مدینے میں کوئی
علی بھی رہتا ہے ۔ فرمایا کیا کام ہے ۔ کہنے لگا ۔ کسی کو پتا نہیں کہ میں رستم
عرب ہوں ۔ سارے عرب کے پہلوانوں کو ہرا کر کے آیا ہوں ۔ مجھے کسی نے طعنہ دیا
ہے ۔ کہ تجھے پہلوان تب مانیں گے ۔ جب علی کو ہرا کے آؤ گے ۔ تو میں علی کے
ساتھ کشتی کرنے آیا ہوں ۔ مولا علی نے بڑی بے نیازی کے ساتھ ہاتھ ہلایا کہ علی کے
ساتھ تو نہ لڑنا ورنہ مر جاؤ گے ۔ حضرت علی نے اسے دیکھا ۔ تو فرمایا ۔
سے تو علی سے لڑے گا شیر کی عقل کا پھیر ہے ۔
تو کفر کی کوٹھڑی اور یہ خدا کا شیر ہے ۔
۵۸ ۔ ۴ ۔ ۱
جب حضرت علی نے اس کو شکست دی تو اس نے کہا ۔
یہ شکست فاش مجھ کو آج پہلی بار ہے ۔
دل یہ کہتا ہے کہ تو ہی حیدر کرار ہے ۔
حضرت علی کو جس طرف سے دیکھو تو اعلیٰ نظر آتا ہے ۔
جنگ بدر کے لشکر کا ذکر سنے گئے ۔ ان لشکر کا ذکر ہوں تو [illegible] اکیلے مولا علی علمدار
تھے ۔ یہ معاملہ ہے ۔ جب کبھی جہاد کی آواز حضور نے لگائی تو مولا علی نے جوتی پہن

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

کہ چلنا شروع کر دیا ۔ اور سیدہ نے دروازے پر کھڑی تھیں کہ مولا علی پاک شلوار کو چڑھا
جاؤ گے ۔ مسکرا کر فرمایا تھا کہ وہاں کسی کافر نے چھین کر چادر شروع کر دیں گے
جب جنگ خیبر کا وقت آیا تو ۔ تو جھنڈا ا ۔ دو دن کا ۔ علی کو جھنڈا دیا ۔
اور صدیق کو مصلیٰ دیا ۔ کیوں علی جوان ہے ۔ صدیق بڑا ہے ۔ جھنڈے جوانوں کے ہاتھوں
میں اچھے لگتے ہیں ۔ اور مصلے پر بڑے اچھے لگتے ہیں ۔

اور ہجرت کی رات لفظ دیکھیں میرے نبی کی ۔ علی کو فرمایا میرے بستر پر سو جا ۔
رسول سو رہا ہے ۔ ایسے سوتا ہے ۔ سو یا علی ہو اور تلوار بنتی آتا ہو کہ علی کو بستر پر
صدیق اور صدیق کو غار میں لے گئے ۔ علی کو بستر ملا ۔ اور صدیق کو سینہ رسالت ملا ہے
ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اکٹھے ہوئے ہیں ۔ تو جبریل نے دامن پکڑ کر مصلے پر کھڑا کر دیا ۔
کسی نبی کو جرأت نہ ہوئی ۔ کہ لا نفرق بین احد منهم ۔ نفس نبوت میں سب انبیا برابر ہیں
نبی کہہ سکتے تھے ۔ کہ ہم بھی نبی پر نبی بنی ۔ ہم میں سے کسی کو مصلے پر کھڑا نہ
کیا ۔ اسے کیوں کھڑا کیا ہے ۔ حالانکہ سب نبی تھے ۔ کہہ سکتے تھے ۔ کہ ہم ان کی طرح
ہے ۔ ہم اس کی طرح ہیں ۔ تو جن کا حق بنتا تھا ۔ وہ خاموش ہو گئے ۔ تو آج اگر کوئی کلمہ
پڑھ کے اونچا ہو کر کہے کہ میں نبی جیسا ہوں ۔ معلوم ہوا جن کو نبیوں کے مصلے پر
جبرائیل کھڑا کرے ۔ کوئی نبی اعتراض نہیں کرتا ۔ تو جن کو صحابہ کے مصلے پر محمد کھڑا کر
تو اس پر کون اعتراض کر سکتا ہے ۔

صحابہ ساری رات دعا کرتے رہے ۔ کہ جھنڈا مجھے ملے ۔ جب علی جھنڈا لے کر چلے
گئے ۔ پہنچا تو ۔ دروازے کو اکھیڑ دیا ۔ قلعے میں زلزلہ آ گیا ۔ یہ وہی
یاد رہے کہ بیٹی ہے ۔ جو ام المومنین صفیہ بنت حیی ہے ۔ جب ۔ بعد میں خیال کرو تا نہ محمد کے نوکروں
کی شان ہے ۔ تو مسلمان کی بادشاہت ہو گی ۔ پوری جنگ خیبر میں ڈھال بنا کے رکھا ۔
اتنی ان کی طاقت تھی ۔ ستر من کا دروازے کو ہلایا تو ہلا
سے غالب شیر اللہ دا ہووے جیہڑا پاک نبی دا ۔
سلطنت وچ کیویں آ سکدا اے وارث مولا علی دا ۔
نشئی وچ

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

ادھر کوفہ کی جامع مسجد ہے۔ ایک مسافر رمضان کے مہینے میں کوفہ آیا۔
جب علی سو گئے روٹی رکھا دیا تھا ——— وہ الوہی طاقت تھی۔ یہ جسمانی طاقت
سے ۔ اعلیٰ حضرت چشتی نے کہا تھا ۔۔

وہ اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی — عاشق
حضرت ابوبکر صدیق مدینے کی گلی میں جا رہے تھے سامنے سے مولا علی آ رہے تھے۔ ادھر بھی
ادھر بھی عاشق ۔ آپس میں سلام کہا۔ صدیق نے پوچھا ——— جب علی
سرکار کی بارگاہ میں آئے ۔ رات کو خواب میں جنت کے محلات دیکھے
کہ اس کا محل ہے جو پہلے سلام کرتا ہے۔ میرا دل کرتا ہے کہ وہ جنت کا محل صدیق کا
بن جائے ۔ صدیق نے سلام کیا مبارک دی۔ قیامت میں جنت کی ٹکٹ
صرف علی دیں گے۔ جنت کی ٹکٹوں پہ مہر صدیق دیں گے ۔ علی نے سودا کیا کہ حضور
جو آپ کا منکر ہوگا۔ میں ٹکٹ نہ دوں گا۔ جو تیرا منکر ہوگا۔ میں نہ مہر لگاؤں گا۔
جنت میں بھی وہ جائے گا جو علی کا بھی غلام ہے اور صدیق کا بھی غلام ہے۔ —

وہ اہل نظر کی آنکھ کا تارا علی علی اور ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا علی علی
ہم ہیں علی کے اور ہمارا علی علی ۔

ایک دن حضور نے علی سے پوچھا کر دیا اے علی قیامت میں تیری کیا شان ہوگی۔
اے علی جب دنیا پل صراط سے گزر رہی ہوگی ——— نیک گزر جائیں گے۔ دوزخ کو دیکھ کر
کہتے ہیں بڑا دوزخ یہ تیرا ہے۔ اور یہ میرا ہے ۔ جو تیرا ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔
حضرت علی سے کسی نے پوچھا۔ اے علی یہ عظمت کیسا ہے ——— ملیں ہیں سرکار کا آنات تیری
نگاہ کے سامنے ہے۔ آپ شیر خدا ہر سوال کا جواب بغیر سوچے کے دیتے ہو ۔ حسن بھی
بے مثال ۔ طاقت بھی بے مثال ۔ فقر بھی بے مثال ۔ جرات شجاعت بھی بے مثال جو جواب
نہ میں نے سکولوں سے علم لیا ——— آخری غسل سرکار کا دیا ——— چوسے ہوئے۔ محمد کی زبان
کو چوسا ہے۔ ہمارا نبی نے مجھے علم کے شہر کا دروازہ بنا دیا ہے ——— جس کی زبان علم ہو
وہ علم ہے۔ لعاب جس کی زبان پر رب بولے۔

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

ایک آدمی بے اولاد امام حسن کی بارگاہ میں وظیفہ لینے کے لیے آیا۔ استغفار اور پڑھا کرو
مدد کرے گا اپنے فضل سے بارش میں — کمائی میں برکت — بارش کیا — بیماری کا علاج۔
مرید نے عرض کیا — بیماریاں پانچ ہیں دوائی ایک ہی ہے۔ یہ وظیفہ میں نے قرآن سے
دیا ہے —

استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدرارا —— انہارا۔

جواب — قرآن سے سمجھ نہ دو۔ اس کی زبان جو سنتا رہا ہو گا جس کی زبان میں قرآن
نازل فرمایا گیا ہے — جو زبان کو چوستا اس کے علم کا پتہ کیا ہے۔

حضور نے علی کو کہا یہ سو رہا ہوں تو عصر کی نماز پڑھ لی ہیں۔ تو علی نے دیا کس بات
کرنے سے پڑھا۔ میں نے حضور سے پڑھا ہے —— جیسے قرآن کے حروف میں آپ نے علی کے
جسم میں نازل ہیں — اگر یہ اپنے زندگی کے معمول عمل کی بسم رب کا رنگ چڑھالیں —
نماز عصر کا قضا کو ادا پڑھے —— نبی اس علی کی گود میں سو رہے ہیں — یہ ساری
رات نہیں سوئے —— عصر کی نماز کی کے بعد عبادات —— فرشتے جب
قبر میں سوالات کرتے ہیں — سورج نے علی کی طرف دیکھا —— ڈوبنے کو واپس لانے والا کون
گود میں ہاتھ — ہم سنو کا شکوہ کتنا مشتاق ہوگا — جو رضائے محبوب ہو سو ادے دیا
نماز قضا ہو گی —— جو نماز کعبے میں پڑھتے ہیں —— وضو نہ ٹوٹا ہے —
حضرت علی اتنی عبادت کرتے میں کہ اس کو دیکھنا بھی عبادت بن گیا ہے —
نبی کو دیکھنا بھی نبی کی اطاعت ہے —— جو نبی کی اطاعت میں پڑھتے ہیں وہ قضا ہو
ادا ہوتی ہے —— اب نماز پڑھیں۔ سورج کو لوٹا دیا ——

۲۸—۴—۲۰۲۲
۲۶—۹—۱۴۴۳ بروز جمعرات
—۳— ۵۲—PM

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

معجزاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(تلک الرسل فضلنا ـــ درجٰت) پارہ نمبر 3 (تمہید)

یہ منشاء الٰہی ہے میں دنیا کو دکھاتا رہوں تیرے حسن و جمال کو ۔
ارشاد فرمایا ورفعنا لک ذکرک ۔ جبرائیل کا آنا ۔ کیا ذکر
اذا ذکرت ذکرت معی ـــ جہاں ذکر خدا ہے وہاں مصطفیٰ کا ذکر ہے ۔
اللہ تعالیٰ کا فرمانا یہ چاہتا ہے کہ محبوب تیرے ذکر کے بغیر کوئی میرا ذکر کرنا
چاہے تو میں وہ ذکر قبول نہیں کرتا ـــ ! اللہ نے فرمایا یہ رسولوں کی
جماعت ہے ۔ یہ نہ فرمایا کہ میں نے بعض نبیوں کو بہتر مقام عطا فرمایا ۔ ہوتا
کہ سب نبیوں جانتا کہ میرے نبی کی شان میں کمی آ گئی ۔ ان میں سے بعض
سے تو اللہ نے کلام فرمایا ۔ بعض وہ ہیں جن کے درجات بلند فرمائے ہیں ۔
اللہ نے ہر نبی کو مرتبے مقام معجزات عطا فرمائے ۔ اللہ نے جیسے مقامات انبیاء
کو عطا فرمائے ۔ وہ سارے مرتبے اکٹھے کر کے ان مقامات میں اللہ مقام ملا کر اللہ
نے مصطفیٰ کی جھولی میں رکھ دیئے ـــ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اللہ نے
سارے انبیاء سے زیادہ معجزات موسیٰ کلیم اللہ کو عطا فرمائے ۔ مفتی احمد یار
فرماتے ہیں ۔ کہ اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو 9 معجزات عطا فرمائے ۔ اللہ نے
جب تو 9 معجزات عطا فرمائے ۔ اس کے بارے میں فرمایا منھم من کلم اللہ ـــ
مگر جب آقا محمد عربی کی باری آئی اللہ نے فرمایا ورفع بعضھم درجٰت ـــ اللہ فرماتا ہے ہم نے
اس کے درجے ہی بلند کر دیئے ـــ یہ فرمایا کہ ہم نے اپنے محبوب کے ساتھ کلام فرمایا
ہے ۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم نے محبوب کو معراج کروائی ہے ۔ یہ بھی نہ فرمایا کہ ہم نے
اپنے محبوب پر قرآن نازل فرمایا ۔ یہ بھی نبی کے معجزے ہیں ـــ مگر اللہ نے کسی
معجزے کا ذکر نہ فرمایا ـــ فرمایا ورفع بعضھم درجٰت ۔ وہ نبی ہیں جس کے درجے
میں بلند کر دیئے ہیں ۔ کتنے بلند کیے ۔ یا خدا کی ذات جانتی ہے ۔ یا مصطفیٰ
کی ذات جانتی ہے ۔

اللہ نے کوئی حد مقرر نہ فرمائی ـــ اپنے محبوب کی عظمتوں اور معجزات کی کوئی

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

ہی بیان نہ فرمائی — وہاں اور مع بعض درجت — ایک ہی ذات ہے جس
کے درجات بلند فرما دیئے ہیں۔ معجزہ اس کو کہتے ہیں جو انسان کی عقل
کو عاجز کر دے۔ جس کی کہ سمجھ کو انسان سمجھ نہ سکے۔ اس کو معجزہ کہتے ہیں
عقل نہیں مانتی کہ انسان بغیر کسی سہارے کے آسمان پر چلا جائے — جب نبی
کی بارگاہ آ جائے تو اللہ فرماتا ہے سبحان الذی اسریٰ — جیسا اس طرح
سمجھ کر کہ کسی کا ہلتی ہے۔ پانی چلتا ہے۔ اور بستر ابھی گرم ہے۔ جیسے جس
شخص کو کمرہ کا علامہ لگ جائے تو وہ ابھی ہلتی ہے تو محمد پر باعث رشتے کا فرش کا
دیا کا تسلیم کرنا آ جائے۔ معجزہ اس کو کہتے ہیں جس کو عقل تسلیم نہ کرے
اور عقل کو عاجز کر دے۔ اگر پانی کے اوپر کوئی غبارہ چلتا رہے۔ اور پتھر
ڈوب جائے۔ یہ معجزہ نہیں ہے۔ کیونکہ غبارہ ہمیشہ پانی کے اوپر تیرتا
ہے۔ اور پتھر ہمیشہ ڈوبتا ہے۔ معجزہ یہ ہے کہ غبارہ ڈوب جائے اور
پتھر تیر جائے — اس کو عقل نہیں مانتی مگر جب نبی کی بارگاہ آ جائے۔
پھر کائنات نے دیکھا کہ پتھر پانی پر چل کر آ جاتے ہیں۔

(۱) پتھر کا پانی پر تیر کر آنا — (۱۴-۱۵۹) ابوجہل کا بیٹا آنا —
دیگر انبیاء اور امام الانبیاء کے معجزات کا تقابل — اللہ کریم نے فرمایا
تلک الرسل فضلنا — جب معراج کی رات آئی تو اللہ نے تمام انبیاء
مسجد اقصیٰ میں آئے — جبرائیل نے نبی کا دامن پکڑ کر مصلے پر کھڑا کر دیا۔
تمام انبیاء کو دکھ کر پیچھے کھڑے ہیں۔ اللہ نے فرمایا اے جبرائیل جو تمام —
حسین و جمیل گنتا ہے۔ اس کو مصلے پر کھڑا کر دو۔ میں نے زمین و آسمان میں
دیکھا، آپ جیسا کوئی نظر نہ آیا —

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر — اے سرور انبیاء تیری کیا بات ہے —
رحمت دو جہاں اک تیری ذات ہے۔ اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے۔

(۱۱-۵۳)

۱۵- اس کے معجزات کیسے بیان کریں۔ جن کے معتقدیوں میں سو کی بھی گنجائش ہو

اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے امتیوں کو آمد کر کے حضور کے

میلاد کا ذکر سنایا کر۔ اللہ نے انجیل ایک بھیجی تو عیسائیوں کے اختلافات

سے چار بن گئیں ۔۔۔ (۲۱-۲۲) عیسائیوں کی جو معتبر انجیل ہے۔

اس کو انجیل برنباس کہا جاتا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ ع نے

ایک جگہ اپنے غلاموں کو بٹھا لیا۔ اور قرآن مجید نے بھی اس محفل کا

ذکر پیش فرمایا ۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے امتیوں کو فرمانے لگے

ومبشراً برسول یاتی ۔۔۔ میرے بعد جو نبی ہوگا اس کا نام احمد ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد کیوں کہا۔ محمد نہ فرمایا۔ اس کی وجہ

یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کا نام آسمانوں پر احمد ہے۔ زمین پر حضور کا نام محمد ع

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے تو سیدھا آسمان پر جاؤں گا جس

نبی وہاں کا نام ارشاد فرمایا ہے۔ جو میرا وطن اور دیس ہے۔ جب حضرت

عیسیٰ نے جب میرا نبی کا نام لیا اور صفت سنائی تو باپ اپنا ہی سوہنا لگتا

ہے، استاد، مرشد اور نبی بھی اپنا ہی سوہنا لگتا ہے۔ جب حضرت عیسیٰ ع

نے حضور کی بات سنائی تو ان امتی ایک کھڑا ہو گیا۔ اور عرض کی اے عیسیٰ۔

نبی آپ ہیں روح اللہ آپ ہیں۔ بغیر باپ کے آپ کو پیدا کر دیا۔ مٹی کے

پرندوں کو بنا کر اڑا دیں۔ نابیناؤں کو آنکھیں عطا کر دیں۔ بیماروں کو شفا دیتے

ہیں۔ مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ اور باتیں احمد کی کرتا ہے۔ اور اے نبی اللہ جس احمد

کی باتیں آپ کرتے ہیں کیا ان کا مقام آپ سے زیادہ ہے۔ اس نے تو مردوں کو

زندہ ہوتے دیکھا تھا۔ اور جس کی باتیں یہ عیسیٰ علیہ السلام کر رہے ہیں اس نے تو مردوں

کو بھی زندہ کر دینا ہے کہ سنو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب۔

انا خلق لکم من الطین ۔۔۔ چار معجزات ذکر فرمایا۔ حضرت عیسیٰ نے

فرمایا۔ اگر مجھے اس نبی کے جوتے کے تسمے کھولنے کی اجازت مل جائے تو میں بڑی بات سے نا

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

جس نبی کی جوتی کو ہاتھ لگانے کے لیے موسیٰ علیہ السلام ترستے ہیں۔ اور موسیٰ کی جب
نبی کہتے ہیں الٰہی مجھے امت محمد ﷺ میں — نبی تو دعا کرتے ہیں اور اسی
قوت دعا بھی نہ کی کہ مجھے محمد ﷺ کا امتی بنا دے —
ہر نبی معجزات لے کر آتے۔ اس محمد ﷺ کا امتی بننے کے لئے دعا کرتے تو اس کو
کو اللہ نے نئے معجزات عطا کیے ہوں گے۔ اللہ نے فرمایا یا ایہا الناس قد
جاءکم برہان من ربکم وانزلنا — مبینا — گنتی کے معجزات اور
نبیوں کے بارے میں فرمایا۔ میرا پیارا معجزہ بن کے آیا۔ جس کا نام المصطفیٰ ہے ذکر معجزات۔
ہر ادا بھی معجزہ ہے اور میرے نبی کا نام بھی معجزہ ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا —
سب سے اول و اعلیٰ ہمارا نبی — جس کے بنا نہ ہوتا ہو — میرے
نبی کا نام بھی معجزہ ہے — حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری —
حضرت عیسیٰ کی پھونک اور دم اکٹھا کر لو۔ حضرت یوسف کا حسن
اکٹھا کر لو — اور موسیٰ علیہ السلام کی تمام صفات اکٹھی کر لو — تمام انبیاء
کے کمالات جمع کر کے جب مصطفیٰ کے مقابلے میں رکھیں تو —
حضرت یوسف کا حسن۔ امام غزالی نے فرمایا۔ کہ مصر کی اندھیری گلی میں جاتے
تو گلی روشن ہو جاتی تھی۔ ایک مائی نے یوسف سے پوچھا۔ اے یوسف آپ خود بنے
ہو یا تجھے کس نے بنایا ہے۔ فرمایا اے ماں ابھی تو تو نے یوسف دیکھا ہے۔ اور کبھی بنانے
والا دیکھو تو یوسف کو بھول جاؤ گی — مصر کے اندر قحط پڑ گیا
یوسف کو دیکھنا — میاں غلام رسول عالم پوری نے فرمایا۔
سوہنی چن ایہہ خلقت آجی دیکھو یوسف ثانی
پر جیہناں حسن مصریاں ڈٹھا اور رج گئے دو ہس جانیں ۔
جس طرح لوگ یوسف علیہ السلام کو دیکھتے ہیں۔ ان کی بھوک ختم ہو جاتی تھی
جب محمد ﷺ کی باری آئی۔ میرے آقا نے فرمایا۔ جو مجھے دیکھے اور جو میرے دیکھنے والے کو دیکھے۔
دونوں پر دوزخ حرام ہو جاتی ہے۔ (۳۱ — ۳۵)

M T W T F S S

شاہ عبد الرحیم

Memo No
Date / /

یہ ہے حسن یوسف اور حسین محمد کا ذوق — حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا — فالج ہوا۔ ابوالکلام آزاد نے ہاتھ پھیرا تو صبح ٹھیک ہو گئے۔

تو طریقت کا مقصد آپ کو دیکھ کر کسی کی طبیعت — محبوب اس کو کہتے ہیں جو تیرا بھی کرے تو اچھا لگے — حسن یوسف تو ہے اسا حسن کی زکوٰۃ ہے۔

تو سر جھکا لیتا تھا — زکوٰۃ کا مسئلہ پوچھا — وہ بادشاہ تھے لطف کا ہاتھ عشق کا مسئلہ بتاؤں — عشق تو سید نا صدیق اکبر کی طرح تن کے کپڑے

بھی اتار کر سر لے جاتا ہے — حسن یوسف کو دیکھ کر لوگ مر جاتے تھے —

ہمارا حسن یہ ستر ہزار پردہ ڈال دیا —

زلیخا کو عورتوں نے طعنہ دیا — عورتوں نے اصل میں بنا نہ بنایا تھا —

(قطعن ایدیہن) — جنہوں نے حسن یوسف کو دیکھا انگلیوں کے ٹکڑے ہو گئے۔

تو محمد کی انگلی دیکھ کر چاند کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے — حسن یوسف دم عیسیٰ — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری —

آئنے یوسف حسین ہنسا جیتے پاؤں کی ایڑی کا حسن ہے۔

— حسن یوسف دیکھ کے اک زلیخا بھل گئی —

یہ کملی والا ایسا ہے سے تے ساری دنیا ڈل گئی —

ایک دن حضرت ابو بکر صدیق نبی کی بارگاہ میں پریشان آئے۔ سرکار نے پوچھا اے ابو بکر پریشان کیوں ہو — ساری رات گھر سے قرآن پڑھنے کی آواز آتی رہی ہے — ام سلمہ کے پاس نبی کے بال مبارک —

نبی کی زلف معجزہ — آواز معجزہ — سماعت۔ بینائی — انگلیاں — حضرت جابر کی دعوت — ہمزہ خندق کے موقع پر —

میرے گھر بھی لگے آواز. میرا گھر اور شاہ سوئے —

کدی آ وڑ غریباں دے محلے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بس اتنا کرتے ہیں۔ جس نے بھی محبت سے بلایا ہے، وہ ضرور آجاتے ہیں —

نعمتیں زید کو عطا نے دانا ہے۔ کہ مومن نے گھر سے کی محبت کا آواز دی ہے =

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

جلال الدین سیوطی نے عالم برزخ میں سرکار کو دیکھا (۱۴ مرتبہ - ۱)
ہے، کبھی آواز کو دیکھ کے دیکھو - شہد کی آواز نہیں دیکھ سکتی ہے مگر سرکار کے
کرم و سانے ہیں دیر نہیں ہو سکتی ـــ
کدی آؤ غریباں دے محلے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -
گنہگاراں نے مڑ سے راہ ملے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - ؟
حضرت جابر کے چھوٹے لڑکے کو بڑا ذبح کر دیا ـــ ہزاروں صحابہ کرام کھا گئے -
شکوک پاک کے کا کمال ـــ نبی جیسا مثل بنتے ہیں - ابوجہل کی
مثل کیوں نہیں بنتے ـــ ٹھوڑی سی ہو تو ہوگی بڑا کہنا نہ تھا تب نبی تو یہ ہے
جس کا سورج اور چاند اطاعت کرتے ہیں ۔ کسی کی ہانڈی میں لقمہ
ڈال کے دیکھو ـــ حضرت جابر کی ہانڈی میں نبی تھوک دیں تو دس ہزار
کا کھانا ـــ ؟ حضرت جابر کے دو بچے ـــ زندہ کر دیا - اور
بکری کو بھی زندہ کر دیا ۔ (۱۱ ـ ۱۰ ـ ۰۱) جن کو حضرت علی نے زندہ دیا، تین
دن کے بعد مر گئے - اور بکری کا بچہ 3 مر کے واقعہ ہو گئیں - حضرت جابر نے
کا بچہ کیا ـــ ہاتھ چھٹا باہر نکلنے والی موت ـــ صحابہ نے کہا کہ بعض کہتے ہیں کہ
اب کہا جاتے ہیں کہ نبی مر گیا ہے ۔ دیکھو میرے نبی کا کمال جو یادوں کا تھوک
زندہ کر رہے ہیں - ہر مومن کے اندر روشنی میرے نبی کی ہے ـــ حضرت
جابر کی آنکھ میں تیر کا لگنا - لعاب پاک ـــ نے درست کر دیا ـــ
حضرت قتادہ کی آنکھ دوران جنگ سرکار کی بارگاہ میں - لوگ تو کہتے ہیں
کہ نبی ولی ـــ سے مانگنے سے شرک ہو جاتا ہے - صحابہ کرام کو صحابہ تو محمد کے سارے
لگتا تھا - مگر یہ کعبے کی طرف نہ گئے - بلکہ کعبے والے کی طرف گئے - ہم تو لاکھوں روپے
لگا کر کعبے جاتے ہیں - کیونکہ ان کو یقین تھا کہ لمحے والا جن کو نہ دے سکا ان کو رب بھی نہیں
دیا جا سکتا - اپنے ذوق کے مطابق عرض کرو ۔ نبی پاک نے فرمایا ہوگا - کہ اے قتادہ کیا ایک
آنکھ ـــ کام ابھی نہیں چلتا - قتادہ نے عرض کیا ہو گا - یا رسول اللہ میرے لوں لوں وچ تکھ

M T W T F S S

Memo No
Date / /

جسمانی ایک معمولی سی تکلیف ہو — عرض کی یا رسول اللہ آنکھ لینے کے لئے آیا ہوں ۔
آنکھ دینا تو اللہ کا کام ہے ۔ صحابی نبی کے پاس پہنچ گئے کہا یہ شرک تو نہیں ۔
ابھی ان لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ کملی والے تجھ سے نہ مانگیں تو کس سے مانگیں ۔
سرکار نے فرمایا آپ مجھ سے سودا کر لیں ۔ آنکھ لینی ہے یا جنت —
یہ فرما کر نبی نے فرمایا کہ لوگ ہنسیں گے ۔ کہ نبی بھی آنکھ دیتا ہے ۔ فرمایا میں آنکھیں بھی دیتا
ہوں الحمد جنت بھی دیتا ہوں ۔ (۰/—۱۳—۲۹) اب صحابی کا ایمان دیکھو ۔
عرض کی یا رسول اللہ میں تو آنکھ لینے آیا ہوں ۔ یہ جنت کی بات تو آپ نے خود کی ہے ۔
یا رسول اللہ سودا ابھی میری مرضی کے ساتھ کر دو ۔ سوہنے محبوب آنکھ میری مرضی سے دے دو
اور جنت اپنی مرضی کے ساتھ دے دو — اب آنکھ بھی دے دو ۔ اور جنت بھی دے دو —
یہ تقریریں سنتے ہیں کہ نبی تو مکھی نہیں بنا سکتے — میرے نبی تو جنت بھی تقسیم کر رہا
ہے —

بغداد کا تاجدار دس ہارون الرشید حضرت زبیدہ بابا — دریائے دجلہ کے کنارے
بہلول دانا — کوئی گاہک مل جائے تو بیچ بھی دیتے ہیں حضرت زبیدہ نے پوچھا
کیا بابا جی جنت کی قیمت کیا ہے ۔ دس درہم کا ہے — رات کے وقت بادشاہ
کو بتایا — جنت بہلول بیچ رہا ہے ۔ فرمایا جو دیکھو کے سودا کرے اس کو قیمت زیادہ
ہر بیچتے ہیں — (۱۵—۱۸—۰/) ← ۱۶ ← اب دو طرف تو نبی کی بات
کرتا ہے یہاں تو محمد کے غلام جنت کے مکان بیچ رہے ہیں ۔ میرے آقا نے
فرمایا میں اللہ کے حکم سے آنکھیں بھی دیتا ہوں — اور جنت بھی عطا کرتا ہوں
میرے آقا نے فرمایا آنکھ بھی تیری کی ہے اور جنت بھی تیری کی ہے ۔ لعاب دہن سے
آپریشن فرما دیا — یہاں تک کہ حضرت عمر کی خلافت کے دور میں جو آنکھ
اللہ نے عطا فرمائی اس کی بینائی کم ہو گئی ۔ کیونکہ میں بوڑھا ہو چکا تھا ۔ مگر جس
آنکھ کا آپریشن محبوب کے نانا فرمایا تھا ۔ میں رات کو بھی اسے دیکھتا تھا ۔
جس طرح دن کو نظر آتا تھا — (۲۰—۲۱—۰۱)

پس جس کو نبی آنکھ دے سامنے اتنی دور کا کام کرے۔ اور جس کو اللہ آنکھ دے اس کا مقام کیا ہوگا — حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ کا جمال دیکھ کے آئے تو — علماء فرماتے ہیں 30 میل کے کالی رات کالی چیونٹی کالے پہاڑ پر چلتی ہوئی — تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کو 30 میل سے دیکھ لیتے تھے۔ جو سوئی کے سوراخ کا کروڑواں حصہ رب کو دیکھے — اس کی آنکھ میں اتنا کمال ہے۔ اور جو معراج کی رات رج رج کے دیکھا — تو محمد ﷺ کی آنکھ کا کیا کمال ہوگا —

جب حضرت موسیٰ ہیلا کو دیکھ کر آئے تو جس نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ وہ نابینا ہو جاتا ہے۔ اپنی بیوی صفورا نے دیکھا — (۰۱—۲۲۳—۳۸) والا مدینے کے تاجدار آپ ﷺ رب کو دیکھ کے آئے ہو جس نے آپ کو دیکھا ہے۔ اس کا ظاہر و باطن روشن ہو جاتا ہے۔ سرکار جب معراج کی رات سے واپس آئے تو یاد رکھیں نبی پاک ﷺ کا جو سب سے بڑا معجزہ ہے وہ قرآن پاک ہے۔ کیونکہ ہزاروں صدیاں گزر گئیں معجزہ آج بھی زندہ ہے کوئی بھی آج تک اس کی مثل نہ بنا سکا — قرآن مجید کے بعد حضرت محمد ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ معراج مشہور لفظ ہے۔ حضور ﷺ جب معراج کر کے آئے الصبح زمانہ تو کافروں نے انکار کیا — کافروں نے قافلوں کے بارے میں سوالات کیے — (۱) کہاں اونٹ کو تلاش کر رہے ہے۔ (۲) اونٹ ڈر گیا — (۳) سلام کیا تھا ستون نے کہا کہ آواز تو محمد کی ہے — (۱) سورج نکلنے کے وقت — دوپہر کے وقت قافلہ آ جائے گا — شام کے وقت قافلہ — جس سے رب نہ چھپا تو قافلے کس طرح چھپ سکتے ہیں — (۱۹—۳۰—۰۱)

جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے سرکار ﷺ بارش کے لیے دعا فرمائی — حضرت سلیمان علیہ السلام نے بارش کی دعا فرمائی۔ تو چیونٹی کی دعا — جو چیونٹیاں کی سنتا ہے تو محمد کی دعا تو کتنی سنتا ہوگا — بارش تو رحمت ہوتی ہے۔ رحمتیں تو پیاروں پر کھڑی

مفتی صاحب کی دعا ہے — کملی والے کب آپ کا اشارہ ہوگا۔ تو ہم
حاضر ہو جائیں — آٹھ دن بارش ہوئی — پہلے تو بھوکے تھے اب ڈوب
رہے ہیں — جدھر جدھر کملی والے کے ہاتھ کی انگلی کا اشارہ ہو رہا ہے بادل
ادھر ادھر جا رہے ہیں —

ایک اعرابی میرے قریب سے گزرا تو حسن و جمال کو دیکھا تو کہا کہ آپ نبی ہیں
کوئی معجزہ دکھاؤ — درخت کو بلاؤ — میاں محمد بخش فرماتے
ہیں کہ ایک دن مالی باغ میں گیا — پھل دار درختوں کی ٹہنیوں کو حرکت
میں دیکھا — سرو کا درخت اکڑ کر کھڑا ہے — ہ ہ ہ
— ان کو یار مل گیا ہے مجھے انتظار ہے —
سرو آزاد حیران کھلوتا پیر زمین وچ گڈے —
اجا ہور ہو رستہ ویکھے مشتاں یار کسوں سر لڈھے۔
عقلمند رشتہ دانا خود جاؤ۔ اور جا کے میرا پیغام سناؤ — اس نے کہا میرا
کہنا ہے کیا درخت آ جائے گا — اعرابی نے اشارہ کیا — درخت —
دوڑنے کے لیے چلا — صوفیا فرماتے ہیں وہ جھکا نہیں — وہ سجدہ میں پڑ گیا
اور کہنے لگا رب کا — بے شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے محمد کا بلاوا آیا ہے —
لوگ حج کو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے تو نبی کا بلاوا آ گیا ہے —
چودہ سو سال کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ مجھے نبی نے بلایا ہے۔ اور جن کو سامنے
سے کہا بلا رہے ہیں — اعرابی پیچھے درخت آگے آ گئے — مجھے یار نے
بلایا ہے۔ درخت نے سجدہ کیا — درخت واپس گیا — پہلے درخت
کی شاخیں سخت تھیں۔ اب نرم ہو گئیں — کسی نے پوچھا کیا ہوا ہے۔
کہنے لگا کہ میں مصطفیٰ کو مل کے آیا ہوں — درخت نے دوسرے درختوں کو فخر
سے کہا کہ آؤ میرا طواف کرو۔ میں محمد کو مل کے آیا ہوں — (بج-۳۹-۱)
ایک مولوی صاحب جادو کی تعریف کر رہے تھے۔ بادشاہ نے کہا آپ جادو کی

لشکر پر کرتے ہیں تو آنکھیں چندھیا جاتی ہیں — جب جنگ ختم ہوگئی ستار کا فرزند
کو مار گرایا — یاد رہے کہ اس نے کہا مولوی صاحب یہ آخری کافر ہے اس کو مار دو۔
تاکہ مجاہدوں میں نام آجائے۔ کافر نے جب آخری ہچکی لی تو مولوی صاحب ڈر گئے
تلوار وہیں گرا دی اور آ کر کہا کہ سب نمبر ادھر سے لئے چھوڑ دیا تھا —

تاجدار مدینہ نے جب اعلان نبوت فرمایا۔ جب حضرت بلال صاحب یاسر
نے کلمہ پڑھا — عمر یا ہیوں نے کلمہ پڑھا — ابو جہل کو فکر ہے مگر چھوڑ رکھا ہے۔ اس
دن کفر ختم ہو گیا جب عمر فاروق نے کلمہ پڑھا — ابو جہل کی فکر زیادہ
ہو گئی کہ اب تو ابو بکر عمر فاروق۔ عثمان جیسے سردار بھی کلمہ پڑھ رہے ہیں
حبشی بھی تو ڈٹا تھا — ابو جہل نے کہا کانوں کو بند
رکھیں — اور حبیب تو تلقین کی — دم کرو۔ یا فیصلہ کرو
ہاتھ نہ لگانا — وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اب جلا دیتا ہے۔ آنکھ کو
دیکھوں گا — بلال نے کہا جان نکال سکتا ہے ایمان نہیں۔ میں
حبیب سے بات کروں گا — باتوں باتوں میں ہندوں سے کلمہ پڑھوا لیتا ہے
یہ نبوت نہیں کر میں بتاؤں — ابو جہل نے ہندوں کو کلمہ سکھاتے سنا۔
تو ہندوں نے کہا کہ ہم بھی ہندے ہیں مگر تو کس کے بشر ہے۔ تجھ میں کہاں کی سمجھ ہے
آ رہی — حبیب نے کہا میں سونگھ کر بتاؤں گا — وہ تو رکے کی جس
گلی سے گزر جائے خوشبو بھی اس کی آتی ہے —

ایک اعرابی نے بیٹی کی شادی کے لیے — ششمش لعل کھجور کی نہیں
لے کر آؤ — بیٹی کو مجھ سے کا پسینہ لگاؤ — (بیت المطیبین)
اولاد — بھی محمد کی خوشبو آتی تھی — جس بچے سے پیار کرتے
سر پر ہاتھ رکھتے — آ کر روز تک بالوں سے خوشبو آتی تھی —

ابو جہل کی حویلی میں بلایا جا رہا ہے۔ اللہ نے فرمایا ابو جہل کا خرچہ ہو رہا ہے۔
مگر ذکر آپ کا ہو رہا ہے — ابو جہل نے سب کو کہا کہ اس کے لیے کوئی کھڑا نہ ہو۔

M T W T F S S

Memo No

Date / /

اللہ نے جبرائیل کی ڈیوٹی لگا دی ـــــ تم ہی آسمان اور زمین بولو فرشتے تمہیں
پوچھ لیں گے ۔ یہ فرشتے کون ہیں آج کے نوکر بس میرے نبی کے ـــــ ابو جہل
نے جب میرے نبی کی مخالفت کی ـــــ اس وقت فرشتوں کو رب نے بھیج دیا ۔
بدر کی جنگ میں فرشتوں کا آنا ۔ کفر اور اسلام کی جنگ ـــــ یوم الفرقان
ابو جہل ہزار پہلوان ساتھ ۔ نبی کے 313 پہلوان لے کر جنہوں نے 17
روزہ رکھا ہے ۔ وہ تلواریں لے کر آئے اور یہ کھجور کی لکڑی کی ہی جو لے کے
آئے تھے ـــــ سرکار نے دعا مانگی ۔ یا اللہ میں تیرا سوالی بن کر حاضر
ہوا ہوں 313 بنا کر لے آیا ہوں ۔ اور اگر یہ مر گئے تو قیامت تک تیرا کوئی
نام نہ لے گا ـــــ صدیق اکبر نے آکر پکڑا اور عرض کی آقا کی ملکی واسطے وہ کہہ
اللہ کی مدد آ گئی ہے ۔ اچانک ٹھنڈی ہوا چلی ـــــ سرکار نے فرمایا کون
ہو ۔ عرض کی میں جبرائیل ہوں ۔ ایک ہزار فرشتے لے کر آیا ہوں ـــــ
میکائیل فرشتہ پیش ہو ۔ میکائیل نے 5 ہزار ـــــ پھر اسرافیل بھی آ گئے ۔ اور
کہا ۔ یا رسول اللہ جب بھی آؤں گا آپ کے گستاخوں کی طرف ۔ جب علاوہ
کسی طرف آؤں گا تو ـــــ قدم کرشی آؤں گا
ابو جہل کی حویلی آ گئے ـــــ ابو جہل کھڑا ہو گیا ـــــ جب جبرائیل
نے کانوں کو چھوڑا تو ابو جہل گرا ـــــ حبیب یمن نے حضور کے چہرے
کی زیارت کی تو سمجھ گیا کہ یہ نبی ہے ۔ حبیب یمنی کی بات ۔
آسمان والا معجزہ ـــــ چاند کو دو ٹکڑے کر دو ـــــ ابو جہل
نے کہا میں اس نے سحر کیا ہے اور کر دیتا ہے ۔ کوہ ابو قبیس ـــــ اشارہ
فرمایا تو سورج غروب ہو گیا ـــــ چودھویں رات کا چاند چمک
رہا تھا ـــــ انگلی کا اشارہ کیا ـــــ تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا
ان کو کیا پتہ ہو ۔ جب پنگھوڑے میں رہا کرتا ہوتے تھے ۔ اس
وقت میں ان اطاعت کرتا رہا ہوں ۔ (٣٠ ـــ ٥٨ ـــ ١٠)

207

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

ہ چاند کے دو ٹکڑے — ۶ جون میں بھی آپ کے دربار اقدس کی حاضری ہوئی اب =
اے مدینے کے تاجدار آپ بھی نور ہیں اور مخلوق بھی نور کے مطابق بنائی ہیں -
جب یمنی نے کہا کہ مجھے تین سوال تھے - ایک تو میں نے کر لیا ہے —
دو سوال باقی ہیں — سرکار نے 2 سوال بتا دیئے — جو کہ
بیٹھ کر میں کو دیکھ سکتا ہے دوسرا یہ کہ عرش کی بتا سکتا ہے
آپ کو وہاں جا کر کلمہ پڑھ کے آئے ہو اور میں نے اس محبوب کو دیکھ کر
کلمہ پڑھا ہے — (۵، — ۳ — ۲) ۶۹
اس واقعے کو دو علماء نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے — امام عسقلانی نے
الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں - اور مولانا عبدالرحمن جامی نے لکھا ہے۔ حضرت
ایک صحابی کی تین سو سال کی — د سو سال عمر — ہے
حضرت کے نام کا ادب وہی جو حضور کا ادب ہے — وہ کافر ہو جاتا ہے -
(سرنگی والا واقعہ — خواجہ معین الدین اجمیری رح (۱۲ — ۱۲ — ۰۲)
حضرت غوث پاک کی دستار ۷۰ ہزار درہم کی - ابو حنیفہ نماز کے وقت کپڑا
پہنتے تھے ۵۰۰ دینار۔ شاہوں کو بھی نصیب نہ ہوتا تھا —
حضرت غوث پاک کی بارگاہ — چور قطب ہو گیا — خواجہ معین
الدین نے جوگی کو جنت کا پھول دکھایا - اس نے جنا کی ریت دکھائی تھی —
ہ خواجہ معین الدین نے ہندوؤں کو سوئی سنا کر قریب اپنے کر لیا - اور قریب
کر کے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر لیا - اور قرآن پڑھا کر ولی بنا دیا — جو قرآن
پڑھ کے ولی بنتے ہیں - ان کی قبور پر قرآن پڑھا جاتا ہے -

Tabbas

17-06 — 2022 — ہ —
04-13 PM بروز جمعہ

اوہدے (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ) ہے مصطفیٰ آ تے دوہاں بھیج گیا
اے دنیا تے زمانے دے دلدار بہتیرے ہیں اے سرکار دی سونہہ سانوں سرکار بہتیرے ہیں۔
انج مسیں ہنوں دا حسینا زمانہ اے آل دنیا تے انج کیا ڈونگیں حسینا بہتیرے ہیں
اک تیوں ہی بس نا سرکار دا دیوانہ شرسا تیرے زمانے تے بیمار بہتیرے ہیں
دنیا کے بازار دن کو کھلتے ہیں مگر اللہ کی رحمت کا بازار رات کو کھلتا ہے
میاں محمد بخش نے فرمایا۔ وکھدی رات ایں رحمت رب دی سے
شدیاں کی ... نوجوان کا فرشتہ نہ اتار سکا ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتا ہے ۔ سرکار دو عالم کی زندگی تمہارے لئے نمونہ عمل ہے ۔ یاد رکھیں کسی انسان
کی زندگی کسی ایک کے لئے نمونہ ہو سکتی ہے مگر تمام کے لئے نہیں ۔ بادشاہ کو
کرسی درکار ہے تو وہ بادشاہ کی زندگی کا مطالعہ کرنا پڑے گا ۔ شاعر ہے ۔ مکان
مستری کا عالم ہے ۔ صوفی اہل تصوف سے طریقت و سلوک ۔ حافظ قرآن مگر حضور
کی بارگاہ نے فرمایا ۔ اس میرے رسول کی زندگی تمہارے سب لئے نمونہ ہے ۔
اگر کوئی امیر ہے تو اس امیر کی زندگی کا مطالعہ کر جس نے کہا اگر میں اشارہ کر دوں تو
مکے کے پہاڑ سونے کے بن جائیں ۔ اگر کوئی غریب ہے تو اس مصطفیٰ کے گھر
کی طرف دیکھ جس گلی والے نے فرمایا کہ میرا دل کرتا ہے ۔ میں ایک دن پیٹ بھر
کر کھاؤں اور شکر ادا کروں ایک دن بھوکا رہوں ۔ فاقہ کی حالت میں رہوں ۔ وہ نبی جس کے گھر
میں تین دن تک چولہے میں آگ نہ جلے ۔ اس رسول کی زندگی کا مطالعہ کر ۔ اگر
کوئی امام مسلمہ ہے ۔ تو سب نبیوں کے مصلیٰ پر کھڑا ہو کر امام الانبیاء کا شرف لینے
والے محمد عربی کی زندگی کا مطالعہ کر ۔ اگر کوئی باپ ہے تو حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء
سیدہ کلثوم رقیہ زینب کے والد کی حیات طیبہ کا مطالعہ کر ۔ اگر کوئی آقا ہے۔
حضرت بلال سیدنا ابوبکر صدیق کے آقا کی زندگی کا مطالعہ کر ۔ اگر کوئی شوہر
ہے تو آؤ ۔ تو امہات المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ حضرت عائشہ صدیقہ حضرت
ام سلمیٰ رضی اللہ عنہن ۔ ان تمام ازواج مطہرات کے شوہر نامدار کی حیات طیبہ کا مطالعہ

کرے۔ اگر کوئی عزیز ہے تو مصطفیٰ کی زندگی کی طرف دیکھو کہ ام المومنین عائشہ صدیقہؓ
فرماتی ہیں کہ میں چرخہ کات رہی تھی اور میرے سامنے بیٹھ کر آپ نعلین
پاک کو ٹانکے لگا رہے تھے۔ پسینے کے قطرے مصطفیٰ کے پسینے کے اس طرح
گر رہے تھے کہ دیکھنے والے دیکھ رہے تھے کہ تارا سا چمک کے زمین پر گر رہا ہے کہے
آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کی آقا ارض کی بستیوں والے کہاں آپ کی عظمت آسید العرب
والعجم۔ خدا کے عرش سے بھی نعلین جانے والے محبوب اور اپنی جوتی مبارک کو ٹانکے آپ
لگا رہے ہو۔ فرمایا عائشہ کل کوئی بادشاہ کہے گا کہ میں محل پر بیٹھ کر بادشاہ تاکہ رسول
ملے رسول کی سنت ادا کر رہا ہوں۔ اور فرش کے کنارے بیٹھ کر جو جوتی کو ٹانکے
لگانے والے ہوں یہ کہ سکتا ہے۔ میں بھی تو محمد کی سنت ادا کر رہا ہوں۔ (۳۶-۱۹)
میں امیروں کا بھی رسول ہوں اور غریبوں کا بھی رسول ہوں۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ
فرمایا محبوب کی ایک حیات طیبہ تم سب کے لئے نمونہ ہے۔

اس رسول کی زندگی کتنی حسین زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعمرک انہم لفی
سکرتہم یعمہون۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا کملی والے آپ کی عمر مبارک کی قسم ہے۔ اللہ
نے فرمایا محبوب کملی والے آپ کی جوانی کی قسم ہے۔ کتنی حسین و جمیل زندگی ہے۔ ایک لاکھ
چوبیس ہزار انبیاء آئے کسی نبی کی زندگی کی قسم نہ اٹھائی۔ سارے انبیاء کی
زندگی حسین و جمیل ہیں۔ جب کملی والے کی حیات طیبہ کی باری آئی۔ اللہ نے
فرمایا لعمرک ——— یعمہون ——— کملی والے مجھے تیری زندگی کی قسم
ہے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ کی روح تڑپ گئی۔ آپ فرماتے ہیں
سو لکھ قتل نہ جانی دیکھا   رب آپ قسم کھاوے اس دی چھوہر جوانی دیکھا۔
کونین کے والی نے جب فاران کی چوٹیوں پر اعلان نبوت فرمایا۔ فرمایا
انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ فرمایا میں تم سب کی اللہ کا رسول بن کر آیا
ہوں۔ کافروں نے کہا اگر آپ اللہ کا رسول بن کر آئے ہو تو کوئی نشانی لے کر
آئے ہو۔ میرے آقا نے یہ فرمایا کہ میں چاند توڑ کر دکھا دیتا ہوں۔ یہ بھی نہ

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

سورج سے ہوئے گرد دیکھا دیتا ہوا - یہ بھی نہ فرمایا کہ میں درختوں کو چلا کر دکھا دیتا ہوں۔
یہ بھی نہ فرمایا کہ میں پتھروں سے کلمہ پڑھوا کر سنا دیتا ہوں - کافروں نے فرمایا
کہا کہ آپ اپنی نبوت کی نشانی کیا ہے - فرمایا حضرت لیث فرماتے عمر میں مشکلہ
اتنا تعلق ہوا — فرمایا میں چالیس سال قبل نبوت کا اعلان فرمایا ہے۔ میرے
آقا نے فرمایا کہ میرے چالیس سال تمہارے اندر گزارے ہیں۔ بتاؤ کبھی میں
نے کسی کا عزت نفس کا مال کھایا ہو — کبھی میں نے کسی یتیم کو تنگ کیا ہو۔
فرمایا بتاؤ کبھی میں نے جھوٹ بولا ہو — سب آپ کا ذکر بول کر کہنے لگے - دشمن
اپنی جگہ تو صادق بھی ہیں امین بھی ہیں — میرے رسول نے چالیس سال
سے قبل زندگی کو نبوت کی دلیل بنایا — فرمایا میری نبوت کی دلیل میرے
چالیس سال کی زندگی ہے۔ چالیس سال میں نے کسی کا دل دکھایا ہو — میں
نے کبھی جھوٹ بولا ہو — میں کسی یتیم کے ساتھ بد سلوکی کی ہو — یا کسی کو
تنگ کیا ہو — اعلیٰ حضرت کے چھوٹے بھائی - حضرت مولانا حسن رضا خان
آپ نے ان آیات کا حسین رنگ میں بیان فرمایا۔

سے تیری صورت تیری سیرت زمانے سے نرالی ہے -
تیری ہر ہر ادا پیارے دلیل بے مثالی ہے — (۰۰—۲۶)

میرے آقا نے صرف اعلان نبوت ہی نہیں فرمایا - بلکہ نبوت کی دلیل اپنی حیات
کو پیش فرمایا —

حدیث پاک میں آتا ہے کہ میرے نبی سفر میں صحابہ کرام کے ساتھ جا رہے ہوئے -
ایک جنگل کے اندر پڑاؤ ڈالا — ایک صحابی کہنے لگے کہ جانور میں ذبح کروں گا اور
دوسرا کہنے لگا کہ میں فلاں کام کروں گا — کسی نے کہا سالن میں بناؤں گا - کسی نے
کہا آٹا میں گوندھوں گا - کسی نے کہا روٹیاں میں — صحابہ کرام نے دیکھا کہ نبی والا تو
نہیں آرہے۔ کہاں وہ جنگل کی طرف سے لکڑیاں اکٹھا کر رہے ہیں — وجہ پوچھی
اور میں جنگل سے لکڑیاں لاکر دے رہا ہوں - میرے نبی نے کہا بابات۔ یا صحابہ کی طرح خدمت میں ہوں

M T W T F S S
Memo No
Date / /

رسول عربی نے اپنی سیرت پیش فرمائی — اس وقت صحابہ کے کلیجے کٹتے ہوئے
ہو جاتے ہوں گے۔ غزوہ خندق کے موقع پر جب ہم مٹی کی بوریاں اٹھا کر باہر پھینک
رہے تھے۔ جو سارا خدائی کا بادشاہ ہے وہ بن کے آیا۔ وہ اپنی کمر پر دو بوریاں
اٹھا کر لا رہے ہیں۔ جب صحابہ کرام نے دیکھا کہ ہمارے پیٹ پر بھوک کی
وجہ سے ایک پتھر بندھا ہے۔ سرکار کے شکم اطہر پر جب پردہ ہٹا تو تین
پتھر بندھے تھے — میرے نبی نے عملی زندگی پیش فرمائی کہ خالق نے ویسے
پیش فرمایا۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ — حضور کو شش حسین زندگی عطا فرمائی
جب میرے نبی کی 16 سال کی جوانی — جب سرکار نے مکہ کی فضا میں نگاہ اٹھا کر
سے دیکھا۔ تو پتہ چلا کہ اللہ نہ کوئی بادشاہت ہے، نہ کوئی حکومت ہے اور نہ کوئی
قانون ہے۔ نہ کوئی نظام ہے (بس جس کی لاٹھی اس کی بھینس)
امیر بہت امیر سا اور غریب بہت غریب تھا۔ حضور نے اس
وقت اس سوسائٹی بنائی — نوجوانوں کی ایک کمیٹی بنائی — اس کا منشور
یہ ہے کہ ہم امیروں سے غریبوں کے حقوق لے کر دیں گے۔ میرے آقا علیہ السلام
کوہ ابوقبیس پر بیٹھ گئے — اس ویلفیئر سوسائٹی کی صدارت فرما رہے تھے۔
حضور کے قریب سے ایک اعرابی گزرا — آنکھوں میں آنسو ہیں۔ اور مکے کی
آبادی کی طرف دیکھا۔ پکار کر کہنے لگا اس پورے شہر میں غریب کی سننے والا
کوئی نہیں ہے — اس کی پکار کو میرے نبی نے سماعت فرمایا۔ جلدی جلدی اس کے
قریب آ کر فرمایا تم مجھے سناؤ۔ جس کی کوئی نہ سنے اس کی میں ہی تو سنتا ہوں۔
اس اعرابی نے جب میرے نبی کا چمکدار چہرہ دیکھا۔ بابا بلھے شاہ نے فرمایا جس
سے کہنوں حال سناناں دل دا — کوئی محرم راز نہیں ملدا۔
جب میرے نبی نے فرمایا کہ تم مجھے سناؤ — میں سب کی سنتا ہوں۔ اس نے ہاتھ
باندھ کر عرض کی سناواں کیں درداں دی کہانی یا رسول اللہ۔ سے
نئیں تیرے واسطے کجھ مہربانی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

M T W T F S S — Memo No — Date / /

محبوب نے فرمایا میں سنتا ہوں - بنی کنہم کے سینے کے ساتھ لگ کر سنا رہا ہے۔
کہ ایک مکے کے چوہدری نے میرا اونٹ لے لیا ہے - مگر وہ ہمیشہ ادا نہیں کر رہا۔
مکے کے تمام بڑے لوگ نے یہی کہا - مگر وہ نہیں مانتا - میرے آقا نے فرمایا اس کا
نام کیا ہے - کہنے لگا سارے چوہدری اس سے ڈرتے ہیں - اس کا نام عمرو بن
ہشام ہے - دنیا اس کو ابو جہل کہتی ہے - میرے آقا نے اس کا دامن پکڑا
فرمایا آؤ میرے ساتھ شیر اصل میں لے آ دیتا ہوں —— (۵۸ — ۳۴) ∴
یہ اعراشی قبیلے کا اعرابی تھا —— سید عالم نے اس کو اپنے ساتھ لیا - اور تمام
مکے کے نوجوانوں کو ساتھ لے کر ابو جہل کے دروازے پر - جب سرکار نے دروازے
پر دستک دی ابو جہل باہر آیا - اور کہنے لگا جی حکم - سرکار نے فرمایا کہ اس
اعرابی کے پیسے دے ابو جہل کا رنگ فق ہو گیا - حضور نے فرمایا اس کا اونٹ
لیا ہے - اور اس کے پیسے دیتے ہیں کہ نہیں —— لے کر آؤ —— ابو جہل بولا
جی —— سرکار پیسے اعرابی کو دیجئے —— اعرابی نے پیسے لئے اور کہہ رہا تھا -
—— ملو چلے مانڈیاں دے وڈھائے پیا عاجز ہاں نگر طیاں نوں سکھاوے پیا ——
شیر غاراں دے وچ وگا وے پیا - کدی طور سینا تے رب بلاوے پیا ——
اللہ نے محبوب کی زندگی کی قسم اٹھائی - (اور ایک جان کا بوجھ اٹھاوے۔)
(۱۸ — ۳۹) حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن —— ایک عورت نے پوچھا۔
کہ آپ کو کس نے بنایا —— عورتوں نے دیکھا تو ایک ہاتھ بنا لیا ——
جنہوں نے یوسف کو دیکھا انگلیوں کو کاٹا - لیکن محمد کا حسن دیکھ کر چاند کے ٹکڑے
ہو گئے —— (مصر کے لوگ بھوکے) لوگ نبیوں کے پاس آتے تھے - اور اس وقت
کے لوگ ہنستے تھے - کہ نبی کے پاس جائیں تو شک ہو جاتا ہے (۷ — ۴۴)
حسن یوسف اور حسن محمد کا موازنہ - (نعوذ نہ حرام ہو جاتا ہے) قیامت کے
دن یہ تو بولیں گے —— جب تمہارے محبوب کا نام آتا تھا
بنی نے اپنے سر پر بوجھ مائی کا اٹھایا —— بنی نے عورت کو فرمایا ماں جی ——

کبھی آپ نے بھی والدہ کو جی کہہ کے پکارا ہے۔ عظمتِ والدین۔ (درس)

کسی نے ایک مدرسے کو بنا کر اسے کالی ماں کے بیٹے تو سرکار تڑپ گئے غصہ ہو کر فرمایا

کوئی کسی کی والدہ کو برا نہ کہے ——— محمد کی طرف دیکھو کہ میں بھی ام ایمن کالی ماں کا

بیٹا ہوں ——— تم تو اپنی والدہ کو جی نہ بولو۔ لعد قسم نبی کا کلیجہ پکڑ دیا ہے۔ فرماتے ہیں

جی ابا جی ——— آج کل ہم تو حیرت ایک آدمی کو جی کہتے ہیں۔ (۴۹-۵۸)

۔ دنیا کے امتحان میں بچہ نقل لگاتا پکڑا جائے تو فیل ہو جاتا ہے۔ اور حشر میں محمد کی نقل

لگاتا پکڑا جائے تو پاس ہو جاتا ہے۔

ایک بار رات کو دل نے مدینہ پہنچا دیا ——— فرمایا میرے غلام تو تو پیچھا کر آتے ہیں۔ ادھر میں

درمیان میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں ——— وہ ماں نے پیچھے پیچھے جا رہی تھی اور سرکار آگے آگے۔

——— گفتگو کر رہی تھی ——— جس کے ڈر سے گھر مدینہ چھوڑا وہ ہی محمد ہوں۔

کملی والے مسجد نبوی سے باہر آ گئے۔ مسجد کے باہر چوک درخت کے

نیچے ——— بچوں کو پیار کرتے تھے ——— اور بچوں کو فرمایا۔ مجھے پکڑو۔ ———

جو نبی لوگوں کے بچوں سے پیار کرتا ہے۔ وہ زہرا کے بچوں سے کتنی محبت کرتا ہوگا ———

ایک صحابی کے بال لمبے تھے ——— ایک عورت چھوہارہ کے بچے کو ساتھ لائی کہ بیاد

والدین میں لکھو ——— آٹھ دس سال کا دو صحابی دوران جہاد ——— کشتی کرائی ——— ! —

ایک بچے کی مدرسے ——— پہلے جب نگاہ پڑتی ہے نبی کے چہرے پر تو مدرسے کو ہاتھ لگا کر پوچھا

ہے۔ وہ دیکھو ہمارا کملی والا ——— یہ یہودی کا بچہ بھی بیٹھا ہے ——— بچہ یہودیوں کا اور عشق

مسلمانوں کے نبی کا لگ گیا ——— عمر کتنی ہے اور عشق پکا لگ گیا ہے ——— بچے کا نام ہے

عبدالقدوس ——— لو ہے جب وضو کرواتا۔ حضور کی نعلین عصا کو اپنے سینے سے لگاتا تھا۔

پیر علی حیدر نے فرمایا تھا ———

عشق لگا سی کھیڈاں کھیڈاں نوں کھیڈاں کھیل دیاں کھیل دیاں کھیل گئیاں (۲۶-۱۰-۱-۰)

یہودی کا بچہ تھا ——— !

دل ناشاد کی حالت بیان ناشاد ہی جانے۔ اولاد کا غم بھی کوئی صاحب اولاد ہی جانے۔

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

ماں کی مثال نہیں دے سکتے ۔ کہ میری ماں فلاں جیسی ہے ۔ کسی عورت کو کہا جاتا ہے
کہ یہ میری ماں کی طرح ہے ۔ سب سے حسین و جمیل اپنی ماں ہوتی ہے ۔
اگر باپ زندہ ہو تو بازار کے سارے کھلونے اپنے ہوتے ہیں ۔ جب مر جاتا ہے تو رکھوالا اپنا کا ہو جاتا ہے
میرا علاج طبیب کے پاس نہیں ہے ۔ بلکہ میرا خدا کے حبیب کے پاس تھا ۔ ——
—— یہودی چلا نبی کو بلانے ۔ بیٹے نے کہا وہ آ جاتے ہیں جہاں کوئی بلا دے ۔ ہم کو
اپنے امتیوں کو پہچانے حشر میں بھی آ جاتے ہیں —— حالانکہ کوئی نبی اپنے امتی کی قبر میں نہ
گیا —— حضور تشریف لائے —— (یہ واقعہ پہلے بھی گزرا ہے)
حضرت ابو ہریرہ فرماتے تھے کہ کاش اس کی جگہ میں ہوتا —— اولیاء کرام کبھی نہیں
مرتے —— صرف گھروں میں منتقل ہونا —— لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم بھی مر گئے ——
حضور علیہ السلام کی اتنی حسین سیدہ طیبہ ہے ۔ اپنے اور بیگانے سب حضور کو دیکھتے ۔
بنی کہ ہم علیہ السلام کے دلوں پر بس جاتے ہیں ۔ امام حسن و حسین کی شہزادے کا کھلی ملا
نے ۔ امام حسن صدقہ کی کھجور منہ میں کھاتے ہیں ۔ کخ کخ ۔ کھجور صدقے کی
ہے نانا ہمیں ۔ جیسے ہوا صدقہ کھانا بھی اس لیے سارا ایک گھر سے بیٹے کا صدقہ کھاتا ہے
حضور کے صحابہ جب نماز کے بعد سب پیچھے چلے جاتے تھے —— ان کے گھر میں کھجور
کا درخت تھا —— ایک حسن حسین جو سب پہ آ جاتے تھے —— ایک بوڑھی عورت کو کہا
سے لے لیا —— (دودھ کا پیالہ) حضرت امام حسن علیہ السلام نے کہا آپ کا اس
رشتے نے گھر آ سکیں —— حساب و کتاب ختم وہیں ہو گیا (۰۱ — ۳۹ — ۵۸)
بنی پاک کا وصال ۔ سیدہ فاطمہ کا وصال سب سے بڑا وقت گزرا ——

[signature]

۶ — ۲۰۲۲
۲۰ — ۱۱ — ۱۴۴۳
۲۱ — ۳۰ روز پیر
pm ۱۰ — ۲۱ / ۱

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہلے ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ ! — اللہ کریم نے اپنے ہر نبی کو معراج کرائی اور دوسرے انبیاء اور حضور کی معراج میں اتنا ہی فرق ہے جتنا حضور کی ذات اور دیگر انبیاء میں فرق ہے۔ نبی کریم کی ذات سرکار کی تین حیثیتیں ہیں۔ (۱) بشریت مصطفیٰ (۲) نورانیت مصطفیٰ (۳) حقیقت مصطفیٰ۔ اللہ کریم نے شب معراج حضور کی ہر صفت کو معراج کروائی۔ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک یہ حضور کی بشریت کی معراج ہے۔ مسجد اقصیٰ سے لے کر عرش معلیٰ تک یہ حضور علیہ السلام کی نورانیت کی معراج ہے۔ اور عرش معلیٰ سے لے کر لامکاں تک یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی حقیقت کی معراج ہے۔ شب معراج اللہ کریم نے محبوب کی ہر صفت کو معراج کروائی —

اللہ نے ہر نبی کو معراج کروائی ہے۔ معراج لفظ عروج سے مشتق ہے۔ اور عروج کا معنیٰ ہے بلندی ہے۔ شب معراج اللہ نے اپنے محبوب کو وہ بلندی عطا فرمائی جو رب تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی عطا نہیں فرمائی۔ معراج میرے نبی کا ایک ~~معراج~~ معجزہ ہے۔ بندہ صدیاں بیت گئیں۔ آج تک ہر انسان سوچ حیران ہے کہ کملی والا بغیر دروازے کے معراج کیسے ہو گیا۔ تو جس معراج کے ایک عظمت کو انسان نہیں سمجھ سکا۔ تو اس کملی کی ذات کو کون سمجھے گا — حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رح حضرت امام فخر الدین رازی کے مرشد کامل۔ آپ کی بارگاہ میں حضور علیہ السلام کی معراج شریف کے منکر آئے۔ اور آکر کہنے لگے اے شیخ اکبر ہم حیران ہیں کہ حضور بغیر دروازے کے آسمان سے کیسے گزر کر معراج پہ گئے — تو آپ نے فرمایا۔ یہ لوگوں کی لسانی مسئلہ نہیں کہ میں تمہیں زبان کے ساتھ سمجھا سکوں۔ اور تم سمجھ جاؤ — آپ نے فرمایا کہ تم مجھے مسجد میں بند کر دو۔ لوگوں نے آپ کو مسجد میں تالا لگا کر بند کر دیا۔ تھوڑی دیر گزری تو حضرت شیخ اکبر مسجد کی دیوار سے باہر نکل آئے۔ کبھی اندر جا رہے تھے اور کبھی باہر آ رہے تھے۔ اور زبان حال سے ارشاد فرما رہے تھے کہ موسیٰ کی بات نہیں ہے۔ یہ میرے حضور کی بات ہے۔ یہ طور کی بات نہیں بڑی دور کی بات ہے۔ (۱۰-۴۲) اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے محبوب کو معراج کرائی ہے سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ — صرف حضور کو ہی اللہ نے معراج نہیں کروائی اور انبیاء کو

2-2-4

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

بلکہ اللہ نے دیگر انبیاء کو بھی مشاہدہ کروایا۔ قرآن مجید کے اندر اللہ نے حضرت ابراہیم
کی مشاہدہ کا ذکر فرمایا۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک
پتھر پر کھڑے ہو گئے۔ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ایک فرشتے کے
پر کے اوپر بیٹھ گئے۔ خالق کائنات نے فرمایا کہ میرے ابراہیم علیہ السلام کو سیر کراؤ
مشاہدہ کرو۔ حضرت ابراہیم ملکوت کی طرف تشریف لے کر جا رہے تھے۔ بلندی پر جانا
ضروری ہے۔ ورفعنہ مکانا علیا۔ دیگر انبیاء کا مشاہدہ کا ذکر اللہ نے قرآن میں ارشاد
فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشاہدہ پر جا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وکذلک
نری ابراہیم ملکوت السموات والارض۔ ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین و آسمان
کے حلقے کی سیر کروائی۔ ابراہیم علیہ السلام تھوڑا سا بلند ہوئے۔ آنحضرت نبی نے زمین کی طرف
دیکھا۔ ایک انسان گناہ کر رہا تھا۔ گناہ کو دیکھ کر برداشت نہ ہوا۔ عرض کی یا اللہ اس کو موت
دے دو۔ اللہ نے اس کو موت دے دی۔ ابراہیم علیہ السلام تھوڑا سے اور بلند ہوئے۔ ایک
دوسرے انسان کو گناہ کرتے دیکھا۔ عرض کی یا اللہ اس کو بھی موت دے دے۔ اللہ نے اس کو بھی موت
دے دی۔ تھوڑا سے اور بلند ہوئے ایک اور انسان کو گناہ کرتے دیکھا۔ عرض کی یا اللہ اس کو بھی
موت دے دے۔ اللہ نے اس کو بھی موت دے دی۔ تھوڑا سے اور بلند ہوئے تو لوگوں
کو گناہ کرتے دیکھا دعا کی۔ اللہ کے نبی سے برداشت نہ ہوا۔ عرض کی یا اللہ اس کو
بھی موت دے دے۔ اللہ نے فرمایا ابراہیم خلیل اللہ زمین پر چلا جا۔ فرمایا تم آدھا کھیل
ہو میں روز دیکھتا ہوں۔ عرض کی یا اللہ تو تو گناہ سر عام کر رہے ہیں۔ عرض کی یا اللہ
مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ اللہ فرمایا ابراہیم زمین پر چلا جا۔ ایک تم جو توبہ
کرنے آئے ہو۔ گناہ میں گار رہ جاتے ہو۔ ایک میرا یار مشاہدہ پہ آئے گا۔ تم تو گنہگار
ہوا رہے ہو۔ اس نے بچا کے جانا ہے ——— (۱۶—۲۰)
اللہ کے نبی حضرت ادریس علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ تمام انبیاء نے مشاہدہ کروایا ہے
تو مجھے بھی کروا دے۔ اللہ نے فرمایا تم بھی آ جاؤ۔ خالق کائنات نے قرآن مجید میں
حضرت ادریس علیہ السلام کی مشاہدہ کا ذکر بھی فرمایا۔ واذکر فی الکتاب ادریس انہ کان صدیقا

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

نبیاء کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کتاب میں یاد کرو میرے ادریس علیہ السلام کو تمام انبیاء
کی باری آ گئی - جب ابراہیم کی باری آئی تو اللہ نے فرمایا واذکر فی الکتاب ابراہیم
واذکر فی الکتاب اسماعیل ـــ اللہ نے فرمایا یاد کرو میرے نبیوں کو - لیکن جب
محمد کی باری آئی ـــ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی ـــ فرمایا تمام انبیاء کو تم یاد
کرو - محمد کو میں یاد کر رہا ہوں - اس کا ذکر میں اور میرے فرشتے کر رہے ہیں
فرمایا ذکر کرو میرے انبیاء کا - ادریس علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ مجھے بھی جنت دکھائی
جائے ـــ فرمایا آ جاؤ - ادریس علیہ السلام جب آسمانوں کی سیر کرتے کرتے جب
جنت کے قریب گئے تو جنت کا میں گیٹ دیکھ کر عرض کی یا اللہ مجھے اس جنت
کو میں دکھا دے - جب حضرت ادریس علیہ السلام جنت میں گئے تو پھر جنت کی جگہ میں
شہتوت الاشجار ـــ جنت میں جب حوض کوثر کی نہروں کو چلتے دیکھا - آیا کہ
جنت کے باغ بہار دیکھی سجدہ کرتے کرتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا چلو ادریس اب واپس -
عرض کی یا اللہ میں تو نہیں جاؤں گا - لیکن وہ ایک منظر کا تابع دار ہے - ما زاغ
البصر وما طغی ٹکٹکی لگا کر رب کو دیکھا - عرض کی اجازت ہو تو میں جاؤں گا ـــ اللہ نے فرمایا
محبوب ادریس کو جنت دکھا کر لے گئے - اور آپ مجھے دیکھ کر کیسے جا رہے ہو - عرض
کی مولا وہ تو ادریس تھے - میں تو غلاموں کو سوا ہوا چھوڑ کر آیا ہوا - اگر وہ بیدار ہو گئے
تو مجھے نہ پایا تو ان کا دل ٹوٹ جائے گا - میں گنہگاروں میں واپس جانا چاہتا ہوں ـــ ادریس
علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ مجھے جنت میں رکھ لو - اللہ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام
جنت مرنے کے بعد ملتی ہے - عرض کی عزرائیل کو بلاؤ - میں موت کا ذائقہ چکھنا چاہتا ہوں -
حکم ربانی ہوا - حضرت ملک الموت نے حضرت ادریس علیہ السلام کی روح کو قبض کیا -
دوبارہ زندہ ہو گئے تو عرض کی کہ جنت کی شرط یہ تھی کہ مرنے کے بعد ملتی ہے میں تو مر کر زندہ بھی
ہو گیا ـــ اب مجھے جنت میں رکھو - اللہ نے فرمایا - ادریس جنت میں ابھی نہیں رہ سکتے
عرض کی یا اللہ پھر کس طرح - اللہ نے فرمایا جب تک کملی والے کی امتی نہ آ جائیں - تو کوئی
نبی جنت میں نہیں جا سکتا جب تک کملی والے جنت میں نہ چلے جائیں - ادریس علیہ السلام

M T W T F S S — Memo No — Date / /

نے عرض کی یا اللہ اگر کملی والے پیارے کوئی جنت میں نہیں آسکتا۔ تو حوریں جنت میں
کیا کر رہی ہیں —— یہ غلمان جنت میں کیا کر رہے ہیں۔ رضوان جنت کیا کر رہے ہیں۔
اللہ فرمایا یہ تو محمد کے غلام بن کے رہ رہے ہیں۔ اللہ کے پیارے نبی ادریس نے عرض کی
یا اللہ مجھے جنت میں رکھ لے چاہے محمد کا غلام بنا کر رکھ لے۔ (۳۳ — ۲۲)
ادریس علیہ السلام آج بھی جنت میں موجود ہیں۔ اے مسلمان اپنے اعمال دیکھ اور
اپنے مقدر دیکھ —— حضرت ادریس علیہ السلام موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام جیسے جلیل القدر
انبیاء حضور کے غلام بننے کے لیے ترستے ہیں۔ وہ تو دعائیں کر رہے ہیں۔ اور ہم نے کوئی دعا
بھی نہ مانگی —— اللہ ہمیں بھی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بنا دیتا ہے۔ دیگر انبیاء اور حضور
کی معراج میں فرق دیکھو —— اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ ہم نے اپنے محبوب
کو رات میں معراج کرائی —— اس کی تفسیر بیان کرتے کرتے قاضی ثناء اللہ نے
فرمایا —— اسراء اس سیر کو کہا جاتا ہے۔ جو رات کو کی جاوے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے
لیلًا کا لفظ بیان فرما کر کہ ہم نے سیر رات کو ہی کرائی ہے۔ اور علماء جانتے ہیں
کہ تنوین قلت پر دلالت کر رہی ہے۔ رات ساری معراج نہیں کرائی۔ بس رات کا
تھوڑا سا حصہ معراج کروائی —— اعلیٰ حضرت کے والد گرامی فرماتے ہیں۔ مولانا نقی علی
کہ حضور جب معراج پر گئے تو نبی کا عمامہ ایک درخت کی ٹہنی کے ساتھ لگ گئی —— وہ
ٹہنی ابھی حرکت میں تھی کہ کملی والا عرش اور فرش کی سیر کر کے آگئے۔ رات میں کوئی
واقعہ خوشگوار ہو جاتا ہے صبح لوگ اٹھ کر ایک دوسرے کو پوچھتے ہیں کہ فلاں واقعہ ہوا ہے
رات کو اور رات کے کتنے بجے ہوا —— تو اللہ نے فرمایا کہ رات کو محبوب کو
سیر کرائی ہے۔ رات کا ذکر ہے مگر کتنے بجے کرائی —— ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب
مبین۔ اللہ فرماتا ہے جو تمہیں سے پتہ نہ چلے تو میرے قرآن سے پوچھو —— میں نے قرآن
مجید کا پہلا سپارہ پڑھا۔ مگر معراج کا ذکر نہ ملا —— کدھر ہے۔ پیشتر —— پندرہواں
پارہ میں نبی کی معراج کا ذکر مل گیا —— مگر نبی کی معراج کا ذکر وہاں ملا —— آدھا قرآن
ادھر ہے اور آدھا قرآن ادھر ہے۔ فرمایا نبی کو معراج آدھی رات میں کروائی گئی ہے۔

229

محبوب رات کو ملتے ہیں ۔ ہر ایک کی تمنا ہوتی ہے کہ محبوب رات کو ملے ۔ اللہ نے فرمایا کہ
ہم نے بھی ملاقات اپنے محبوب سے رات کو کی ہے ۔ حضرت سلطان باہو ــــ

ب بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ وی گہنا بھاری ہو ۔
نال شفاعت سرور عالم چھٹسی عالم سارا ہو ۔
حدوں بے حد درود نبی نوں جیندا ایڈ پسارا ہو ۔
میں قربان ایہہ تنہاں تے باہو جنہاں ملیا نبی سہارا ہو ۔

ہم سے اگر علاقے والے تھانیدار کے پاس چلے جائیں تو ایک بندہ نہیں چھڑوا سکتے ۔ لیکن اس پہ قربان جائیں جو رب سے ساری کائنات کو چھڑوا رہا ہے ۔ سارے گنہگاروں کو رب سے بخشوا کے لا رہا ہے ۔

۲۷ رجب کی رات تھی ۔ سید دو عالم فرماتے ہیں کہ میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور ام ہانی کے گھر آرام فرما رہا ۔ حضور علیہ السلام کی چچا زاد بہن مولا علی کی بہن ۔ جن کے گھر حضور علیہ السلام آرام فرمانے کے لئے گئے ۔ ویسے تو روز اپنے گھر آرام فرماتے تھے ۔ اور معراج کی رات اپنی بہن کے گھر آ گئے ۔ کیونکہ اس سے پہلے کتابوں میں ام ہانی کا ذکر نہیں آیا ۔ میرے آقا علیہ السلام کی دلیل یہ تھی ۔ کہ جا ام ہانی میں تیرے گھر آرام کروں گا ۔ قیامت تک لوگ ۔ جب یہ بیان کریں گے میری معراج کا ذکر کریں گے ساتھ تیرا بھی ذکر کیا کریں ــــ

معلوم ہوا عظمتیں اس کو ملتی ہیں ۔ جو حضور علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہو جائے ۔
سرکار ارشاد فرماتے ہیں پہلے عشاء کی نماز پڑھی اور میں سو گیا ۔ رات ۲ بجے ام ہانی کی ملاقات اٹھے تو بندے کو نیند نہیں آتی ۔ کہ اگر میں سو جاؤں تو میری فلاں شے نہ نکل جائے ۔ پتہ بھی ہے کہ جانا بڑی دور ہے پہلے سوتے نہیں ہیں ۔ اتنا جاگتے ہیں کہ خالق آپ فرماتا ہے ۔ یا ایہا المزمل ــــ اللہ فرماتا ہے اے مزمل والے محبوب رات سارا قیام نہ کیا کر ۔ بلکہ آدھی رات آرام کر لیا کرو ۔ (۵۳ ــ ۳۲) پہلے اتنا جاگتے ہیں کہ پاؤں میں سوجن ہو جاتی ہے ۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ عرض کرتی ہیں ــــ حضور فرماتے ہیں افلا اکون عبدا شکورا ۔ اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں جس نے آمنہ کا یتیم

M T W T F S S — Memo No ____ Date / /

بیٹے کو نبیوں کا لقب دیا ہے۔ پہلے اتنا جاگتے ہیں اللہ بھی فرماتا ہے۔ طٰہٰ ما انزلنا
علیک القرآن لتشقیٰ ـــ اللہ فرماتا ہے محبوب ساری رات قیام نہ کیا کر۔ قرآن مشقت
کے لئے نازل نہیں فرمایا۔ پہلے جاگتے ہیں۔ آج معلوم نہیں کیا ہو جانا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے
طلب کی نماز پڑھی اور چادر اوڑھ کر سو گئے۔ وجہ کیا ہے۔ تصور میں عرض کرتا ہوں اے
کملی والے محبوب جب بشر ہو کر جانا ہے۔ تو نیند نہیں آتی اور آپ کیوں سو گئے۔ آج
تو جاگنے کی بات ہے اور ملاقات کی رات ہے۔ فرمایا اے لوگو۔ ایک موسیٰ اللہ کا بھی
کلیم ہے۔ میں رب کا حبیب ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جا کر عرض کرتے ہیں
رب ارنی ـــ یا اللہ جلوہ دکھا ـــ فرمایا میں لوگو بتانا چاہتا ہوں۔ کلیم وہ ہوتا ہے
جو کہے جلوہ دکھا ـــ اور حبیب وہ ہوتا ہے۔ جو چادر اوڑھ کر سو جائے اور وہ فرمائے
اگر دیکھنا ہے تو جگا کر لے جاؤ ـــ (۳۴ ـــ ۳۸) فرمایا یہ بتانا مقصود ہے
کہ کلیم اور ہوتا ہے اور حبیب اور ہوتا ہے۔ ـــ

ـــ قرب موسیٰ اور ہے قرب محمد اور ہے۔
اور طور سینا اور ہے۔ عرش معلیٰ اور ہے۔
طور اور معراج کے قصہ سے ہوتا ہے عیاں
کہ اپنا جانا اور ہے اُن کا بلانا اور ہے۔

موسیٰ خود جا رہے ہیں سبحان الذی اسریٰ۔ اور ان کو بلایا جا رہا ہے۔ پھر سے آقا
فرماتے ہیں کہ میں چادر اوڑھ کر سو گیا ـــ اس وقت حضور علیہ السلام کے دل اقدس
میں امت کا غم ہے۔ غم ہو تو نیند نہیں آتی ـــ گناہ دیکھے اپنی امت کے ـــ یہ بھی
حکم آ رہے ہیں کہ اے کملی والے پل صراط ـــ جس سب وان منکم الا واردھا ـــ
نے گزرنا ہے۔ تو خیال ہے کہ گناہوں کا بوجھ اٹھا کر میرے غلام 500 سو سال کا سفر
کیسے کریں گے۔ صوفیا فرماتے ہیں بال ـــ باریک اور تلوار ـــ سے تیز ہوگی۔ کیسے
غلام گزریں گے۔ کملی والے نے اپنی امت کے گناہ دیکھ کر امت کے لئے رہائی مانگ
مانگ کر رو رہے تھے۔ 20 بار رب کی شان ہے کہ امت کو کیا [illegible]

M T W T F S S　　Memo No ______ Date / /

سے کملی والے اپنی امت کے کالے گناہ دیکھ کر امت کے لئے بخشش کی دعا مانگ کر لیٹ گئے۔
آج یار پریشان ہو کر یاد کرتا ہے آنکھ آمیں مجھے سپرد کروا کے لے آؤں۔ شیری سوچ بدل
جائے تیرا ذہن بدل جائے۔ اللہ نے فرمایا اے جبرائیل جا میرے محبوب کو لے کے آؤ۔ عرض کی یا اللہ
وجہ کیا ہے۔ اللہ نے فرمایا میرا محبوب پریشان ہے۔ میرے محبوب کو کہہ دو سو رہا ہے۔ اللہ فرماتا
ہے کملی والے فکر نہ کر کالے گناہ امت کے لے لے کالی کملی اپنی لے لو۔ کالی رات میں اپنی لے لیا
ہوں۔ آجا عرش والا پر بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ جس طرح کہیں گے اسی طرح کر لیں گے
اے امتی اپنے مقدر پر ناز کرو۔ اور معراج ہم سب کی بخشش کا بہانہ تھا۔ ورنہ وہ
محمد ہر وقت قرب خدا میں رہتے تھے۔ کونین کے والی فرماتے ہیں کہ میں آرام کر رہا تھا۔
اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو فرمایا اے جبرائیل جی مولا۔ فرمایا آج جنت سجا دو۔ اور دوزخ
کو سرد کر دو۔ ملائکہ کو کہہ دو کہ آج میری تسبیح چھوڑ دو۔ آج میرے محبوب کی راہ
میں کھڑے ہو جاؤ۔ نبیوں کو کہہ دو کہ اپنی قبروں سے باہر آ جائیں۔ آج میرے محبوب کی
راہ میں کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ نے فرمایا جبرائیل آج تیاری کرو۔ حوروں کو کہہ دو کہ کل
قدسی کی پیشیاں لے کر میرے محبوب کی راہ میں کھڑی ہو جائیں۔ عرض کی یا اللہ کیا قیامت
آنے لگی ہے۔ اللہ فرمایا قیامت نہیں میرا محبوب آنے لگا ہے۔ جبرائیل تیاریوں
میں مصروف ہو گئے۔ فرشتوں نے پوچھا اے جبرائیل تیاری کس لئے ہے۔ فرمایا کملی والے
آ رہے ہیں۔ اب فرشتوں نے عرض کی یا اللہ۔ کملی والے کتنے سال کے لئے آ رہے ہیں۔
جبرائیل نے فرمایا سالوں کے لئے نہیں۔ رات کے چھوٹے حصے کے لئے آ رہے ہیں۔ فرشتوں
نے عرض کی یا اللہ صدیاں بیت گئی ہیں تڑپ رہے ہیں۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے آئے۔ یہ سارا
وقت آتے جاتے گزر جائے گا۔ اللہ نے فرمایا فرشتو رات کس نے بنائی ہے۔ عرض
کی یا اللہ آپ نے بنائی ہے۔ فرمایا دن کس نے بنائے ہیں۔ یا اللہ تو نے بنائے ہیں۔ اللہ
نے فرمایا دن کس کے طلوع کرتا ہے۔ عرض کی یا اللہ تو نے کرتا ہے۔ اللہ فرمایا فرشتو تھوڑی
رات کے لئے مہمان جا رہے۔ رات بھی خود بنائی دن بھی خود بنائے۔ میرے محبوب کو سارہ گزار
جانے دو۔ نہ رات ختم ہونے دوں گا۔ نہ دن طلوع ہونے دیں گے۔ (۲۱ — ۲۱)

۱۸ ہزار سال کا سفر ہے ۔ قدرت والا ہوں ہم ایک رات ہی مکمل کر لیں گے آپ
صبر تو کریں ۔ ہم نظام کائنات روک دیں گے ۔ کملی والے گئے کائنات کا نظام بند
ہو گیا ۔ سرکار آئے تو روح پھر آگئی نظام پھر چل پڑا ۔ وہ آقا تو روح کائنات ہیں
رحمۃ للعالمین ہیں ۔ جبرائیل امین تیاریوں میں مصروف ہیں ۔ عالم لقدوسات میں
کسی نے جا کر دیکھا ۔ کہ جبرائیل تو تیاریوں میں مصروف ہیں ۔ بے چین ہو کر کہا ۔
کہ جا جبرائیل تو مار لیا سے وڈا دید کرن نوں جی کردا
میں یار حبیب دے سوں گئے ہیں توں سدرہ تے بیٹھا کی کردا ۔
تو جبرائیل تیاریوں میں مصروف ہیں ۔ جب کوئی مہمان بلاتے ہیں تو بلانے کے تین قاعدے
ہوتے ہیں ۔ سید العرب والعجم آپ آرام فرما رہے ہیں تو تیاریاں ہو رہی ہیں ۔
مہمان بلایا جا رہا ہے تو قاعدے تین ہوتے ہیں ۔ (۱) کسی مہمان کو فون کیا جاتا ہے یا خط
لکھا جاتا ہے کہ فلاں وقت میں آپ کی مہربانی کر دعوت ہے ۔ (۲) خاص مہمان ہو تو
محض اسے فون نہیں کیا کرتے بلکہ اس کو کہا جاتا ۔ سواری گاڑی میں اپنی بھیجو
گا ۔ اور آ جانا ۔ (۳) اور اگر مہمان ہو کوئی بڑی عزت و شان والا فون پر کہا جاتا ہے کہ
گاڑی بھی آئے گی لیکن خاص بندہ اس کو بھی ساتھ لے آنا ۔ معلوم ہوا یہاں
مہمان نوازی کے سارے تقاضے پورے کئے جا رہے ہیں ۔
اللہ فرمایا جبرائیل مہمان بڑی عظمتوں والا ہے سواری بھی اپنی بھیجیں گے ۔ سواری
کیا ہے ۔ علامہ کاشفی فرماتے ہیں اللہ فرماتا ہیں نے چالیس ہزار براق بنا کر جنت
میں رکھے ہوئے ہیں ۔ تجھے جو پسند لگتا ہے ۔ وہ محبوب کی بارگاہ میں لے جائے ۔
جبرائیل فرماتے ہیں جب میں جنت میں آیا ۔ چالیس ہزار براق ایک دوسرے
سے حسن و جمال میں بڑھ کر ناز والا ۔ نخرے والا ۔ جبرائیل فرماتے میں سارے
شوخیاں کر رہے ہیں ۔ اور ایک جنت کی ایک طرف بیٹھ کر رو رہا تھا ۔ جبرائیل
اس کے قریب جا کر فرمانے لگے ۔ کیا تجھے محبوب کے آنے کی خوشی نہیں ہے ۔
اور تیری ساری برادری خوشیاں منا رہی ہے ۔ اور تم کیوں رو رہے ہو

علامہ کاشفی فرماتے ہیں اس نے سر اٹھا کر جبرائیل کی طرف دیکھا اور کہنے لگا جیسے کچھ نہ کہنا۔ جبرائیل نے فرمایا اے براق رو کیوں رہے ہو۔ کیا تو خوش نہیں ہے اور کون کہ کملی والا آ رہا ہے۔ کہنے لگا اے جبرائیل میں بھی بڑا خوش ہوں۔ جبرائیل نے فرمایا پھر رو کیوں رہے ہو۔ کہنے لگا جبرائیل فرق اتنا ہے کہ کوئی ہنس کے منا لیتا ہے اور کوئی رو کر منا لیتا ہے۔ تمنا میری بھی یہی ہے کہ یار راضی ہو جائے۔

علامہ کاشفی فرماتے ہیں جبرائیل نے اس سے پوچھا کہ تو کتنی دیر سے رو رہا ہے براق نے سوچ کر کہا۔ چالیس ہزار سال ہو گئے ہیں۔ چالیس ہزار سال پہلے میں نے نبی پاک کا نام سنا تھا۔ اس دن سے آج تک نام لے کر رو رہا ہوں کہ محبوب کی بارگاہ میں تو جائے گا کوئی حسن و جمال۔ تو میرے پاس تو حسن بھی نہیں ہے جوانی بھی کوئی نہیں۔ تو میں رو رہا ہوں۔ رو رو کر عاجز کا کام بن جاتا ہے (۴۲-۴۸) سرکار نے فرمایا رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل بنا لیا کرو۔ عقلمند لوگ کہتے ہیں جو رویا تم اس کا ہو گیا ــــ

ماں بچے پر کتنی شفیق ہوتی ہے۔ بچہ روئے گا تو سارے نیند میں ہوتے ہیں مگر ماں آدھی رات کے وقت بچے کے رونے کو چپ کرا رہی ہوتی ہے بلکہ خود بھی روتی ہے۔ جب بچہ رو رہا ہو اور ماں گندا دوپٹہ اس کے اوپر دے دے تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے خدا کی رحمتوں کا سایہ آ گیا ــــ مگر اتنی شفیق ہوتی ماں شیخ سعدی فرماتے ہیں جب تک بچہ نہ روئے تو ماں بھی دودھ نہیں دیتی ــــ اور اگر تجھے اس کی رحمت کی ضرورت ہے تو تو بھی رو لیا کر ــــ حضور فرماتے ہیں جس کی آنکھ سے ایک مکھی کے پر جتنا آنسو اس کے قصور سے نکل آیا حضور نے فرمایا رب اس کی ساری زندگی کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اس براق کو سمجھ آ گئی اس نقطے کی کہ یار روتے ہوؤں کو ملتا ہے۔ وہ چالیس ہزار سال روتے گزر گئے ــــ میاں محمد بخش فرماتے ہیں۔

سدوں بہت جدائی گزری یار نہیں مکھ وکھایا مولا میرا یار وطن دا اجے ویلا نہیں آیا

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

کہ جبرائیلؑ نے عرض کی یا اللہ کون سا براق لے جاؤں - اللہ نے فرمایا کہ اس کو ہی لے جاؤ؟
تاکہ ان کو پتہ چل جائے - یار اُن کا مان جاتا ہے جو یار کو رو رو کے منا لیتے ہیں -
یا اللہ جو حسن و جمال نہیں ہے - یہ کمزور بھی ہے - اللہ نے فرمایا کہ ہم نے حسن کو لانے
بازار سے لینے لئے جانا ہے - اللہ نے فرمایا اس کو یہ مقام تو سنا کہ یار مان گیا ہے۔
امام غزالی نے سورۃ یوسف میں فرمایا - کہ اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام جب مصر
کے بادشاہ بنے تو جنگل سے گزر رہے تھے - ایک تنکوں کی جھونپڑی آئی تو جبرائیل
نے آپ کی سواری کو روک کر کہا - کہ نبی اللہ یہاں اُتر کے جائیں آپ اتر کے جائیں - مصر
اس جھونپڑی میں جائیں - جا کر دیکھا تو ایک بوڑھی عورت چرخہ کات رہی تھی - اور ذکر
اللہ کر رہی تھی — (۱۲ — ۵۲) اللہ کریم نے ارشاد فرمایا اے یوسف علیہ السلام
اس مائی کو ساتھ لے جاؤ - جا کے اس کے ساتھ نکاح کرو - عرض کی یا اللہ یہ کون
ہے - فرمایا یہ زلیخہ ہے — عرض کی یا اللہ اس کے دہن میں دانت نہیں - بال بھی سفید
ہیں — یہ بوڑھی ہو گئی ہے - یا اللہ جب یہ جوان تھی دولت والی تھی - میں نے تو اس
کی طرف نہ دیکھا — اب تو بڑھی ہو گئی ہے۔ اللہ نے فرمایا اے یوسف علیہ السلام آپ
ہاں کریں جوان میں کر دوں گا — یوسف و زلیخہ کا نکاح ہو گیا - اب یوسف زلیخہ
کے قریب آتے ہیں - زلیخہ دیکھتی ہی نہیں — ایک دن قریب بیٹھ کے فرمانے لگے -
زلیخہ جب میں آپ کا نہیں تھا — دولت کے گھر پیچھے پیچھے دوڑتی رہی ہے —
آج تیرا بن گیا ہوں اور تو دیکھتی ہی نہیں — یا تو بازہ کر عرض کی اے آئینہ حسن
و جمال کے پیکر — تیری طرف کیا دیکھوں جس نے بنانے والے کو دیکھ لیا ہے — (۲۰ — ۵۳)
- معلوم ہوا کہ جب محبوب قبول کر دیں تو جوانی واپس آ سکتی ہے - جب محبوب قبول
کر دیں تو گئے حسن بھی واپس آ سکتے ہیں - ؎

انداز حسینوں کو دکھائے نہیں جاتے ۔

اللہ نے فرمایا اے جبرائیل اس کو کہہ دو کہ یار نے قبول فرمایا ہے تو اس نے جلدی —
جب اپنے پیروں کو جھاڑا تو اس جیسا حسین و جمیل اور کوئی نہیں تھا حسن بھی

آ گیا اور جوانی بھی آ گئی ـــــ ناز نخرے بھی آ گئے۔ ستر ہزار فرشتوں کی بارات
ساتھ ہے۔ اور جبرائیل در مصطفیٰ پر آ گئے ـــ کمرے میں وہ آقا سو رہے ہیں
جو کبھی نہیں سوئے۔ عرض کی یا اللہ کنڈی کھٹکھٹاؤں۔ فرمایا نہیں لا ترفعوا اصواتکم
کیا آواز دوں۔ کہ یا رسول اللہ دروازہ کھولیں۔ اللہ فرماتا ہے جبرائیل آپ قرآن لانے کے
جاننے والے ہیں اور ساری آسمانی کتابیں لے کر حاضر ہوتے رہے ہو۔ کیا
آپ نے آیت نہیں پڑھی ان الذین ینادون ـــــ الحجرات

سے علم پڑھیاں جو نہیں بندہ سے جھگڑے ہوون ذات کمینے ہو
پیتلوں کدی سونا نہیں بندا بھانویں جڑیے لکھ نگینے ہو
شوم کولوں کدی داد نہیں ملدی بھانویں ہوون کئی خزینے ہو
بیان ادب نجات نہیں ہرگز کامل باہو بھانویں پڑھے وچ مسیتے ہو

اللہ نے فرمایا کنڈی نہیں کھٹکھٹانی اور آواز بھی نہیں دینا ـــ یا اللہ جگاؤں کیسے
اللہ فرماتا جبرائیل اس طرح کرو محبوب کی مکان کی چھت پر آ جاؤ۔ جبرائیل چھت
پر یا اللہ اب کیا کروں۔ فرمایا سوراخ کر جہاں میرے محبوب کا رخ انور ہے
بس میرے محبوب کے چہرے کے سامنے سوراخ کر۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ اس
کی وجہ کیا تھی۔ جب کوئی بچہ سویا ہوا بیدار ہوتا ہے۔ تو ماں کو اس
وقت زیادہ پیار ہوتا ہے جب سو کر بیدار ہوتا ہے
فرمایا جب بیٹا بیدار ہوتا ہے تو ماں سینے لگا کر چوم کر کہتی ہے قربان جاؤں
فرمایا یہاں ماں تو نہیں ہے۔ جب میرا یار بیدار ہوگا۔ محبوب نے چہرے
سے چادر ہٹانی ہے۔ میں دیکھ کے فرماؤں گا۔ دو جہان قربان بہت حسین
لگ رہے ہو ـــ میں خود فرماؤں گا سبحان الذی اسریٰ ـــ پاک
ہے میری ذات جس نے میرا حبیب اتنا حسین بنایا ہے۔ بس جبرائیل
نے سوراخ کیا اور گزر گئے۔ وہ کتنا سوراخ ہوگا جس سے جبرائیل گزرا ہوگا۔
تو جبرائیل وہ ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک پر کھولوں تو ساری کائنات میرے پر کے نیچے

M T W T F S S | Memo No ____ | Date / /

آجائے (272-00-01) تو جبرائیل فرماتے ہیں کہ اس طرح کے میرے وجود میں
ستر 70 پر ہیں۔ قوم لوط کے چار شہروں کو جبرائیلؑ نے اپنے ایک پر
کے ساتھ اٹھا کر آسمان کی طرف لے گئے۔ اور آسمان سے زمین پر پٹخ کے
تمام کو تباہ کر دیا — اتنا بڑا جبرائیل ہے۔ چار شہروں کو۔

اور آج حیرانگی کی بات ہے۔ آج چھوٹے سوراخ میں سے گزر
رہا ہے۔ کیسے گزر رہے فرمایا میں کوئی جبرائیلؑ بن کے آیا ہوں — میں تو
اپنی ہستی مٹا کے آیا ہوں۔ بس آ گئے جبرائیل اندر عرض کی یا اللہ اب کیا
کروں کیسے جگاؤں۔ آواز بھی نہیں لگانی — حرکت دے کے جگانا بھی نہیں
ہے بس ہوا دیکھے کہ محبوب خدا کو بلایا جا رہا ہے۔

نزاکت پر قربان جائیں کہ محبوب اس طرح سے بھی ہوتے ہیں۔ یہاں پر تو میں ہی نزاکتیں
محبوب آرام کر رہے ہیں یا اللہ کیسے جگاؤں۔ اللہ نے فرمایا یا جبرائیل قبل قدمیہ
اللہ نے فرمایا جبرائیل تیرے ہونٹ کافور کے ہیں۔ میرے محبوب کے قدموں کو بوسہ دو
عرض کی یا اللہ جبرائیل ہوں۔ فرمایا ناز نہ کرنا۔ کیا ہوا اگر تو جبرائیل ہے تیرے
ہونٹ کافور کے ہیں۔ اس کے قدم میرے نور کے ہیں۔ جبرائیل نے ہونٹ
نبی کے قدموں پر رکھے۔ جبرائیل چوم رہا ہے — اللہ جانے کیا کائنات والو۔
میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ مرشد کے قدم چوم لیا کرو۔ میں جبرائیل بھی سستی ہوں لہ

آج لوگ کہتے ہیں کہ ولیوں کے ہاتھوں کو بوسہ دینے سے شرک ہو جاتا
ہے۔ بیت اللہ میں وہاں ایک پتھر ہے حجر اسود۔ پتھر کو چومتے ہو اس لیے
کیا وہ کوئی عام پتھر ہے۔ وہ تو جنتی ہے۔ آدم علیہ السلام اس پتھر کو ساتھ لے
کر آئے۔ وہ جنتی پتھر ہے اس لئے چومتے ہیں۔ اور ہم بھی عام بندوں کو نہیں
چومتے ہم بھی جنتیوں کو چومتے ہیں — اپنے بیٹے کو چومتے ہیں۔ کیوں چومتے
ہیں۔ اس لئے کہ بیٹے سے محبت ہے کہ معلوم ہوا چومنا عبادت نہیں ہوتا۔ چومنا
محبت ہوتا ہے۔ اللہ تمہیں اپنے بیٹے کی محبت مبارک ہو۔ اللہ ہمیں آمنہ کے لال کی محبت

M T W T F S S

Memo No

Date / /

مبارک ہے۔

ے بشر تے چادر تاں کے سُتا نوں چے پیا ملیاں

جس دی خاطر عرش بریں دیاں 21 سیڑھیاں ہو گیاں گلیاں

انسان اناں بشر مثلکم پڑھ کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے جیسا ہے۔ آپ دیکھو کہ
وہ بشر بشر جیسا نہیں ہے۔ اس کی بشریت کے قدم تو نوریوں کا امام چوم
رہا ہے۔ اور جس کی بشریت کے قدم نوریوں کا امام چومے اس کی نورانیت کا کیا مقام
ہوگا۔ جبرائیل نے قدم مبارک کو بوسہ دیا تو ٹھنڈک محسوس ہوئی حضور علیہ السلام
کو۔ چادر چہرہ انور سے ہٹائی اور فرمایا کون ہے۔ ہمارا دروازہ کوئی کھٹکھٹائے
تو اندر سے پوچھا جائے کہ کون ہے تو باہر سے آواز آتی ہے کہ میں ہی ہوں ——
(۲۸—۰۶—۰۱) سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا میں نہ کہا کرو۔ بلکہ اپنا نام بتایا کرو۔ جب
حضور نے فرمایا کہ کون ہے۔ تو جبرائیل نے جلدی سے عرض کی جبرائیل آیا ہے۔ ۲۴
ہزار بار جبرائیل آئے میرے نبی کی زندگی میں۔ جبرائیل کہہ سکتا تھا کہ میں آیا ہوں مگر اس نے
میں نہ کہا۔ کہا کہ جبرائیل آیا ہے۔ میں نے تصور میں جا کر کہا کہ اے جبرائیل آج آپ نے یہ کیوں ملحوظ رکھا
کہ آنا میں ہوں۔ تو جبرائیل نے کہا کہ مجھے ایک دن یاد ہے۔ کہ جب آدم کو بنا کے اللہ نے فرمایا
تھا کہ فرشتو سجدہ کرو۔ تو ہم سارے سجدے میں جھک گئے۔ یاد رکھیں جو فرشتہ سب سے پہلے
جھکا تھا۔ اس کا نام جبرائیل ہے۔ تب ہی تمام نبیوں کا امتی اور صحابی بنا ہے۔ سارے نبیوں
کے پاس صحیفے اور آسمانی کتابیں لے کر آنے والا جبرائیل امین ہے۔ تفسیر روح
المعروف کا خطیب اسلام ہے۔ کہ نبی کی بارگاہ میں سب سے پہلے جھکا تھا —— وہاں ایک تکا
اور اکیلا کھڑا رہا۔ اللہ نے فرمایا تو نہیں جھکا۔ کہنے لگا انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین
ابلیس کہنے لگا کہ میں نے سجدہ نہیں کرنا۔ میں اس سے بہتر ہوں۔ نبی کی بارگاہ سے
جس نے لفظ میں بولا ہے۔ وہ ابلیس ہے۔ جبرائیل کہنے لگا مجھے اس کا میں آنا یاد ہے
اس لیے لحظ ہے کہ جبرائیل آیا ہے۔ کیونکہ جو نبی کی بارگاہ میں میں کہے گا وہ ابلیس ہوتا ہے۔
اور جو میں مار دے وہ جبرائیل بنتا ہے۔ (۲۸—۰۶—۰۱)

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

بابا فرید الدین گنج شکر زبدۃ الانبیاء پاکپتن کے تاجدار نے فرمایا کہ

میں اپنی نوں مار کے تے توں دی ہتھیں کٹ

دوہیں ہتھیں

سیدے سجے خزانے رب دے ذیرے توں دی لٹ

تو جبرائیل امین علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ چلیں ان اللہ اشتاق الی لقائک یا رسول اللہ
حضور تیار ہو رہے ہیں۔ آپ تسلیمین کے ستے تو غسل فرمایا، اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ جب
حضور پاک نے غسل فرمایا۔ پھر زلفیں کو نچوڑا تو وہ قطرات جو زلفوں سے نکلے۔ تو رب نے وہ
سے کستوری بنا دیئے۔ حضور آقا علیہ السلام تیار ہو کے دولہا بن کے جب سر مبارک تناں
خزانا فرما چلنے لگے۔ تو جبرائیل نے ایک تھال میں ایک عمامہ پیش کیا۔ حضور نے فرمایا یہ کون سا ہے
تو جبرائیل نے عرض کی کہ یا محمد نبی کے تاجدار آدم علیہ السلام کی تخلیق سے ۱۲ ہزار سال پہلے
عمامہ بنا کر رب نے جنت میں رکھی اور ستر ہزار فرشتہ کھڑے ہو کر عمامے کے پاس درود و سلام
پڑھ رہا ہے۔ حضرت بابا فرید اسرار الاولیاء میں فرماتے ہیں۔ کہ حضور براق میں بیٹھتے وقت
قریب جا کر بیٹھ واپس آگئے۔ اللہ نے کہا جبرائیل پوچھو میرے محبوب سے بیٹھتے کیوں نہیں۔ حضور
نے عرض کی مولا۔ آج میں نے عرش تک جانا ہے تو میرے واسطے براق آگیا ہے۔ قیامت کو
میرے غلام گناہوں کا بوجھ اٹھا کر پل صراط سے گذرنا ہے۔ اتنا لمبا سفر انہوں نے کیسے طے کرنا ہے
اللہ تعالیٰ یا حضرت میرا بھی ہیں۔ تیرا غلاموں کے بھی ناز دیکھیں گے۔ تیرا ہمارا وعدہ رہا محبوب
آپ بیٹھیں قیامت کو جو ایک رائی کے دانے کے برابر محبت وعشق لے کے قبر میں آئے گا وہ
قبر سے باہر لحد میں آئے گا۔ اس کی قبر پہ سواری پہلے آجائے گی۔ ہم نے صرف آپ کے لئے
ہی نہیں بلکہ آپ کے غلاموں کے لئے بھی اہتمام کئے ہیں۔ سرکار اب براق کے قریب گئے۔ تو اس
نے شوخی کی اور چھلانگ لگائی کو دو یاں دور جا کر کھڑا ہو گیا۔ تو جبرائیل نے جھڑک لگائی۔ فرمایا کہ
جیا نہیں ہے۔ چالیس ہزار سال محبوب کے لئے روتا رہا ہے اب نخرے کرتا ہے۔ حدیث پاک
میں ہے کہ جبرائیل نے جھڑک ماری تو براق کو پسینہ آگیا۔ تو براق نے جبرائیل کو کہا میں کوئی ناز
اور نخرے تو نہیں کر رہا ہے۔ تو جبرائیل نے فرمایا۔ پھر اس طرح کیوں۔ عرض کی جبرائیل چالیس ہزار سال
اس محبوب کے لئے روتا رہا ہوں۔ جب یہ محبوب میرے نزدیک آتا ہے تو مجھے وجد آجاتا ہے۔ تو مجھے

M T W T F S S | Memo No ______ Date / /

پھر خیال آتا ہے کہ ـــــ

ـــ میں کوہجی میرا دلبر سوہنا تے میں کیویں اوس نوں بھانواں ہو

دہڑے میرے وڑدا ناہیں پئی لکھ وسیلے پانواں ہو۔

نا میں سوہنی تے نہ گُن پلے تے میں کیویں یار مناواں ہو۔

ایہو غم ہمیشہ اہیں باہو کتھے روندی عمر نہ جانواں ہو۔

جب محبوب قریب آتے ہیں تو بجائے اپنی قسمت پر رشک آتا ہے کہ کہاں میں کوہجی اللہ
کہاں میرا محبوب اتنا قریب۔ میں معراج کی تو جبرائیل نے ہاتھ پکڑ کر کی اللہ ... والیا ...
اب نہیں کریں گے۔ سرکار جب بیٹھنے لگے تو اسرافیل دوڑ کر آئے۔ رکاب کو
اسرافیل نے اپنے ہاتھوں کی تلیوں پر رکھا۔ عرض کی سوہنے قدم مبارک یہاں رکھو۔ سرکار نے کہا
آپ مقدم فرشتوں میں ہیں۔ عرض کیا مالک ہے۔ اسرافیل تیرا نام ہے۔ میں تیرے ہاتھوں پر قدم دے
رکھوں۔ علامہ ملاں کا کشف فرماتے ہیں۔ کہا اسرافیل نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی یا رسول اللہ میں
میں نے ستر ہزار سال اللہ کی عبادت کی ہے۔ اللہ نے زیادہ میں بڑا راضی ہوا مانگ کیا مانگتا
ہے۔ میں نے عرض کی مولا اگر دینا چاہتا ہے۔ تو شبِ معراج محمد کی سواری کی رکاب
پکڑنے کی اجازت دے دے۔ تو اس محبوب انکار نہ کرنا میں نے ہزاروں سال عبادت کر کے یہ
موقع لیا ہے۔ آپ اسے ان اپنے مقدر پر ناز کر کہ اس محبوب نے بغیر مانگے اپنے قدموں میں قبول فرما
لیا ہے۔ اور یہاں تو ہزاروں سال عبادت کر کے فرشتے کی سواری کی رکاب پکڑنے کی اجازت
لی جا رہی ہے۔ سرکار بیٹھ گئے جب سواری چلی تو جبرائیل ہاتھ باندھ کر پیچھے پیچھے جا رہا
ہے۔ اور جبرائیل سے پوچھیں یہ کوئی پاکستان ہے کہ ڈبل سواری بند ہے۔ آپ فرشتوں
کے امام ہیں اور نبیوں کے امام ہیں ساتھ بیٹھ جاؤ۔ جبرائیل نے کہا نا نا آج ہی
دل کرتا ہے کہ محبوب کی سواری چلے تو ساتھ جبرائیل پیدل چلے۔ آپ کی سواری کے قدم
زمین پر لگیں۔ اور دعا جبرائیل پیچھے پیچھے۔ اور میں کہتا ہوں کہ تمام نبیوں کی بارگاہ میں وحی لے جانے
کا حصول آج پڑا ہے۔ جب سواری چلی تو آواز آ رہی تھی ـــ

ـــ طٰہٰ دی شان والیا۔ عرشاں تے جان والیا۔

M | T | W | T | F | S | S
Memo No ______
Date / /

۲ یہ زبان قیامت تک کہہ دے گی۔ یا اللہ یہ جھوٹ بولتا رہا ہے گالیاں بکتا رہا ہے۔ اس
کو صاف کر دے یہ میرے محبوب کی نعتیں پڑھتا رہا ہے۔ ۔ ۔ ے

سوہنے دی سرکار نی دا لیا   مرشداں تے جان وار سیا
شاناں تیریاں بلے بلے   رب دی سلام گھلے ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دشمناں دے سینے گھلے   یا دراں وچ پھاں دا لیا ۔

کو مین کے والد نے فرمایا کہ یہ میری سواری چل رہی تھی — میں نے دیکھا کہ موسیٰ قبر میں کھڑے
ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ موسیٰ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میرے آقا بڑی تیز جا رہے تھے۔
فرمایا میں نے دیکھا۔ کہ موسیٰ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ موسیٰ قبر میں۔ اور میرے آقا قبر کے
باہر۔ فرمایا میں علماء کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جو نبی قبر کے باہر ہو کے قبر کے اندر دیکھ سکتا
ہے۔ وہ قبر میں رہ کر باہر بھی دیکھ سکتا ہے۔ (۵۱ — ۲ — ۱) ۔
چلتے چلتے مسجد اقصیٰ آ گئی۔ جبرائیل نے عرض کی آقا اترو۔ ایک پتھر ہے اس کی طرف جبرائیل
نے اشارہ کیا۔ سوراخ پتھر میں ہو گیا۔ مسجد اقصیٰ کے اس پتھر کے ساتھ انبیاء سواری باندھتے
رہے ہیں۔ جبرائیل نے سوراخ کیا تو سواری کو اس کے ساتھ باندھ رہے ہیں۔ سواری تو یہ باندھتے
ہیں کہ جس کا خطرہ ہو کہ یہ دوڑ جائے گی۔ اور جو چالیس ہزار سال قدموں کی یاد میں رویا۔ کیا اس نے
دوڑ جانا تھا۔ تو آپ نے جبرائیل سے پوچھیں اس نے کون سا دوڑ جانا ہے۔ اسے کیوں باندھ رہے
ہو۔ تو جبرائیل نے فرمایا کہ اس نے دوڑنا تو نہیں ہے۔ مگر یہ جو نبی جیسے بنتے ہیں میں
ان کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ نبی جب بن رہا ہے اس کا تو سواری جبرائیل جب باندھ رہے ہیں۔
میرے آقا مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء موجود ہیں۔ حضور آئے تو نبیوں نے اٹھ کر استقبال
کیا۔ میرے آقا نبیوں کی صفوں میں کھڑے ہو گئے۔ جبرائیل نے آذان پڑھی۔ آذان پڑھ کے
عرض کی یا رسول اللہ سب نبی ہیں۔ مصلیٰ خالی ہے کس کو کھڑا کروں۔ یہ تو سب نبی ہیں
نفس نبوت کے اندر سب برابر ہیں۔ لا نفرق بین احد من رسلہ۔ عرض کی یا رسول اللہ کس
کو مصلیٰ پر کھڑا کر دوں۔ اللہ کو پتا ہے جبرائیل جو سب سے زیادہ قسمیں لگاتا ہے۔ اس کو مصلیٰ
پر کھڑا کر دے۔ میرے آقا کا دایاں ہاتھ پکڑا جبرائیل نے مصلیٰ پر کھڑا کر دیا۔ حضور نے فرمایا جبرائیل

یہ کیا کر رہے ہو۔ فرمایا دیکھو ابو البشر آدم جیسے۔ نبوت کا دادا ابراہیم جیسے۔ حضرت یوسف
حسن کی نگری کا تاجدار جیسے۔ مردوں کو زندہ کرنے والا عیسیٰ جیسے۔ اللہ کے ساتھ کلام
کرنے والا موسیٰ جیسے بھی پیچھے۔ فرمایا جبرائیل سب سے آگے کیا ہے۔ عرض کی حضور یہ عظیم مرتبہ [illegible]
ہے۔ یہ حکم اللہ کا ہے۔ اللہ نے فرمایا جو زیادہ حسین لگتا ہے۔ عرفان کی سوغات میں نے زمین
کی تحت الثریٰ میں دیکھا۔ میں نے سدرۃ المنتہیٰ تک دیکھا۔ میں نے کائنات کے
مشرق و مغارب بھی دیکھے۔ نبیوں کی صفوں میں دیکھا۔ مگر جیسا حسین و جمیل
ہے نظر نہیں آیا ———— (۰۶-۲۴-۰۱) میرے آقا مصلے پہ۔ سب کو
جبرائیل پکڑ کر نبیوں کے مصلے پہ کھڑا کرے تو کوئی نبی اس پر اعتراض نہیں کرتا۔ اور جس
کو میرا نبی مصلے پہ کھڑا کرے۔ تو کونسا صحابہ ہے جو صدیق کی امامت کا انکار کرے۔
میرے آقا نے دو رکعت نبیوں کو نماز پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون
پڑھی۔ دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھی۔ نہ یہ فجر کا وقت تھا۔ نہ ظہر کا وقت تھا۔
یہ کونسی نماز تھی۔ میرے آقا علیہ السلام نے نماز کونسی پڑھائی۔ نماز تو اس وقت
آئی ہے۔ جب حضور معراج کر کے واپس تشریف لائے۔ اس کی بڑی توجیہات میں
طرفا یہ پایا نماز کس کو کہتے ہیں۔ کیسے پڑھتی ہے۔ رکعتیں کتنی ہیں۔ اللہ نے فرمایا
محبوب والیٰ - آج رات مسجد اقصیٰ میں مصلے پہ کھڑے ہو کے جو ادائیں کر کے آئے ہو۔
میری آنکھوں میں حسین لگتی ہیں۔ ان اداؤں کو میں نے نماز بنا دیا ہے۔ اے محبوب
قیامت تک جو میری یہ ادائیں کرتا رہے گا۔ ہم اس کو معراج کراتے رہیں گے۔
ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مسجد اقصیٰ میں کیسے جو سارے پیچھے بن گئے؟ کسی کتاب
میں نہیں ہے۔ کہ مرزائی کاذب بھی نبی تھا۔ یہ مرزا سیالکوٹ میں پٹواری کا امتحان دینے کے
لیے آیا مگر فیل ہو گیا۔ جو پٹواری نہ بن سکا۔ وہ نبی کیسے بن سکتا ہے۔ اور جو ہو بھی آنکھ
سے کانا۔ اتنے حسین انبیاء کے بعد اب نبی کانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ نبی کو بھی ایسا نہیں
ہوتا۔ ہمارے بڑے اکابر علماء میں سے مولانا محمد علی آپ کا مرزائی سے مناظرہ ہوا تو فرمایا
کہ تم اس کو نبی مانتے ہو کانا کافر ہوتا ہے۔ اور یہ نبی کافر ہے۔ وہ کہنے لگا قرآن پاک میں یہاں

M T W T F S S

Memo No

Date / /

میں کہاں لکھا ہے ۔ کانا کانا ہوتا ہے، اور آپ نے جو اپنے انداز میں قرآن پڑھا ۔ رب کا قرآن
کہتا ہے وکانا من اللذین ۔ یہ ختم نبوت کا ڈاکو نکلا ۔ اور یہ بھی کہتا کہ میں اللہ کا
بیٹا ہوں ۔ کبھی کہتا تھا ۔ کہ اللہ اور معبود میں ہوں ۔ کبھی کہتا کہ روح اللہ حضرت عیسیٰ
میں ہوں ۔ کبھی کہتا کہ میرے آنے سے کملی والے کی ختم نبوت پر فرق نہ پڑا ۔
یہ جو خاتم النبیین لفظ ہے ۔ خاتم کا معنی مہر ہے ۔ اور مہر کملی والا لگائے تو لوگ
نبی بن جاتے ہیں ۔ (۵۹ — ۳۰ — ۱۰) ہے ظالم انسان جو اپنی مہر لگائے تو لوگ نبی
بنتے ہیں ۔ وہ مہر صدیق کو نہیں لگی ۔ مہر نبی نے فرمایا لوکان بعدی
وہ مہر کیسے لگی ہے = میرے بعد کوئی نبی آئے تو عمر بنتا آئے گا ۔ عمر میں
نبیوں والی صفات موجود ہیں ۔ اس نے تو کبھی نہ فرمایا کہ میں نبی ہوں ۔ وہ تو نبی کی
ختم نبوت کے پہرے دار رہے ۔ مرزائی آدمی کے ساتھ سلام لینا حرام ہے
۔ جو ۔ جس کا ختم نبوت کے ۔ بیمار کے لیے صحت ہوگا ستھری
لگتا ہے ۔ اور تو کانا ہے مردہ کو زندہ کرنا سیدنا عیسیٰ
نے ماں سے ۔ نے خبر دی ماں کا نام کلثوم فرعون کی قوم بارش
کا فرق ہے ۔ سلیمان نے اپنی قوم کو کہا کہ ستارہ مصر پہ پیشاب کر دو ۔
جس طرح کا شور ہے بار بارش آئے گی جس طرح کا جو بھی نبی تھا ۔
ایسی جو حالت آتی تھی ہمارے اکابرین نے لاکھوں کی بیان حضور کی ختم نبوت
کی دی ہیں ۔ الحمد للہ کو جو بیس نزدیک سے نیا آئے ۔ جماعت میں سب
کے ان کے قدموں میں ہوتے ہیں ۔ معراج کی رات سارے نبیوں نے اپنے سر سرکار
کے قدموں میں رکھ دیے
بشری معراج تو تو ہوا تو قلم تک پہنچا ۔ میری معراج کہ میں عرش قدم تک پہنچی ۔
نبیوں کو نماز پڑھا کر آسمانوں کی سیر ۔ جنت کی سیر ۔ سب نے انبیاء کو آسمانوں پہ ملے
ملے ۔ جبرائیل وہیں سدرہ پہ کھڑا رہا ۔ حضور آگے نکل گئے ۔ ثم دنا فتدلی ۔ او ادنیٰ
آواز دی آرہی تھی قریب آؤ ۔ قریب آگئے ۔ اللہ نے محبوب کو بتایا قریب علماء کی

M T W T F S S — Memo No ______ Date / /

۵۰ نمازوں کا تحفہ لے کر جب واپس ہونے لگے تو — اسپارٹ نے جواب دیا کہ ہم نے
جبرائیل سے سنا کہ رب ہے — دیکھا ہے۔ معراج کی رات سدرۃ پر جبرائیل
رک گئے۔ میرے آقا جب معراج کر کے آگے اللہ نے بلایا تم ملو اپنے اللہ سے —
لوگوں نے سوال کیا کس نے بنایا ہے دنیا کو بنایا کس نے بنیں میں تو دیکھ کے آیا
ہوں — پچاس نمازوں کو کم کروایا —— جب رب کو معلوم تھا کہ پانچ رہ جائیں
گی تو پچاس کیوں دیں — ۹ چکر لگائے — تھوڑی دیر سجدہ معاف نہیں کروا سکے
وہ ایک چکر لگائے — ۵ نمازیں معاف کروا لے — یہ محبوب کی عظمت ہے —
دنیا کا اسامیر — صفر ہم نے رکھ لیا ہے — نقدی کو فساد ہیں — جو پانچ پڑھے گا ہم
صفر لگا کر پچاس بنا کر رکھ دیں گے — جیسے صفر کا رواس آگے تو بہتر کرم —
باز چل رہا ہے کتنی ملی ہی تھی — ایک نقطہ صفر کا بوجھ اٹھانا —
ابو حسن کا صدیق اکبر کے پاس آنا — صدیق اکبر سے پوچھا — آگئی بات کہا
اللہ میرے پاس آتا تھا —— ثم دنیٰ فتدلیٰ —— نبی سے سن رکھا ہے کہ جبرائیل
آیا میں نے تسلیم کر لیا —— رات بار جبرائیل کو بھیج سکتا ہے۔ اور کیا خود نہیں
آ سکتا —— کافر نے کہا کہ مسجد اقصیٰ کی کوئی نشانی تو میں —— مسجد میں
کتنے دروازے کتنی کھڑکیاں معلوم نہیں کر سکتا —— اللہ نے مسجد اقصیٰ سے دنیا چل میرے سامنے
قدموں میں —— پیار کی کوئی بات جاتے تو دنیا کا جانا پڑتا ہے۔ اور محمد کے پاس
آنا پڑتا ہے اور قافلے کا سوال —

—o—

[signature]

۲۰۲۲ — ۰۷ — ۰۲
۱۴۴۳ — ۱۲ — ۰۲
بروز ہفتہ
۱ — ۴۰ PM

M T W T F S S

Memo No ______

Date / /

سنہ ہجری کا کس عیسوی کا سال سے شروع ہوا اور انگریزی کی تاریخ کیا تھی -

16 ستمبر ۶۲۲ء

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا

اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام -

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

بہت قریب سے دیکھا تو میں صبر خلیل

بہت قریب سے دیکھا ہے میں نے صبر خلیل
مگر حسین شہید سے صبر کا جواب نہیں ۔ علامہ اقبال ۔

موت کے سیلاب میں ہر خشک و تر بہہ جائے گا ۔
یہاں مگر نام حسین ابن علی رہ جائے گا

(حسین طرف انگوٹھی دم میں دم آ گیا)

ہر کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا ۔
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا ۔
نام شاہان جہاں مٹ جائیں گے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشان پنجتن رہ جائے گا ۔
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام ۔
حسین طرف انگوٹھی دم میں دم آ گیا ——

یزید بن معاویہ کی پیدائش ۲۵ھ

(یزید معاویہ کی پیدائش ۲۵ھ)

(یزید بن معاویہ کی پیدائش ۲۵ھ)

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

جس نے حق کربلا میں ادا کر دیا۔ جس نے نانا کا وعدہ وفا کر دیا۔
جس نے کعبے کا کعبہ فدا کر دیا۔ جس نے اصغر سپرد خدا کر دیا۔
اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام۔

جن کو دھوکے سے کوفے بلایا گیا۔ جن کی گردن پہ خنجر چلایا گیا۔
جن کا جنت سے جوڑا منگایا گیا۔ جن کے بھائی کو زہر پلایا گیا

جن کے نانا نبی تھے حبیب خدا۔ باپ شیر خدا تھے علی المرتضیٰ
والدہ جن کی ہے بنت مصطفیٰ۔ بخشوائیں گے مجھ کو روز جزا۔
صبر کی انتہا اور عشق کی انتہاء بے مثال سعادت پہ لاکھوں سلام۔
ان کی نسبت و شرافت پہ لاکھوں سلام۔ اس کی کامل شہادت پہ لاکھوں سلام۔

جس نے پتھر دلوں کو کلمہ پڑھا دیا۔ اس معلم کی عظمت پہ لاکھوں سلام۔
لبوں پہ جس کے محمد کا نام آتا ہے۔ اسے ہی خدا کی طرف سے سلام آتا ہے
مقدم کرنے کو جاتے ہیں طور پہ موسیٰ در حبیب پہ چل کر کلام آتا ہے۔

۱۰—۹—۲۰۱۹
۱۰—۱—۱۴۴۱
۱۲—۰۳—۵۶ PM

سنو! طوفانوں میں بھی مجھے ڈر نہیں لگتا ہے۔
مجھے تو میری ماں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے۔

کیا پوچھتے ہو حال زندگی اے ابلیس
ٹھوکر کھا کر جب بھی کرتا ہوں تو سجدہ
خدا کو پا لیتا ہوں ؟ ۔
کشتی چل نہیں سکتی دریا میں پانی بہت کم ہے۔
دل میں باتیں بہت زیادہ ہیں قلم چل نہیں سکتا ہے
گلاب کی طرح خوشبو دیتے رہنا لیکن گلاب نہ بن جانا ۔
کیونکہ خوشبو دینا گلاب کا مقدر ہے
اور مرجھا جانا گلاب کی قسمت ہے ۔
وہ عشق کا چراغ ہے میں اس کے قدموں کی دھول ہوں ۔
اے زندگی کوئلہ دنیا میں عاشق رسول ہو ۔
وہ عشق کا چراغ ہے میں اس کے قدموں کی دھول ہوں ۔
اے زندگی ۔
اما بعد فقد قال اللہ تعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ فی کتابہ المجید و فرمانِ الحمید ۔

غریب سے اکڑ کر ملنا اور امیر سے ملتے ہوئے مسکراہٹ سجا لینا
یہ حسن اخلاق نہیں بدترین منافقت ہے ۔

بشیر احمد لاہور 0301-4677900

حق نواز لاہور 0300-3765894

(مشتاق بھی مسلم ٹاؤن بٹ سویٹ) نزد

وحدت روڈ 0302-4238536

پیر صاحب کا سیٹھی صابر لاہور

0300-8874593

KHURRAM PAPER PRODUCTS

364

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ______
Date / /

ٹھوکر نیاز بیگ + ملتان روڈ بجلی گھر + PSO پمپ

ملک مسعود احمد 1057 سبزہ زار

1057 A Block Sabzazar

Shcheme opposite H Block

Qabarstan Lahore

متصل قبرستان

(Youtube)

Pak techni test Center

04235446625

366

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ________
Date   /   /

0302-8319365

22 236   0304-9996365

768011

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اس نگاہ عنایت کو لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام ۔

حاجی خالد گوندل کی افضل بک ڈپو

0300-6992219

دنیا دعلی |=

روزہ نماز بندگی یہ فرض عین ہے ۔
جنت اسی کو ملے گی جو طالب حسین ہے ۔

M T W T F S S

Memo No

Date / /

۲۱—۰۹—۱۹۹۱	نور محمدی کی خلقت سے ولادت تک	۵۰۸
۱۳—۱۲—۱۹۹۱	ساری کائنات رحمت مصطفیٰ کی محتاج ہے	۵۰۹
۰۴—۰۴—۲۰۰۵	تعلق مصطفیٰ اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۱۰
۲۲—۰۵—۲۰۰۳	ذات مصطفیٰ مقصود کائنات ہے۔	۵۱۱
۲۸—۳—۲۰۱۹	ذات مصطفیٰ پیکر صفات خدا ہے۔	۵۱۲

KHURRAM PAPER PRODUCTS

۳—۰۳—۱۹۸۹	آخری خطبہ جمعہ اتفاق مسجد	۴۸۵
۱۸—۰۸—۱۹۹۴	نبوت کا تسلسل اوّل اور ختم نبوت ص (ڈنمارک)	۴۸۶
—۱۹۹۲	فقیہہ اعظم کانفرنس	۴۸۷
۲۲—۱۰—۲۰۰۱	قدر شناسیٔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۸۸
۱۲—۱۰—۲۰۰۷	قرآنی قسمیں اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۸۹
۵—۱۰—۱۹۹۵	ورفعنا لک ذکرک	۴۹۰
۱—۰۲—۱۹۸۷	ذکرِ قلبی	۴۹۱
۲۴—۱۰—۱۹۸۸	ختم نبوت کانفرنس عالمی مبلغ پاکستان ۱۹۸۸	۴۹۲
—۲۰۱۳	حقوق والدین (۲۶ رمضان)	۴۹۳
۱۳—۱۲—۲۰۱۶	ادب و تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۹۴
—1982	حیاتِ شہداء	۴۹۵
۲۲—۵—۱۹۹۲	انقلاب کے تقاضے	۴۹۶
۱۴—۰۵—۲۰۰۳	امن اور حقیقتِ محمدی (لیاقت باغ پنڈی)	۴۹۷
۱۷—۰۳—۲۰۰۶	عظمت کا راز درِ مصطفیٰ ص کی آشنائی	۴۹۸
۰۴—۰۴—۲۰۰۷	عید میلاد النبی ص اور زیارت منبر النبی ص	۴۹۹
۱۱—۰۹—۱۹۹۲	عید میلاد النبی ص کیوں (اوّل)	۵۰۰
۱۲—۰۹—۱۹۹۲	عید میلاد النبی ص کیوں (دوم)	۵۰۱
۱۳—۰۹—۱۹۹۲	عید میلاد النبی ص کیوں (سوم)	۵۰۲
۲۰—۱۱—۲۰۱۸	حقیقتِ محمدیہ ص اسوہ رسول (لندن)	۵۰۳
۲۴—۵—۲۰۰۲	حضور کی شانِ امیت	۵۰۴
—۲۰۱۱	میلادِ مصطفیٰ ص کانفرنس	۵۰۵
۱۰—۰۹—۱۹۹۲	میلاد النبی ص اور راہِ حق میں قربانی کی اہمیت	۵۰۶
۱—۰۶—۲۰۰۳	مصطفیٰ مقصودِ کائنات ہیں۔ (حیدرآباد)	۵۰۷

۴۶۲	روحانی موسم جو گناہوں کے پتے جھاڑے	۰۴—۱۲—۱۹۹۸
۴۶۳	تصوف اور علم روحانیت	۰۶—۰۸—۲۰۰۴
۴۶۴	توبہ کا بیان	.
۴۶۵	جشن میلاد اور معمولات اہل مکہ	۲۱—۱۰—۱۹۸۸
۴۶۶	ذکر حسین (ٹکوکر نیاز بیگ)	۲۸—۰۲—۲۰۰۴
۴۶۷	شہادت امام حسین (امر سدھو)	۰۵—۰۴—۱۹۹۵
۴۶۸	خوف الٰہی زبان دل اور آنکھ کا تقویٰ	۱۷—۱۲—۱۹۸۷
۴۶۹	عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲—۰۷—۲۰۰۳
۴۷۰	عشق ذات مصطفیٰ اور اتباع ذات مصطفیٰ ﷺ	۰۹—۱۱—۱۹۹۴
۴۷۱	ایمان کی حقیقت کیا ہے۔	
۴۷۲	اطاعت و اتباع اور محبت مصطفیٰ ﷺ	۲۴—۰۹—۱۹۹۸
۴۷۳	نسبت عشق مصطفیٰ ﷺ کا فروغ	۱۷—۰۶—۲۰۰۴
۴۷۴	پیغام عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۷—۱۱—۱۹۹۴
۴۷۵	اخلاق اور اخلاق محمدی	
۴۷۶	الآخر مراحل یوم حشر (جمعۃ الوداع)	۲۰—۱۰—۲۰۰۶
۴۷۷	الآخر مرحلہ حشر کی تیاری	۱۷—۱۰—۲۰۰۶
۴۷۸	مصطفوی انقلاب کا فلسفہ	۲۲—۶—1989
۴۷۹	معجزات ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۰—۸—۱۹۹۴
۴۸۰	اولیائے کرام سے نسبت کیوں (پنجابی جھنگ)	۲—۱۰—۱۹۹۹
۴۸۱	جشن میلاد مصطفیٰ اللہ رسول دین کی نگاہ میں	۳—۵—۲۰۰۳
۴۸۲	منافقین کی علامات و کردار	۱۰—۸—۱۹۹۰
۴۸۳	ختم نبوت — حبیب بینک کراچی	۳۰—۰۱—۱۹۸۸
۴۸۴	لفظ ختم اور پیغام شب برات	۱۱—۱۰—۲۰۰۳

KHURRAM PAPER PRODUCTS

۴۳۹	بیداری شعور 1		
۴۴۰	عالم ارواح کے میثاق اور عظمت مصطفیٰ ﷺ	۲۰-۰۳-۲۰۰۸	
۴۴۱	سفر معراج کے لئے رات کا انتخاب کیوں	۱۴-۰۴-۱۹۸۷	
۴۴۲	سات صفتوں کا فیض	۱۷-۰۷-۱۹۹۷	
۴۴۳	نور و بشر کی وضاحت	۲۷-۱۲-۱۹۹۱	
۴۴۴	شب برأت	۱۱-۰۵-۲۰۱۷	
۴۴۵	میلاد کانفرنس ۳۲ سالانہ	~~۲۷-۰۷-۱۹~~	
۴۴۶	میلاد النبی اور تعلق بالمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵-۱۹۸۹	x
۴۴۷	معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس (ایبٹ آباد)	۱۸-۰۹-۲۰۰۴	
۴۴۸	میلاد مصطفیٰ ﷺ کی ~~...~~ شرعی حیثیت	۱۰-۱۰-۱۹۹۱ کراچی	x
۴۴۹	خلق محمدی اور خلیق محمدی	۳۰-۰۸-۱۹۹۳	
۴۵۰	صد سالہ جشن ختم نبوت	۱۲-۱۱-۲۰۰۰	
۴۵۱	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۰۱-۰۵-۲۰۰۳	
۴۵۲	مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم		
۴۵۳	ملک ممتاز قادری (حصہ دوم)	۱۵-۱-۲۰۱۱	
۴۵۴	ملک ممتاز قادری (حصہ اول)		x
۴۵۵	شان اولیاء ملتان (بہاء الدین)	۳۱-۰۵-۱۹۹۸	
۴۵۶	شان مصطفیٰ ﷺ اور خلق عظیم	۰۹-۰۳-۲۰۰۹	
۴۵۷	مقام رسالت اور حجیت حدیث سنت	۲۰۰۸	
۴۵۸	تعلیمات تصوف اور اصلاح احوال 3	۰۵-۱-۲۰۰۷	
۴۵۹	4 〃 〃 〃	۰۶-۱-۲۰۰۷	
۴۶۰	5 〃 〃 〃	۰۷-۱۰-۲۰۰۷	
۴۶۱	6 〃 〃 〃	۱۱-۱۰-۲۰۰۷	

KHURRAM PAPER PRODUCTS

M | T | W | T | F | S | S

Memo No ________

Date / /

۴۶۲

۰۶ — ۰۸ — ۲۰۰۴		تصوف اور علم روحانیت	۳۹۸	x✓
		دوام حیات کے مراحل	۳۹۹	x
۳۱ — ۰۳ — ۲۰۰۲		ذکر حسینؓ کربلا سے پہلے	۴۰۰	
۰۱ — ۱۲ — ۲۰۰۰		شان سیدہ کائناتؓ بزبان سرور کائنات	۴۰۱	
۲۶ — ۰ — ۲۰۰۹		صحبت بد کے اثرات	۴۰۲	
۳۰ — ۰۴ — ۲۰۰۵		من آنا میں کون ہوں صلی اللہ علیہ وسلم	۴۰۳	
15 — 10 — ۲۰۰۶		فکر آخرت اور علامات قیامت (اعتکاف ۰۶)	۴۰۴	x✓
۰۵ — 11 — ۲۰۰۹		دوران عبادت توجہ الی اللہ	۴۰۹	x✓
۰۵ — 11 — 1999		لفظ سبحان کے آئینے میں تقدیس خدا (مسجد وزیر خان)	۴۱۰	
15 — ۰۲ — 1991		معراج النبیؐ اور دیدار الٰہی	۴۱۱	
۰۷ — ۰۸ — 1998		ذکر مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۴۱۲	x✓
		قوم موسیٰ علیہ السلام	۴۱۳	
۲۶ — ۰۳ — 1999	1	مصطفوی انقلاب کا منہاج	۴۲۸	x
۲۳ — ۰۴ — 1999	2	〃 〃 〃	۴۲۹	
۳۰ — ۰۴ — 1999	3	〃 〃 〃	۴۳۰	x✓
14 — ۰۵ — 1999	4	〃 〃 〃	۴۳۱	
21 — ۰۵ — 1999	5	〃 〃 〃	۴۳۲	
۲۷ — ۰۸ — 1999		اہل حق اور اہل باطل کی کشمکش کا تسلسل	۴۳۳	x✓
۰۲ — ۰۱ — ۲۰۰۰		حضورؐ کی سیاسی حکمت عملی	۴۳۴	
11 — ۰۱ — 1995		اسلامی انقلاب کا طریق کار	۴۳۵	
۳۱ — ۰۷ — ۲۰۰۴		علم نافع اور تحسین نیت (تربیتی ورکشاپ)	۴۳۶	
۲۲ — ۰۸ — ۲۰۱۱		بیداری شعور (قوم کو پیغام)	۴۳۷	
		دورہ صحیح مسلم	۴۳۸	

M | T | W | T | F | S | S

Memo No

Date / /

۳۷۵	الف ---- اللہ ؟		۰۲-۰۳-۲۰۰۵
۳۷۶	درسِ الشفاء شریف کا تعارف	1	۰۶-۱۱-۲۰۰۴
۳۷۷	〃 اللہ کے نزدیک مقامِ مصطفیٰ ص	2	۰۶-۱۱-۲۰۰۴
۳۷۸	〃 طہارتِ حسب و نسب کا بیان	3	۰۶-۱۱-۲۰۰۴
۳۷۹	〃 حضورؐ سراپا رحمتِ الٰہی ج	4	۰۸-۱۱-۲۰۰۴
۳۸۰	〃 حضورؐ سراپا مظہر نورِ الٰہی ح	5	۰۸-۱۱-۲۰۰۴
۳۸۱	〃 عظمت و شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	6	۰۹-۱۱-۲۰۰۴
۳۸۲	〃 بلندیٔ ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	7	۰۹-۱۱-۲۰۰۴
۳۸۳	〃 حضور نبی اکرمؐ ہی صراطِ مستقیم ہیں	8	۰۴-۰۳-۲۰۰۵
۳۸۴	〃 بیانِ شانِ مصطفیٰؐ سنتِ مصطفیٰؐ ہے	9	۱۱-۰۳-۲۰۰۵
۳۸۵	〃 انتظارِ مصطفیٰؐ میں یہود کی مدینہ میں آمد	10	۲۵-۰۳-۲۰۰۵
۳۸۶	〃 معیارِ نیکی و بدی ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	11	۰۱-۰۴-۲۰۰۵
۳۸۷	〃 حضورؐ کے القابات و اختیارات	12	۰۸-۰۴-۲۰۰۵
۳۸۸	〃 رحیم و کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم	13	۰۶-۰۵-۲۰۰۵
۳۸۹	〃 اللہ تعالیٰ کا حضورؐ سے مشفقانہ انداز	14	۱۶-۱۲-۲۰۰۴
۳۹۰	〃 بنائے دین شخصیات ہیں	15	۱۶-۱۲-۲۰۰۴
۳۹۱	〃 ذکرِ مصطفیٰؐ ہی صراطِ مستقیم ہے۔		۳۱-۰۸-۲۰۰۴
۳۹۲	لیجیو محمدؐ نامؐ صلی اللہ علیہ وسلم		
۳۹۳	نور و بشر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم		۲۵-۰۸-۱۹۹۲
۳۹۴	ولیوں کی پہچان		۳۱-۰۳-۲۰۰۵
۳۹۵	حضورؐ کی ولادت کی خوشی منانا۔ (کوٹ لکھپت)		۱۴-۰۴-۲۰۰۵
۳۹۶	عالمی میلاد کانفرنس ۲۰۰۷ء		۳۱-۰۳-۲۰۰۷
۳۹۷	مرج البحرین (جامعہ المنتظر)		۲۱-۰۳-۲۰۰۲

KHURRAM PAPER PRODUCTS

شیخ الاسلام محمد طاہر القادری

M T W T F S S

Memo No ______
Date / /

۲۲ — ۰۹ — ۱۹۹۵	شانِ اولیاء — پروگرام ملتان	۸	x
	فضائل درود پاک — فیصل آباد	9	x
۰۶ — ۰۱ — ۱۹۹۵	معراج شریف	11	x
۱۵ — ۱۲ — ۱۹۹۸	اللہ سے معافی مانگو	۱۶	x
۱۸ — ۰۸ — ۱۹۹۸	فلسفہ شہادت	۱۷	
۱۶ — ۰۵ — ۱۹۹۷	شہادتِ حسین ہی شہادتِ محمدی ہے = 1	۱۸	
۲۳ — ۰۵ — ۱۹۹۷	2 = // // //	۱۹	
۰۸ — ۰۵ — ۱۹۹۸	شہادتِ امام حسین کا تاریخی پس منظر = 1	۲۰	x
۱۵ — ۰۵ — ۱۹۹۸	شہادت // // // = 2	۲۱	
۳۰ — ۰۵ — ۱۹۹۷	شہادتِ حسین ہی شہادتِ محمدی ہے = 3	۲۲	x
۱۳ — ۰۳ — ۲۰۰۳	حضرت امام حسین کانفرنس جھنگ	۲۳	
۱۰ — ۰۱ — ۲۰۰۴	توحید اور شرک	۲۴	
۰۶ — ۱۰ — ۲۰۰۷	تعلیماتِ تصوف اور اصلاحِ احوال 1	۲۵	
// // // //	// // // // //	۳۶۶	
۰۵ — ۱۰ — ۲۰۰۷	2 // // // //	۳۶۷	
۰۳ — ۰۴ — ۲۰۰۴	صوفی کون ہے . شب بیداری	۳۶۸	
۱۱ — ۰۴ — ۲۰۰۴	بن دیکھے عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۳۶۹	x
۰۷ — ۰۸ — 1998	شانِ رسالت ورفعنا لک ذکرک	۳۷۰ (۲۱۲)	x
۰۲ — ۰۵ — ۲۰۰۴	ولادتِ محمدی	۳۷۱	
۰۵ — ۰۱ — 1989	مقامِ شفاعت	۳۷۲	x
	کائنات کا سب سے بڑا معجزہ	۳۷۳	x
	دوامِ حیات کے مراحل	۳۷۴	x

KHURRAM PAPER PRODUCTS

Memo No
Date / /

M T W T F S S

روضہ پاک رسول دا کعبہ لگدا اے شہر مدینہ روضے نال سجدا اے

چہرے چاند سے جھولیاں بھر کے آوندے ہین

فیض کرم دا آقا سب نوں پاوندے ہیں ۔

رحمت دا پرنالہ اوتھے وگدا اے

شہر مدینہ روضے نال سجدا اے ۔

کعبے دا کراں طواف میں جس ویلے

ہر ہر پھیرے آکے سجن رب میلے

کملی والے نوں ویکھ کے دل نہ رجدا اے ۔

شہر مدینہ روضے نال سجدا اے ۔

خانہ کعبہ تاں نبیاں دی تے اک نشانی اے

کعبہ بناون والا تے دلبر جانی اے ۔

تاہیوں سال تے سال میلہ لگدا اے

شہر مدینہ روضے نال سجدا اے ۔

روضہ پاک رسول دا کعبہ لگدا اے ۔

شہر مدینہ روضے نال سجدا

۱۹ — ۳ — ۲۰۱۹ منگل

۱۱ — ۰۷ — ۱۴۴۰

۶ — ۱۲ — PM

in case of loss, please return to:

– جمعے کا دن ہو اور وہ بھی محرم کے مہینے میں ۔
عبادت کی لگن ہو اور وہ بھی ایک عاشق کے سینے میں ۔

– یا خدا مجھ سا بندہ نہ ہوا ہے نہ ہوگا ۔
– کوئی تیرے حرم میں پیدا نہ ہوا ہے نہ ہوگا ۔

ALL INFORMATION IN GOOD FAITH AND
BELIEVED TO BE CORRECT AT THE TIME OF GOING PRESS
NO RESPONSIBILITY CAN BE ACCEPTED FOR ANY ERROR

KHURRAM PAPER PRODUCTS
WEB: WWW.KHURRAMPAPER.COM
AL-KARIM MARKET URDU BAZAR LAHORE.PH:0423-7123016